احکام عمرہ

مولانا مفتی محمد طاہر مسعود
شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ مفتاح العلوم، سرگودہا

المیزان

خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ
کندیاں ضلع میانوالی

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ۔ (صحیح بخاری : ۱/ ۲۱۰)

''حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، آپ کا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بے شک تمام تعریفیں آپ ہی کیلئے ہیں اور تمام نعمتیں آپ ہی کی عطا کی ہوئی ہیں اور سلطنت بھی آپ کی ہے، (اس میں) کوئی آپ کا شریک نہیں''۔

مولانا مفتی محمد طاہر مسعود
شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ مفتاح العلوم، سرگودہا

المیزان ناشران و تاجران کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور پاکستان فون: ۷۲۱۲۷۶۲, ۷۱۲۲۹۸۱-۰۴۲

المیزان

عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ

سلسلہ مطبوعات- ۲۹۳

سن اشاعت ۲۰۰۹ء

محمد شاہد عادل نے
حاجی حنیف پرنٹرز سے چھپوا کر
المیزان اُردو بازار' لاہور سے شائع کی-

ملنے کے پتے

خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ
کندیاں ضلع میانوالی

مکتبہ سراجیہ
بالمقابل جامعہ مفتاح العلوم چوک سیٹلائٹ ٹاؤن' سرگودھا

فہرست مضامین

❂❂❂

رائے گرامی

شیخ المشائخ، خواجہ خواجگان، حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلم

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم، امابعد

فقیر ابوالخلیل
خان محمد
عفی عنہ
خانقاہ سراجیہ
نقشبندیہ مجددیہ
کندیاں، ضلع میانوالی
پاکستان

بعد الحمد والصلوٰۃ وارسال التسلیمات والتحیات فقیر ابوالخلیل خان محمد عفی عنہ

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا سفر مسلمان کیلئے انتہائی سعادت کا باعث ہے، عام طور پر یہ سفر حج یا عمرہ کی ادائیگی کیلئے کیا جاتا ہے، اس مبارک سفر کے جیسے فضائل بہت اہم ہیں ویسے ہی اس کے مسائل و آداب کا لحاظ رکھنا بھی بہت ضروری ہے۔

ہمارے عزیز القدر مولانا مفتی محمد طاہر مسعود صاحب زید مجدہم نے اس سے قبل عزیزم صاحبزادہ خلیل احمد صاحب سلمہ کی ترغیب و تشویق سے ''احکام الحجاج'' کے نام سے حج کے موضوع پر ایک اہم، وقیع اور مفصل کتاب تحریر کی ہے جو عوام و خواص میں یکساں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ اب ''احکام عمرہ'' کے نام سے عمرہ کے فضائل و مسائل اور احکام پر قابل قدر اور قابل مطالعہ کتاب تصنیف کی ہے۔ عمرہ پر جانے والے حضرات کے لیے اس کا مطالعہ ان شاء اللہ قدم قدم پر صحیح اور درست رہنمائی کرے گا اور مبارک سفر کی قبولیت و سعادت دارین کا ذریعہ بنے گا۔

مقدس ساعات و مقامات کے آداب بھی غیر معمولی اہمیت کے حامل ہیں۔ وہاں تھوڑی سی غفلت و بے فکری کسی بڑی محرومی کا ذریعہ بن سکتی ہے اس لیے بھی اس کتاب کی اہمیت میں دوچند اضافہ ہو گیا ہے۔

فقیر اس عظیم صدقہ جاریہ پر عزیزم مولانا مفتی محمد طاہر مسعود صاحب زید مجدہم کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہے۔ اس کتاب کی عند اللہ و عند الناس قبولیت کے لیے دعا گو ہے۔ خدا کرے یہ کتاب حجازِ مقدس کے مسافروں کے لیے رہنمائی اور مفتی صاحب کے صدقاتِ جاریہ میں سے صدقہ جاریہ ثابت ہو۔ آمین

والسلام

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم o

نحمدہ ونصلی و نسلم علی رسولہ الکریم، اما بعد!

حج کے موضوع پر بندہ کی کتاب ''احکام الحجاج'' گزشتہ برس شائع ہوئی جس سے حجاج کرام نے بہت فائدہ محسوس کیا' کئی حج آپریٹرز حضرات نے اپنے گروپ کے عازمین حجاج میں یہ کتاب تقسیم کی۔ کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا' اب دوسرا ایڈیشن بعض ضروری اصلاحات کے ساتھ زیر طبع ہے۔

احکام الحجاج بحمد للہ اپنے موضوع پر ایک مکمل کتاب ہے۔ تاہم اس میں صرف حج اور اس کے متعلقات کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ ''عمرہ'' سے متعلقہ احکام ومسائل کو بیان نہیں کیا کیونکہ عازمین حج' حج کی کتاب میں صرف حج کے احکام ومسائل کا مطالعہ کرتے ہیں۔ عمرہ کے احکام ومسائل کی انہیں ضرورت نہیں ہوتی۔ اس حوالے سے حج کی کتاب میں عمرے کے احکام ومسائل کی حیثیت ایک ''امر زائد'' کی سی ہوتی ہے اور عازمین عمرہ کو صرف عمرہ کے احکام ومسائل کی ضرورت ہوتی ہے حج سے متعلقہ احکام ومسائل کی انہیں ضرورت نہیں ہوتی۔

اندریں حالات عازمین عمرہ کی ضرورت کے مطابق صرف عمرہ سے متعلقہ احکام ومسائل پر مشتمل کتاب کی ضرورت تھی جس میں عمرہ سے متعلقہ تمام عنوانات کے مسائل اور گھر سے لے کر واپس تک ادائیگی عمرہ کا مکمل ومفصل طریقہ اور دیگر تمام امور ومناسک کو عازمین عمرہ کی ضرورت کے مطابق متعلقہ آداب' شرائط' فرائض واجبات اور سنن ومستحبات کو قدرے تفصیل وترتیب کے ساتھ بیان کیا گیا ہوتا کہ عازمین عمرہ احسن انداز سے اس مبارک عمل سے عہدہ براء ہوسکیں۔

عازمین عمرہ کی اس ضرورت کے پیش نظر ''احکام عمرہ'' کے نام سے یہ کتاب ترتیب دی گئی ہے۔ امید ہے کہ عمرہ پر جانے والے حضرات کو اس کے مطالعہ سے فائدہ ہوگا۔

بارہ گاہ خداوندی میں دعا ہے کہ یہ کتاب حق تعالیٰ جل شانہ کے ہاں قبول ہو۔ میرے لیے صدقہ جاریہ اور ذخیرہ آخرت بنے' اور عازمین عمرہ کے لیے مفید و نافع ثابت ہو کہ وہ اس کتاب کی روشنی میں سنت کے مطابق عمرہ ادا کر سکیں۔

وما ذالك على الله بعزيز

عمرہ پر جانے والے حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اپنی دعوات صالحات بالخصوص حرمین شریفین اور مقدس مقامات کی دعاؤں میں بندہ کو ضرور یاد رکھیں۔

محمد طاہر مسعود
خادم الحدیث والطلبہ بجامعہ مفتاح العلوم سرگودھا
ورکن مجلس عاملہ وفاق المدارس العربیہ' پاکستان
٦ ربیع الثانی ١٤٣٠ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥

نحمدہ ونصلی و نسلم علی رسولہ الکریم، اما بعد!

عمرہ کا لغوی وشرعی معنی

عمرہ کا لغوی معنی

عمرہ، عربی زبان کا لفظ ہے، اس کا لغوی معنی ہے: زیارت کرنا، ارادہ کرنا، کسی آباد جگہ کا قصد کرنا وغیرہ۔ (لسان العرب: ۹/۳۹۳)

عمرہ کا شرعی واصطلاحی معنی:

عمرہ کا شرعی معنی ہے:

''احرام باندھ کر بیت اللہ شریف کا طواف کرنا'' صفاومروہ کے درمیان سعی کر کے حلق یا قصر کرنا۔ عمرہ کو حج اصغر بھی کہا جاتا ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار: ۲/۲۷۴، غنیت الناسک/ ۱۰۵)

عمرہ کا حکم

صحیح قول کے مطابق ہر صاحب استطاعت مسلمان کے لئے عمرہ زندگی میں ایک بار سنت مؤکدہ ہے۔ (حوالہ بالا)

عمرہ کا وقت

عمرے کا سب سے افضل وقت رمضان المبارک کا مہینہ ہے، پھر سال بھر میں پانچ دنوں کے علاوہ سارا سال عمرے کا وقت ہے، جن پانچ دنوں میں عمرہ کرنا ممنوع ہے وہ پانچ دن نو ذی الحجہ تا تیرہ ذی الحجہ ہیں۔ اگر کسی نے ان پانچ دنوں میں عمرہ کیا تو گنہگار ہوگا اور دم بھی واجب ہو گا۔ اور اگر کسی نے ان پانچ دنوں میں عمرے کا احرام باندھا اور افعال عمرہ ان پانچ دنوں کے بعد ادا کئے تو دم واجب نہیں ہوگا، تاہم ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (رد المحتار: ۲/۴۷۳، غنیۃ الناسک/ ۱۰۵/ ۱۰۶)

رمضان المبارک کا عمرہ

رمضان المبارک میں عمرہ کرنا سب سے افضل اور بہترین عمرہ ہے، رمضان المبارک میں

عمرہ کا ثواب حج کے برابر ہے۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
رمضان میں عمرہ (کا ثواب) میرے ساتھ حج کے برابر ہے۔
(مجمع الزوائد: ۳/۲۸۰، کنز العمال: ۵/۱۱۴، ردالمحتار: ۲/۴۷۳)

طواف عمرہ کے سارے چکر رمضان المبارک میں پورے کیے تو یہ رمضان المبارک کا عمرہ کہلائے گا' اگر طواف عمرہ کے کچھ چکر شعبان میں اور کچھ چکر رمضان میں لگائے یا کچھ چکر رمضان میں اور کچھ چکر شوال میں لگائے تو طواف کے اکثر چکروں کا اعتبار ہوگا، اگر تین چکر شعبان میں اور چار چکر رمضان میں لگائے تو یہ رمضان کا عمرہ شمار ہوگا، اور اگر چار چکر شعبان میں اور تین چکر رمضان میں لگائے تو یہ شعبان کا عمرہ شمار ہوگا، اسی طرح اگر چار چکر رمضان میں اور تین چکر شوال میں لگائے تو یہ رمضان المبارک کا عمرہ شمار ہوگا اور اگر تین چکر رمضان میں اور چار چکر شوال میں لگائے تو یہ شوال کا عمرہ شمار ہوگا۔ (غنیۃ الناسک/ ۱۰۷)

اس سے معلوم ہوا کہ رمضان المبارک میں عمرہ کی ادائیگی کے لیے طواف کے چکروں کا اعتبار ہے کہ طواف کے اکثر چکر رمضان المبارک میں ادا ہونا ضروری ہے' سعی کا اس میں کچھ اعتبار نہیں کہ وہ رمضان المبارک میں ہو یا شوال کے مہینے میں۔

نبی کریم ﷺ کے عمروں کی تعداد

نبی کریم ﷺ نے چار عمرے ادا فرمائے اور یہ چاروں عمرے ہجرت مدینہ منورہ کے بعد ادا فرمائے ان میں سے تین عمرے مدینہ منورہ کے میقات سے احرام باندھ کر ادا فرمائے اور ایک عمرہ ''جعرانہ'' سے احرام باندھ کر ادا فرمایا، نیز ان چار عمروں میں سے تین عمرے ذی قعدہ کے مہینے میں ادا فرمائے اور چوتھا عمرہ ذی الحجہ کے مہینے میں حج کے ساتھ ادا فرمایا۔ (صحیح بخاری:۱/ ۲۳۹)

۱۔ پہلا عمرہ

ذیعقدہ ۶ھ میں نبی کریم ﷺ نے تقریباً چودہ سو صحابہ کرامؓ کی معیت میں مدینہ منورہ سے عمرے کا سفر فرمایا، جدہ کے قریب حدیبیہ کے مقام پر پہنچ کر کفار مکہ نے آپ ﷺ کو عمرہ سے روک دیا، اس سال آنحضرت ﷺ عمرہ ادا کئے بغیر واپس تشریف لے آئے اور معاہدہ کے مطابق آئندہ سال ذیعقدہ ۷ھ میں عمرہ ادا فرمایا، چونکہ عمرہ ادا کرنے کی نیت سے یہ سفر کیا گیا تھا، اس لئے اسے بھی مستقل عمرہ شمار کیا جاتا ہے۔ اگر چہ اس سفر میں عمرہ ادا نہیں ہوا۔
(صحیح بخاری:۲/ ۵۹۷تا۶۰۱، غنیۃ الناسک/ ۱۰۷)

۲۔ دوسرا عمرہ

ذیعقدہ ۷ھ میں نبی کریم ﷺ نے دوسرا عمرہ ادا فرمایا، اس عمرہ کے لئے بھی مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کا سفر کیا، چونکہ یہ عمرہ ۶ھ کی قضاء کے طور پر ادا فرمایا، اس بناء پر اس عمرہ کو عمرۃ القضاء بھی کہا جاتا ہے، اس دوسرے عمرے کے سفر میں ڈیڑھ ہزار سے زائد صحابہ کرامؓ آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے اور انہوں نے آپ ﷺ کی معیت اور رفاقت میں عمرہ ادا کیا۔
(صحیح بخاری:۲/ ۶۱۰، ۱/ ۲۳۹)

۳۔ تیسرا عمرہ

ذیعقدہ ۸ھ میں فتح مکہ کے بعد غزوہ حنین کے غنائم کو مقام جعرانہ پر جمع فرمانے کے بعد، یہیں سے نبی ﷺ نے عمرے کا احرام باندھ کر تیسرا عمرہ ادا فرمایا۔ (صحیح بخاری: ۱/ ۲۳۹۔ ۲/ ۵۹۷)

۴۔ چوتھا عمرہ

ذی الحجہ ۱۰ھ میں حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے حج کے ساتھ چوتھا عمرہ ادا فرمایا۔ (حوالہ بالا)

فضائل عمرہ

۱۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان المبارک میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ (مجمع الزوائد: ۳/۲۸۰، کنز العمال: ۵/۱۱۴)

۲۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص عمرہ کرنے کے لئے گھر سے نکلا اور اس کا انتقال ہو گیا، اسے قیامت تک عمرہ کرنے کا ثواب ملتا رہے گا۔ (مجمع الزوائد: ۳/۲۰۸)

۳۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ طواف کرنے والوں پر فخر فرماتے ہیں۔ (حوالہ بالا)

۴۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے عرض کیا کہ اے اللہ جو بندے آپ کے گھر کی زیارت کرتے ہیں ان کے لئے آپ کی طرف سے کیا اجر وثواب اور کیا انعام ہے؟ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے داؤد! ہر زیارت کرنے والے کا، جس کی وہ زیارت کرے اس پر حق ہوتا ہے، میرے گھر کی زیارت کرنے والوں کا مجھ پر یہ حق ہے کہ میں دنیا میں انہیں عافیت عطا کروں گا اور آخرت میں جب وہ مجھ سے ملیں گے، انہیں بخش دوں گا۔

(مجمع الزوائد: ۳/۲۰۸)

۵۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو عمرے درمیانی مدت کے گناہوں کے لئے کفارہ ہیں۔ (صحیح بخاری: ۱/۲۳۸، کنز العمال: ۵/۱۱۴)

۶۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حج میں عمرے کا درجہ ایسے ہے، جیسے جسم میں سر کا درجہ ہوتا ہے۔ (کنز العمال: ۵/۱۱۴)

۷۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے بیت المقدس سے عمرے کا احرام

باندھا، اس کے پچھلے سارے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

(کنز العمال ۱۱۵/۵)

۸۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان المبارک میں عمرہ کرنا (ثواب میں) حج کے برابر ہے۔ (صحیح بخاری: ۲۳۹/۱)

۹۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ برابر کرتے رہو، بے شک یہ فقر اور گناہوں کو ایسے ختم کردیتا ہے، جیسے بھٹی لوہے کے میل وکچیل کو ختم کردیتی ہے۔

(مجمع الزوائد: ۲۷۷/۳، ترمذی، نسائی، احمد، ابن ماجہ بحوالہ مشکوۃ المصابیح: ۲۲۲/۱)

۱۰۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پے در پے حج اور عمرہ کرنا، عمر اور رزق کو بڑھا دیتا ہے۔

(مجمع الزوائد: ۲۷۷/۳)

۱۱۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمرہ، اگلے عمرے تک درمیانی مدت کے گناہوں کے لئے کفارہ ہے۔ (صحیح بخاری: ۲۳۸/۱)

۱۲۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کا وفد ہیں، جب یہ دعا مانگتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول فرماتے ہیں اور اگر یہ بخشش طلب کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں بخش دیتے ہیں۔ (کنز العمال: ۱۵/۵ مشکوۃ المصابیح: ۲۲۳/۱)

۱۳۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بوڑھے، کمزور وناتواں شخص اور عورت کا جہاد، حج اور عمرہ ہے۔ (کنز العمال: ۶/۵)

۱۴۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی تلبیہ پڑھنے والے نے (حج یا عمرہ کے لئے) جب بھی تلبیہ پڑھا، اسے جنت کی بشارت دے دی جاتی ہے۔

(کنز العمال: ۷/۵)

۱۵۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے حج اور عمرہ کیا پھر اسی سال اس کا انتقال ہو گیا، وہ جنت میں داخل ہوگا، جس شخص نے رمضان المبارک کے روزے رکھے پھر اس کا انتقال ہو گیا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس شخص نے جہاد کیا پھر اسی سال اس کا انتقال ہو گیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (کنز العمال: ۱۵/۵)

ضروری اور اہم ہدایات

عمرہ کا سفر، کوئی عام سفر نہیں ہے بلکہ یہ زندگی کا اہم ترین سفر ہے یہ سفر درحقیقت، سفر آخرت کی یاد تازہ کرتا ہے کہ اعزاء واقرباء سب کو چھوڑ کر احرام کی دو چادریں اوڑھ کر جانے والے مسافر، ایک دن تو اسی طرح سب کچھ چھوڑ کر کفن کی دو چادریں اوڑھ کر دنیا سے چلا جائے گا، سفر عمرہ سے اگر سفر آخرت کی فکر پیدا نہ ہوئی تو سفر کا مقصد حاصل نہ ہوا اور با مقصد سفر کے نتیجے میں یہ مسافر جب گھر واپس لوٹتا ہے تو اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں۔ اس لئے ابتداء ہی سے اس سفر کو آداب کی رعایت کے ساتھ کرنے کی فکر پیدا کی جائے اور سفر سے متعلقہ ضروری اور اہم ہدایات پر عمل کیا جائے تا کہ اس عظیم سفر کا مقصد حاصل ہو سکے، ذیل میں سفر عمرہ سے متعلقہ اہم اور ضروری ہدایات ذکر کی جاتی ہیں، حتی الوسع ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

ا۔ اخلاص نیت

عمرہ سے مقصود صرف اور صرف ادائیگی سنت مؤکدہ، اللہ تعالیٰ کی رضا اور اسکی خوشنودی حاصل کرنے کی نیت ہونی چاہیے، اول تا آخر اپنی نیت کو ٹٹولتے رہنا چاہیے، اگر نیت میں کھوٹ آ گیا تو ساری محنت ضائع جائے گی، خاندان میں برتری حاصل کرنے یا حاجی کہلوانے کی نیت سے حج وعمرہ کرنا اخلاص کے منافی ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

> ''لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ مالدار لوگ سیر وتفریح کیلئے، متوسط طبقہ کے لوگ تجارت کیلئے، فقیر لوگ مانگنے اور سوال کرنے کیلئے، علماء اور قراء نام ونمود کیلئے حج کیا کریں گے'' (کنز العمال: ۲/۲۶)

اس لئے عمرہ کا سفر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ہونا چاہیے، کوئی اور غرض اس سفر سے ہرگز نہ ہونی چاہیے۔

۲۔ مال حلال سے عمرہ کرنا

سفر عمرہ کے تمام اخراجات مال حلال سے کرنا ضروری ہے، حرام مال کی یہ نحوست ہے کہ اسکے استعمال سے عبادت قبول ہوتی ہے اور نہ ہی دعا، اس لئے حرام مال سے ہر وقت بچنے کی کوشش کریں، اور حلال مال ہی استعمال کریں، عمرہ چونکہ خالص عبادت ہے اس لئے اگر عمرہ کے مصارف مال حرام سے ادا کئے تو بجائے ثواب کے گناہ ہوگا اور عمرہ قبول نہیں ہوگا' ایک روایت کے مطابق اسے کہا جائے گا:

لَا لَبَّيْكَ وَلَا سَعْدَيْكَ وَ حَجُّكَ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكَ (غنية ۱۰۴)

''تیرا لبیک لبیک کہنا اور تیرا تکلیف برداشت کرنا قبول نہیں ہے، اور تیرا حج (وعمرہ) تجھی پر لوٹا دیا گیا ہے''

اگر حرام مال سے عمرہ کیا تو اگرچہ عمرہ ادا ہو جائے گا لیکن نہ ثواب ملے گا اور نہ ہی عمرہ کے فضائل حاصل ہوں گے۔ (ردالمحتار: ۴۵۶/۲، غنیۃ الناسک/۱۰۴)

۳۔ توبہ

عمرہ کا سفر شروع کرنے سے پہلے سچے دل سے توبہ کرنی چاہیے، اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر سارے گناہوں کی معافی مانگے، اللہ تعالیٰ یا بندوں کے حقوق ذمہ میں ہوں تو انہیں ادا کرنا ضروری ہے، توبہ سے حقوق معاف نہیں ہوتے، گذشتہ سالوں کی نمازیں، زکوتیں، روزے، قربانیاں وغیرہ حقوق اللہ کا پورا پورا حساب کرے اور پختہ عزم کرکے ان کی قضا کرنا شروع کردے اور بندوں کے حقوق معاف کرائے یا ادا کرے، فی الحال ادائیگی ممکن نہ ہو تو لکھ لے اور انہیں اس پر راضی کرے، لوگوں کی امانتیں پاس ہوں تو واپس کرے یا لکھ لے، وصیت کا لکھنا بھی مستحب ہے، اگر صاحب حق دنیا سے جا چکے ہوں تو ان کے ورثاء کو حق ادا کرے، اگر ورثاء کا کچھ پتہ نہ چلے تو صاحب حق کی طرف سے صدقہ کرے پھر توبہ کرے، توبہ کا مطلب یہ ہے کہ ماضی میں کئے گئے تمام گناہوں پر ندامت اور افسوس ہو، اور ان گناہوں کو فوراً چھوڑ دے، آئندہ ان گناہوں کے نہ کرنے کا پختہ عزم کرے اور جو حقوق ذمہ میں ہوں، اوپر ذکر کئے گئے

طریقہ کے مطابق انہیں ادا کرنے کا عزم کرے، مستحب یہ ہے کہ غسل کرے یا کم از کم وضو کرکے دو رکعت نماز توبہ کی نیت سے پڑھے، نماز سے فارغ ہو کر جس قدر ہو سکے استغفار اور درود شریف پڑھے پھر عاجزی، انکساری کے ساتھ گڑگڑا کر اور رو کر اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے پچھلے سارے گناہوں کی معافی مانگے اور آئندہ زندگی میں ہر گناہ سے بچنے کا پختہ عزم کرے، اس کے بعد گناہ کے قریب نہ جائے۔ (فتاویٰ عالمگیریہ: ۱/ ۲۱۷)

۴۔ والدین واقارب کو راضی کرنا

اگر والدین زندہ ہوں اور انہیں خدمت کی ضرورت ہو اور عمرہ پر جانے کی صورت میں انہیں تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو تو ان سے عمرہ کے سفر کی اجازت لینی چاہیے، ان کی اجازت کے بغیر جانا مکروہ ہے، نفل حج کیلئے بھی والدین کی اجازت بہر صورت اولیٰ ہے خواہ وہ خدمت کے محتاج ہوں یا نہ ہوں۔ (ردالمحتار: ۲/ ۶۲۰-۶۲۱)

والدین کے علاوہ دیگر رشتہ داروں، بالخصوص ان لوگوں کو بھی راضی کرنا چاہیے، جن کے احسانات اس پر رہے ہیں، میاں، بیوی میں سے ہر ایک دوسرے کو راضی کر کے جائے، عام حالات میں بھی ان امور کا اہتمام کرنا چاہیے۔

۵۔ مشورہ کرنا

سفر عمرہ سے پہلے مشورہ کرنا مستحب ہے، مشورہ اس شخص سے کرنا چاہیے جس کے علم وعمل، دینداری، امانت ودیانت اور تجربہ کاری پر مکمل اعتماد ہو، سفر اور ضروریات سفر سے متعلق اس شخص سے مشورہ کیا جائے۔ (بحر الرائق: ۲/ ۳۰۹)

۶۔ استخارہ کرنا

استخارہ کرنا بھی مستحب ہے، عمرہ چونکہ سنت ہے اس لئے فی الحال عمرہ کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں بھی استخارہ کیا جا سکتا ہے۔

استخارہ کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت استخارہ کی نیت سے پڑھے، پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھے، نماز کے بعد جتنا ہو سکے تسبیح و درود شریف

پڑھے پھر نہایت عاجزی اور انکساری کے ساتھ استخارہ کی دعا پڑھے، دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَاالسَّفَرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِاَمْرِیْ۔ یا کہے

فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ اٰجِلِهٖ ، فَاقْدِرْهُ لِیْ وَ یَسِّرْهُ لِیْ، ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا السَّفَرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ، یا کہے

فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ، فَاَصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاَصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْلِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ، ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ"

(صحیح بخاری ۱/۳۹۱، حدیث/ ۱۱۰۹)

اس کے بعد جس جانب دل کا میلان اور رجحان ہو، وہی بہتر اور استخارہ کا جواب ہے، اسکے مطابق عمل کرنا چاہیے ایک مرتبہ استخارہ کرنے میں اطمینان نہ ہو تو سات مرتبہ کرنے میں ان شاءاللہ اطمینان حاصل ہو جائے گا اور تردد کی کیفیت ختم ہو جائے گی، استخارہ میں خواب وغیرہ نظر آنا کوئی ضروری نہیں۔

۷۔ اچھے رفقاء کا انتخاب

عمرہ کے لئے اچھے ساتھیوں کا انتخاب کرے، دیندار، نیک، متقی پرہیزگار اور اہل علم وعمل کے ساتھ عمرہ کرنے کی کوشش کرے تاکہ ان کی صحبت صالح سے زندگی میں نیکی اور تقوی پیدا ہو اور سنت کے مطابق مناسک عمرہ ادا کر سکے۔

جو لوگ بچارے ایسے ہی حج یا عمرہ کرنے چلے جاتے ہیں، مارے مارے پھرتے ہیں اور غلط سلط کام کرتے رہتے ہیں۔ جسکی وجہ سے ان پر کئی دم واجب ہو جاتے ہیں، اس لئے سفر حج و عمرہ کیلئے اچھے ساتھیوں کا انتخاب کر کے ان کی معیت میں عمرہ کرنا چاہیے۔

ساتھیوں میں جو صاحب، صائب الرائے، دیندار، بردبار، ہوشیار اور تجربہ کار ہوں انہیں اُمیر بنالینا چاہئے اور سب کو انکی اطاعت کرنی چاہیے، حدیث پاک میں سفر میں ایک کو امیر بنانے کا حکم دیا گیا ہے۔ (سنن ابوداؤد: ۳۶/۳)

۸۔ عمرہ کے مسائل سیکھنے کا اہتمام

عمرہ پر جانے سے پہلے، عمرہ کے مسائل سیکھنا واجب اور ضروری ہے، للہذا جب عمرہ پر جانا طے ہو جائے تو اسی وقت سے عمرہ کے مسائل سیکھنے کی فکر کرنی چاہئے، اس کیلئے کسی مستند و معتبر عالم دین سے رابطہ رکھیں، عمرہ کے موضوع پر لکھی گئی کتابوں میں سے کسی مستند کتاب کا مطالعہ شروع کر دیں، کسی ایسے گروپ کے ساتھ عمرہ پر جانے کی کوشش کریں جو علماء کرام کی راہنمائی میں حج وعمرہ کرانے کا اہتمام کرتے ہوں۔

۹۔ عورت کا محرم یا شوہر کے بغیر سفر حج وعمرہ نہ کرنا

عورت کے لئے شوہر یا محرم کے بغیر حج، عمرہ یا کسی بھی مقصد کے لئے سفر کرنا ناجائز ہے، احادیث مبارکہ میں اس پر بڑی سخت وعید بیان کی گئی ہے، لہذا عورت کو شوہر یا محرم کی معیت کے بغیر سفر حج یا سفر عمرہ ہرگز نہیں کرنا چاہئے، ورنہ "نیکی برباد گناہ لازم" کا مصداق ہوگی۔[1]

(بدائع: ۱۲۳/۲، ردالمحتار: ۴۶۴/۲، غنیۃ الناسک/ ۱۰-۱۱)

۱۰۔ غیر عورت کا محرم بننا

بعض عورتیں محرم کے بغیر حج یا عمرے کا سفر کرتی ہیں اور قانونی تقاضے پورے کرنے کیلئے کسی نامحرم کو اپنا محرم ظاہر کرتی ہیں، ایسا کرنا دوہرا گناہ ہے ایک شوہر یا محرم کے بغیر سفر کرنا، دوسرے نامحرم کو محرم ظاہر کرنا اور جھوٹ بولنا، پھر اس میں کئی ساری قباحتیں ہیں، پورے سفر میں انہیں محرموں کی طرح رہنا ہوگا، جگہ جگہ جھوٹ بولنا پڑے گا، آپس میں اختلاط اور بے پردگی ہوگی وغیرہ وغیرہ۔

---

[1] تفصیل کے لئے بندہ کی کتاب احکام سفر: ص ۲۰۹ تا ص ۲۱۲ ملاحظہ فرمائیں۔

بعض دیندار لوگ بھی ہمدردی کے جذبے سے نامحرم عورتوں کے محرم بن جاتے ہیں اور حج و عمرہ کے مبارک و مقدس سفر کو خراب کر بیٹھتے ہیں، لہٰذا کسی مرد کیلئے قطعاً جائز نہیں کہ وہ اپنے آپ کو کسی نامحرم عورت کا محرم ظاہر کرے۔ اور اس کے ساتھ حج و عمرہ کرے۔

۱۱۔ عورت کیلئے سفر حج و عمرہ میں بھی پردہ و حجاب ضروری ہے

اسلام نے عورت کو پردے اور حجاب کا حکم دیا ہے، عورت کیلئے نامحرم اور اجنبی لوگوں سے پردہ کرنا فرض قرار دیا ہے، پردہ عام حالات میں بھی فرض ہے اور سفر حج و عمرہ میں اسکی اہمیت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے، لہٰذا ابتداء ہی سے اس شرعی حکم کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔

بعض خواتین سفر حج و عمرہ میں بالکل پردہ نہیں کرتیں، اور احرام کی حالت میں تو بہت کم خواتین شرعی پردے کا خیال رکھتی ہیں، حرم پاک میں بھی بے حجاب ہو کر پھرتی ہیں اور اسی حالت میں طواف کرتی ہیں، بلکہ بعض عورتیں رش کے زمانے میں مردوں کی دھکم پیل میں گھس کر طواف کرتی ہیں، یہ باتیں ناجائز ہیں عورت پر لازم ہے کہ مکمل شرعی پردے کیساتھ حج و عمرہ کرے اور احرام کیلئے ایسا نقاب استعمال کرے، جس سے پردہ بھی ہو اور کپڑا بھی چہرے کے ساتھ نہ لگے۔ آجکل ایسے نقاب بنے بنائے مل جاتے ہیں۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں احرام کی حالت میں جب حج کو گئے تو احرام کیوجہ سے چہرہ کھلا رکھتے، جب لوگ ہمارے قریب سے گزرتے تو ہم سر کی چادر سے چہرہ ڈھانپ لیا کرتے تھے۔　(مشکوۃ:۱/۲۳۶)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ احرام کی حالت میں بھی عورت کو پردہ کرنا اور نامحرموں سے چہرہ چھپانا ضروری ہے۔

۱۲۔ وقت پر اور باجماعت نماز کا اہتمام کرنا

اس بات کا بطور خاص خیال کرے کہ اس مبارک سفر میں کوئی نماز قضا نہ ہو، ہر نماز اپنے وقت پر باجماعت پڑھنے کا اہتمام کرے، اگر ذمہ میں قضا نمازیں ہوں تو فارغ وقت میں نوافل کی بجائے قضا نمازیں پڑھنے کا اہتمام کرے۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ حج و عمرہ کے مبارک سفر میں معمولی عذر کی وجہ سے نماز قضا کر دی جاتی ہے، یہ بہت نقصان کی بات ہے ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے۔

۱۳۔ نوافل کا اہتمام

دن رات میں چار قسم کے نوافل مستحب ہیں۔

۱۔ تہجد　۲۔ اشراق　۳۔ چاشت　۴۔ اوابین

۱۔ تہجد

تہجد کی نماز فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز ہے، اس کا اصل اور افضل وقت رات کی آخری تہائی کا وقت ہے۔ آدھی رات کے بعد بھی تہجد پڑھنا جائز ہے، اگر کوئی نیند سے نہ اٹھ سکتا ہو تو رات کو سونے سے پہلے بھی تہجد کی نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ تہجد کی کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعتیں ہیں۔　(ردالمختار:۲/۲۴-۲۵)

۲۔ اشرا

سورج نکلنے کے دس منٹ بعد اشراق کا وقت شروع ہوتا ہے اور زوال تک رہتا ہے، اشراق کے دو یا دو، دو کر کے چار نفل پڑھنے چاہئیں۔ اشراق کا ثواب ایک حج اور عمرہ کے برابر ہے۔ (مشکوۃ المصابیح:۱/۸۹)

اشراق اور شروق کا فرق

حرمین شریفین کی گھڑیوں میں شروق کے نام سے طلوع آفتاب کا وقت دیا گیا ہوتا ہے، بعض لوگ لاعلمی کی وجہ سے شروق کو اشراق سمجھ کر اس وقت اشراق پڑھ لیتے ہیں جبکہ یہ مکروہ وقت ہوتا ہے۔ وقت شروق کے دس منٹ بعد اشراق پڑھنے چاہئیں۔

۳۔ چاشت کی نماز

چاشت کی نماز کا وقت دن کا ابتدائی چوتھائی حصہ گزرنے سے شروع ہوتا ہے اور زوال تک رہتا ہے، چاشت کی نماز، دو رکعت سے بارہ رکعت تک ہے۔　(ردالمختار:۲/۲۲-۲۳)

۴۔اوابین کی نماز

اوابین کے نوافل مغرب کی نماز کے بعد پڑھے جاتے ہیں، ان کی تعداد چھ رکعتیں ہیں، مغرب کی دو سنتوں کے بعد دو، دو کر کے چار رکعتیں پڑھ لینے سے اوابین کے نوافل کا ثواب مل جاتا ہے۔(جامع ترمذی:۱/۸۹)

ان کے علاوہ تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد، صلوۃ التسبیح، صلوۃ الحاجت اور صلوۃ السفر وغیرہ کا بھی معمول رکھنا چاہئے۔

۱۴۔مکروہ اوقات

نوافل اور قضا نمازوں کی ادائیگی کیلئے مکروہ اوقات کا جاننا ضروری ہے۔ تاکہ مکروہ اور ناجائز اوقات میں نماز ادا نہ کی جائے کیونکہ حرمین شریفین میں بہت سے لوگ مکروہ اوقات میں نمازیں پڑھتے رہتے ہیں، اس سے بچنا ضروری ہے۔

مکروہ اوقات دو طرح کے ہیں

قسم اول:

۱۔ سورج نکلنے کے وقت سے دس منٹ بعد تک۔

۲۔ عین دوپہر کا وقت، جب سورج بالکل سر کے اوپر ہوتا ہے یہ بھی ظہر کا وقت شروع ہونے سے احتیاطاً دس منٹ پہلے کا وقت ہوتا ہے۔

۳۔ سورج غروب ہونے سے تقریباً سترہ منٹ پہلے سے، سورج غروب ہونے تک کا وقت۔

ان تین اوقات میں کسی قسم کے نوافل یا فرائض، قضا یا ادا پڑھنا جائز نہیں، البتہ اس دن کی عصر تیسری قسم کے وقت میں پڑھی جاسکتی ہے۔

قسم دوم:

۱۔ صبح صادق کے بعد سے لیکر طلوع آفتاب تک کا وقت۔

۲۔ عصر کی نماز پڑھنے کے بعد سے لیکر سورج غروب ہونے سے سترہ منٹ پہلے تک کا

وقت۔

ان دو اوقات میں قضا نماز پڑھنا جائز ہے، نوافل پڑھنا اور طواف کے بعد کے دو نفل پڑھنا جائز نہیں۔ (صحیح مسلم: ۱/۲۷۶، فتاویٰ عالمگیریہ: ۱/۵۲)

۱۵۔ نماز جنازہ کا طریقہ

حرمین شریفین میں تقریباً ہر نماز کے بعد، نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔ اس لئے ذیل میں نماز جنازہ کا مختصر طریقہ ذکر کیا جاتا ہے، ہر مسلمان کیلئے ویسے بھی ضروری ہے کہ اسے نماز جنازہ کا طریقہ آتا ہو۔

نیت:

نماز جنازہ کیلئے دل سے اتنی نیت کافی ہے کہ میں حاضر میت کی نماز جنازہ اس امام کے پیچھے پڑھتا ہوں، جب امام پہلی تکبیر کہے تو ہاتھوں کو کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہتے ہوئے ناف کے نیچے باندھ لیں اور ''سبحانک اللھم الخ'' پڑھیں، ہاتھ اٹھائے بغیر دوسری تکبیر کہیں، دوسری تکبیر کے بعد درود ابراہیمی پڑھیں، اسی طرح تیسری تکبیر کے بعد میت کے لئے کوئی سی مسنون دعا پڑھیں، مشہور دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ

اگر کوئی بھی مسنون دعا یاد نہ ہو تو مرد کیلئے ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ'' اور عورت کیلئے ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھَا'' پڑھتے رہیں، چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دیں، نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہنا اور قیام یعنی کھڑا ہونا فرض ہے، دعائیں پڑھنا سنت اور سلام پھیرنا واجب ہے۔

(ردالمحتار: ۲/۲۰۹ تا ۲۱۳)

۱۶۔ جہاز میں نماز

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ سفر حج و عمرہ میں اور اسکے علاوہ بھی کوئی نماز قضا نہ ہونے دیں

بلکہ ہر نماز وقت پر با جماعت پڑھنے کا اہتمام کریں' اگر دوران پرواز نماز کا وقت ہو جائے اور جہاز اترنے تک نماز قضا ہونے کا خطرہ ہو تو جہاز کے اندر قبلہ رو کھڑے ہو کر نماز ادا کریں، اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہ ہوں تو بیٹھ کر پڑھ لیں۔ اور اس نماز کو لوٹانے کی ضرورت نہیں اور اگر جگہ نہ ہونے کیوجہ سے کھڑے نہ ہو سکیں تو فی الحال بیٹھ کر پڑھ لیں اور بعد میں اس نماز کو دوبارہ پڑھیں۔ (تحفۃ الفقہاء:۱/ ۲۶۵، بدائع الصنائع:۱/ ۱۰۹، کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعۃ:۱/ ۲۶)

۱۷۔ طواف کے علاوہ اضطباع مکروہ ہے

اضطباع صرف اس طواف میں مسنون ہے، جسکے بعد سعی ہو، اسکے علاوہ احرام کی حالت میں اضطباع نہیں ہے۔

بعض حجاج یہ سمجھتے ہیں کہ اضطباع، احرام کی سنت ہے، وہ جب تک احرام میں رہتے ہیں اضطباع کرتے ہیں، اور بعض تو نماز بھی اسی حالت میں پڑھتے ہیں۔ یہ خلاف سنت اور مکروہ ہے، اس سے بچنا چاہئے اور اضطباع صرف اس طواف میں کرنا چاہئے جس طواف کے بعد سعی کرنی ہو، اسکے علاوہ احرام کی حالت میں دونوں کندھے ڈھک کر رکھنے چاہئیں اور اضطباع نہیں کرنا چاہئے۔ (ردالمحتار:۲/ ۴۹۵)

۱۸۔ احرام کی حالت میں حجر اسود، ملتزم اور رکن یمانی کو ہاتھ نہ لگائیں

احرام کی حالت میں چونکہ خوشبو کا استعمال منع ہوتا ہے، خوشبو کے استعمال سے بسا اوقات دم واجب ہو جاتا ہے اسلئے احرام کی حالت میں ان چیزوں کو قطعاً ہاتھ نہیں لگانا چاہئے جنہیں خوشبو لگی ہوئی ہو، حجر اسود، ملتزم، رکن یمانی اور غلاف کعبہ وغیرہ کو ہر وقت خوشبو لگی رہتی ہے، لہٰذا احرام کی حالت میں انہیں ہاتھ نہیں لگانا چاہئے اور نہ ہی حجر اسود کا بوسہ لینا چاہئے۔

۱۹۔ بہت زیادہ رش کے دنوں میں نفلی طواف نہ کریں

رمضان المبارک میں اور بعض خاص ایام میں حرم پاک میں بہت زیادہ رش ہو جاتا ہے، ان دنوں میں نفلی طواف موقوف کر دینا چاہئے اگر ہمت ہو تو اوپر کی منزل سے طواف کرنا چاہئے، طواف موقوف کرنے میں واجب طواف کرنے والوں کیلئے سہولت، مسلمانوں کو ایذا رسانی سے

بچانے اور عورتوں کے اختلاط سے بچنے کی نیت ہونی چاہئے، ان شاء اللہ اس نیت سے طواف موقوف کرنے میں بھی ثواب ملیگا، خواتین کو ان حالات میں ہرگز ہرگز نفلی طواف نہیں کرنا چاہئے۔

۲۰۔ سفر عمرہ سے واپسی، اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کے عزم کے ساتھ ہو

جب اس مبارک سفر سے واپسی ہو تو اس امید و یقین کے ساتھ ہو کہ احکم الحاکمین نے میرے سارے گناہ معاف کر دیئے ہیں، لہٰذا اس عزم کے ساتھ واپس آئیں کہ اب اللہ تعالیٰ کا ہر حکم پورا کرنا ہے اور ہر گناہ سے بچنا ہے، اور ہمت کے ساتھ اس پر کاربند رہیں تا کہ ہمارا یہ عمرہ، عمرۂ مقبولہ ثابت ہو، اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

مفید مشورے

ا۔سامان سفر

عمرہ کا سامان سفر نہ تو بہت زیادہ ہونا چاہئے اور نہ ہی اتنا کم کہ ضرورت کا سامان بھی ساتھ نہ لیا جائے، اس میں اعتدال مناسب ہے، اپنی ضروریات سوچ کر انہیں لکھ لیا جائے، روانگی کے وقت اس فہرست کے مطابق سامان مکمل کرلیا جائے ورنہ اکثر و بیشتر کوئی نہ کوئی چیز رہ جاتی ہے۔

ضروری سامان میں موسم کے مطابق چار، پانچ جوڑے، بنیانیں، دوعدد احرام، احرام کیلئے بیلٹ، تولیہ، احرام کیلئے جوتے، حرمین شریفین میں جوتے سنبھالنے کیلئے کپڑے کی تھیلی، جائے نماز، قرآن کریم، دینی کتب، بالخصوص عمرہ کے مسائل کی کتاب، استعمال کی دوائیں، کاغذ قلم، صابن، خوشبو، مسواک، ٹوتھ پیسٹ، ٹوپیاں، گرمی کے موسم میں سر پر رکھنے کیلئے رومال یا چادر، حجامت کا سامان مثلاً قینچی، ناخن تراش، موچنا، کنگھا، شیشہ اور ریزر وغیرہ، ٹیشو، ضروری کاغذات مثلاً ٹکٹ پاسپورٹ وغیرہ سنبھالنے کیلئے گلے میں ڈالنے یا ہاتھ میں پکڑنے کیلئے چھوٹا بیگ، تسبیح، اگر موبائل استعمال کرتے ہوں تو موبائل چارجر، ضرورت کے مطابق پاکستانی وسعودی کرنسی، سوئی دھاگا، چاقو، گلاس، پلیٹ، اور دیگر اشیاء جو اپنے لئے ضروری سمجھیں سامان میں شامل کرلیں، کھانے پینے کی کوئی چیز ساتھ لینے کی ضرورت نہیں، راستے میں کھانے پینے کی ہر چیز ملتی ہے۔اس بات کا بطور خاص خیال رکھیں کہ جو سامان اپنے ساتھ جہاز کے اندر لے جانا منع ہے، اسے بک کروانے والے سامان میں رکھیں ہینڈ کیری میں نہ رکھیں، مثلاً چاقو، قینچی وغیرہ، اگر ائیر پورٹ پر احرام باندھنا ہے تو احرام کا سامان بھی ہینڈ کیری میں رکھیں، بک کروانے والے سامان میں نہ رکھیں، ورنہ پریشانی ہوگی۔

۲۔سامان پر نام اور پتہ وغیرہ لکھنا

سامان کے جتنے بھی بیگ وغیرہ ہوں، ہر ایک پر اپنا نام، مکمل پتہ، فون نمبر، سعودیہ کا اپنا یا گروپ لیڈر کا موبائل نمبر، گروپ کا نام اور فلائیٹ نمبر لکھیں، بہتر یہ ہے کہ بیگ وغیرہ پر کوئی بڑی

ٹیپ چپکالیں اس ٹیپ پر یہ سب کچھ لکھیں تاکہ بیگ خراب نہ ہو، سامان پیک کرنے کے بعد کسی مضبوط رسی وغیرہ سے باندھ لیں، تاکہ ائیر پورٹ پر اور جہاز میں ادھر، اُدھر رکھنے سے سامان خراب نہ ہو، سامان پر ایک ہی رنگ کے کپڑے کی کوئی نشانی باندھ دیں، تاکہ سامان وصول کرنے میں آسانی ہو۔

واپسی پر سامان کے وزن کا مسئلہ بنتا ہے، بعض ائیر لائینز آب زم زم کو وزن میں شمار کرتی ہیں اور بعض نہیں کرتیں، اپنی ائیر لائن کے متعلق درست معلومات حاصل کر کے اسکے مطابق واپسی کا سامان ساتھ لیں۔

۳۔ضرورت سے زائد رقم ساتھ رکھنا

سفر میں ساتھیوں کی خدمت، ضرورت منداور محتاج لوگوں کی اعانت کی نیت سے ضرورت سے زائد رقم ساتھ رکھنا مستحب ہے، اس نیت سے چلتے وقت زائد رقم ساتھ رکھنی چاہئے، البتہ فضول خرچی ہر حال میں منع ہے۔

۴۔دعا کیلئے کہنے والوں کے نام لکھ لینا

حج وعمرہ پر جانے سے پہلے بہت سے لوگ دعاؤں کیلئے اور دربار اقدس میں سلام پیش کرنے کیلئے کہتے ہیں، اگر کہنے والے زیادہ ہوں کہ ان کے نام اور ان کی حاجات بھول جانے کا خطرہ ہو تو دعائیں اور سلام پیش کرنے کیلئے کہنے والوں کے نام اور ان کی حاجات لکھ لینی چاہئیں تاکہ سب کہنے والوں کیلئے وہاں دعائیں کرنے اور دربار اقدس میں ان کا سلام پیش کرنے میں آسانی ہو۔

۵۔گھر پر یا ائیر پورٹ پر احرام باندھنا

گھر سے احرام باندھ کر چلنا افضل ہے، اگر احرام کی پابندیاں دشوار معلوم نہ ہوں تو گھر سے احرام باندھ کر چلنا چاہئے، ورنہ کم از کم ائیر پورٹ پر دو رکعت نفل پڑھ کر نیت کر کے تلبیہ پڑھ لینا چاہئے، تاکہ سنت کے مطابق احرام باندھا جائے، بعض لوگ جہاز لیٹ ہونے کے ڈر سے نیت نہیں کرتے، جہاز بلند ہونے کے بعد نیت کرتے ہیں، اسطرح کرنے سے احرام کی ابتداء

سنت کے مطابق نہیں ہوگی، جہاز اگر لیٹ بھی ہو تو دو تین گھنٹے ہی لیٹ ہوتا ہے عام حالات میں اس سے زیادہ لیٹ نہیں ہوتا، لہٰذا ائیر پورٹ پر ہی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لینا چاہئے تا کہ سنت کے مطابق احرام کی ابتداء ہو۔

۶۔ حجر اسود کا بوسہ

حجر اسود کے بوسے کیلئے عصر کی اذان سے کچھ دیر پہلے لائن لگتی ہے۔ اس لائن کے ذریعے حجر اسود کا بوسہ لینا آسان ہے، اگر اللہ تعالیٰ یہ موقع عطا فرمائیں تو بوسہ لیکر طواف شروع کر دینا چاہئے، یہ لائن رمضان المبارک اور حج کا رش شروع ہونے تک جاری رہتی ہے، جب یہ لائن لگنا ختم ہو جائے تو کسی بھی صورت حجر اسود کا بوسہ لینے کی کوشش نہ کیجئے، ورنہ سخت گنہ گار ہونگے اور اس دھکم پیل میں جان بھی جاسکتی ہے۔

۷۔ حرمین شریفین میں ختم قرآن پاک

حرم مکہ اور حرم مدینہ دونوں حرمین شریفین میں ایک ایک قرآن پاک ختم کرنے کی کوشش کریں، حرم مکہ سے مسجد حرام اور حرم مدینہ سے مسجد نبوی شریف مراد ہے، ایک قرآن کریم مسجد نبوی میں پڑھیں اور مواجہہ شریف پر حاضر ہو کر اپنے آقا و مولیٰ فداہ ابی و امی ﷺ کی خدمت اقدس میں ہدیہ پیش کریں، قبول ہو گیا تو کام بن جائے گا۔

گر قبول افتدز ہے عزو شرف

دوسرا قرآن کریم مسجد حرام میں پڑھیں، آخر سے تھوڑا سا اس نیت سے چھوڑ دیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ دوبارہ اپنے گھر بلائیں تو یہیں اس کو پورا کروں گا، ان شاء اللہ دوبارہ ضرور حاضری ہوگی۔

❂❂❂

سفر عمرہ کی مسنون دعائیں

نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو ہر موقع کی دعائیں سکھائیں ہیں، موقع کی مناسبت سے یہ دعائیں اتنی جامع ہیں کہ علماء نے انہیں آنحضرت ﷺ کے دلائل نبوۃ میں سے شمار فرمایا ہے۔

سفر میں بھی گھر سے نکلنے سے واپسی تک بہت سے مواقع ایسے ہیں جن میں مسافر کو دعاء کی ضرورت پیش آتی ہے، آنحضرت ﷺ نے ان مواقع کی نشاندہی فرما کر موقع کی مناسبت سے ایسی دعائیں تلقین فرمائی ہیں کہ ان سے اچھی دعائیں کسی کے تصوّر میں بھی نہیں آسکتیں، سفر عمرہ چونکہ خالص عبادت کا سفر ہے اس لئے اس مبارک سفر میں، سفر کی مسنون دعائیں پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہئے، سفر کی یہ دعائیں زبانی یاد کرنی چاہئیں اور موقع بہ موقع انہیں پڑھنا چاہئیے، زبانی یاد نہ ہوسکیں تو دعاؤں کی کتاب سفر میں ساتھ رکھنی چاہیئے اور کتاب میں دیکھ کر ہر موقع کی دعاء پڑھنی چاہیے۔

آنحضرت ﷺ سے سفر کے بارے میں منقول ومقبول دعائیں ذیل میں بالترتیب ذکر کی جاتی ہیں۔

۱۔ عمرہ پر جانے والے کو الوداع کرتے وقت کی دعاء

عمرہ پر جانے والے کو رخصت کرتے وقت، رخصت کرنے والے کے لئے یہ دعاء پڑھنا مستحب ہے:

"اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ۔"

''میں تمہارا دین، تمہاری امانت اور تمہارے اعمال کا اختتام، اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ (جامع ترمذی: ۵/۴۹۹، حدیث ۳۴۴۲)

۲۔ گھر سے نکلتے وقت کی دعاء

گھر سے نکلتے وقت اس دعاء کا پڑھنا مسنون ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَضِلَّ

أَوْ أُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ (جامع ترمذی: ۴۹۰/۵، حدیث:۳۴۲۷)

اللہ کے نام سے (سفر شروع کرتا ہوں) اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں، اے اللہ میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں میں پھسل جاؤں یا پھسلا دیا جاؤں، میں ظلم کروں یا ظلم کیا جاؤں، میں جاہل رہوں یا میرے ساتھ جہالت کا معاملہ کیا جائے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب آدمی اپنے گھر سے نکلتا ہے اور یہ دعاء پڑھتا ہے:

''بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ ، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔''

''اللہ کے نام سے (سفر شروع کرتا ہوں) اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہوں، گناہوں سے بچنے کی ہمت اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر نہیں ہے۔''

تو اسے کہا جاتا ہے: تجھے ہدایت دے دی گئی، تیری کفایت کر لی گئی، تیری حفاظت کر لی گئی یہ سن کر شیطان اس سے ایک طرف ہو جاتا ہے اور اسے دوسرا شیطان کہتا ہے: ''تیرا اس شخص پر کیسے داؤ چل سکتا ہے جسے ہدایت دے دی گئی ہو جس کی کفایت کر لی گئی ہو اور جس کی حفاظت کر لی گئی ہو''۔ (سنن ابوداؤد: ۳۲۵/۵، حدیث: ۵۰۹۵)

۳۔ رخصت کرنے والے کیلئے دعا

جو لوگ رخصت کرنے گھر یا ائرپورٹ پر آئے ہوں انہیں یہ دعا دینی چاہئے۔

''اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَا يَخِيْبُ وَدَائِعُهٗ''

(ابن سنی / رقم الحدیث: ۵۰۵، ۵۰۷)

''تمہیں اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں کہ جس کی حفاظت میں دی ہوئی چیز ضائع نہیں ہوتی۔''

۴۔ سفر شروع کرتے وقت کی دعاء

نبی کریم ﷺ جب سفر پر جانے کے لئے اٹھتے تو یہ دعاء پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ بِكَ انْتَشَرْتُ وَ اِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَبِكَ اعْتَصَمْتُ ، اَنْتَ ثِقَتِيْ وَرَجَائِيْ ، اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ مَا أَهَمَّنِيْ وَمَا لَا أَهْتَمُّ بِهٖ ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ ، اَللّٰهُمَّ زَوِّدْنِيْ التَّقْوٰى وَاغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ ، وَوَجِّهْنِيْ اِلَى الْخَيْرِ حَيْثُ مَا تَوَجَّهْتُ۔

(السنن الکبری للبیهقی: ۲۵۰/۵)

اے اللہ! میں آپ کے بھروسہ پر سفر کرتا ہوں اور آپ ہی کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور آپ ہی کی پناہ لیتا ہوں، آپ میرا اعتماد اور میری امید ہیں، اے اللہ میری کفایت فرمایئے ان کاموں میں جنہوں نے مجھے تشویش میں مبتلا کر رکھا ہے اور ان کاموں میں جن میں مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے، اور ان کاموں میں جن کو آپ بہتر جانتے ہیں، اور مجھے تقویٰ کا توشہ عطاء فرمایئے اور میرے گناہ بخش دیجئے اور جہاں بھی میں جاؤں بھلائی کے ساتھ میری راہنمائی فرمایئے۔

۵۔ عمرہ پر جانے والے کے لیے رخصت کرنے والے یہ دعا کریں

جو شخص عمرہ پر جانے والے کو رخصت کرے، رخصت کرتے وقت اس کے لئے یہ دعاء کرے۔

فِيْ حِفْظِ اللّٰهِ وَفِيْ كَنْفِهٖ، ذَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَغَفَرَ لَكَ، وَوَجَّهَكَ لِلْخَيْرِ حَيْثُ تَوَجَّهْتَ اَوْ اَيْنَمَا تَوَجَّهْتَ"

(سنن الدارمی :۲/ ۷٤٠،حدیث:۲۵۷۱)

اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور اس کی سپردگی میں (آپ کو دیتا ہوں) اللہ تمہیں تقویٰ کا توشہ عطا فرمائے۔ اور تمہارے گناہ بخش دے اور تمہارے لئے بھلائی کو مقدر فرمادے جہاں تم جاؤ یا جس جگہ تم جاؤ۔

۶۔سواری پر سوار ہوتے وقت کی دعائیں

جب سواری پر سوار ہونے لگیں تو کہیں:

بِسْمِ اللّٰہِ۔

اللہ کے نام سے (سوار ہوتا ہوں)

جب سواری پر بیٹھ جائیں تو کہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔

پھر یہ دعاء پڑھیں:

"سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ"

پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اس سواری کو مسخر کیا اور ہم اس پر قابو پانے والے نہ تھے۔ اور بے شک ہمیں اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے"

پھر تین مرتبہ "الحمدللہ" اور تین مرتبہ "اللہ اکبر" کہیں، پھر یہ دعاء پڑھیں:

"سُبْحَانَکَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ"

"اے اللہ! آپ پاک ہیں، بے شک میں نے اپنے نفس پہ ظلم کیا، آپ مجھے معاف فرما دیں کیونکہ آپ کے سوا گناہوں کو کوئی معاف کرنے والا نہیں۔

یہ دعاء پڑھنے کے بعد مسکرائیں، حضرت علیؓ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعائیں پڑھ کر مسکراتے ہوئے دیکھا تو اس کا سبب دریافت کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اِنَّ رَبَّکَ یُعْجِبُ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا قَالَ: اِغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ، یَعْلَمُ اَنَّهٗ

لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَیْرِیْ" (سنن ابوداؤد:۳/۳۴، حدیث:۲۶۰۲)

"تمہارا پروردگار اپنے بندے کی اس بات سے خوش ہوتا ہے جب وہ کہتا ہے: "میرے گناہوں کو معاف فرما دیجئے" کہ میرا بندہ اس بات کو جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرتا"

پھر یہ دعاء پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرضٰی، اللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ، اللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ، وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَکَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ۔ (صحیح مسلم:۹۷۸/۲، حدیث:۱۳۴۲)

"اے اللہ! ہم آپ سے اس سفر میں نیکی اور پرہیز گاری کا سوال کرتے ہیں اور ان اعمال کا سوال کرتے ہیں جن سے آپ راضی ہوں اے اللہ! ہمارے اس سفر کو ہمارے لیے آسان فرما دیجیے اور اس کی دوری کو جلد طے فرما دیجیے' اے اللہ! اس سفر میں آپ ہی ہمارے ساتھی ہیں اور پیچھے گھر میں آپ ہی کارساز ہیں، اے اللہ! میں سفر کی مشقت سے اور بری حالت کے دیکھنے سے اور گھر بار میں بری واپسی سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں"

واپسی پر بھی اس دعاء کو پڑھیں اور ان کلمات کا اضافہ کریں۔

"آیِبُوْنَ، تائبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ" (حوالہ بالا)

"ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔"

۷۔ بلندی پر چڑھنے اور بلندی سے نیچے اترنے کی دعاء

مسافر کے لئے مستحب ہے کہ جب کسی بلندی یا چڑھائی وغیرہ پر چڑھے تو تکبیر یعنی "اللہ

اکبر" کہے اور پستی کی طرف اترے تو تسبیح یعنی "سبحان اللہ" کہے۔ بہت زیادہ اونچی آواز سے اللہ اکبر یا سبحان اللہ کہنا مکروہ ہے۔　(صحیح بخاری:۳/۱۰۹۱، حدیث:۲۸۳۰)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم جب کسی بلندی پر چڑھتے تو "اللہ اکبر" کہتے اور جب بلندی سے نیچے اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔ (صحیح بخاری:۳/۱۰۹۱، حدیث:۲۸۳۰)

۸۔ سفر میں برکت، اچھی حالت اور کثرت زاد کی دعاء

حضرت جبیرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے جبیر! کیا تم چاہتے ہو کہ تم جب سفر میں نکلو تو اپنے ساتھیوں میں سب سے اچھی حالت والے اور سب سے زیادہ توشہ والے ہو جاؤ، حضرت جبیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کیوں نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

"تم ان پانچ سورتوں سورۃ الکافرون، سورۃ النصر، سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کو پڑھو کہ ان سورتوں کو شروع بھی "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" سے کرو اور ختم بھی "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" پر کرو"

حضرت جبیرؓ کہتے ہیں کہ میں غنی اور مالدار شخص تھا جب سفر میں نکلتا، ان سب سے کمزور حالت اور تھوڑے توشے والا ہوتا تھا، میں ہمیشہ ان سورتوں کو پڑھتا رہتا، سفر سے واپس لوٹنے سے پہلے میں اپنے ساتھیوں سے اچھی حالت والا اور کثرت زاد والا ہو جاتا تھا۔

(مسند ابو یعلی موصلی:۱۳/۴۱۴، حدیث:۷۴۱۹)

۹۔ منزل پر پہنچنے کی دعاء

مسافر جب اپنی منزل پر پہنچ جائے اور اس جگہ پر نظر پڑ جائے جہاں اسے جانا ہے تو یہ دعاء پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ، وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ، وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنَ وَمَا اَضْلَلْنَ، وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ، فَاِنَّا نَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ اَهْلِهَا، وَنَعُوْذُ بِكَ

مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ اَهْلِهَا وَ شَرِّمَا فِيْهَا"

(السنن الكبرى للبيهقي:٥/٢٥٢)

''اے اللہ! جو ساتوں آسمانوں اوران سب چیزوں کا رب ہے جو آسمانوں کے نیچے ہیں اور جو ساتوں زمینوں اور ان سب چیزوں کا رب ہے جو زمینوں کے اوپر ہیں اور جو شیطانوں کا اور ان چیزوں کا رب ہے جن کو شیطانوں نے گمراہ کیا ہے۔اور جو ہواؤں کا اور ان سب چیزوں کا رب ہے جنہیں ہواؤں نے اڑایا ہے،سو ہم آپ سے اس بستی اور اس کے رہنے والوں کی بھلائی مانگتے ہیں اور اس بستی اور اس کے رہنے والوں کے شر اور ہر اس چیز کے شر سے جو اس بستی کے اندر ہے،آپ کی پناہ مانگتے ہیں''

۱۰۔ شہر میں داخل ہونے کی دعا

مسافر نے جس شہر میں جانا ہے جب وہاں پہنچے اور شہر میں داخل ہونے لگے تو یہ دعاء تین مرتبہ پڑھے:

''اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَافِيْهِ''

''اے اللہ! ہمیں اس (جگہ) میں برکت عطا فرمائیے''

پھر یہ دعاء پڑھے:

''اَللّٰهُم اِنِّىْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرِ مَا جُمِعَتْ فِيْهَا، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّمَا جُمِعَتْ فِيْهَا ، اَللّٰهُمَ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَاَعِذْنَا مِنْ وَبَاهَا وَحَبِّبْنَا اِلٰى اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِىْ اَهْلِهَا اِلَيْنَا''

(عمل اليوم و الليله لابن سنى/٤٧٤، حديث:٥٢٧)

اے اللہ! میں آپ سے اس بستی کی بھلائی اور ہر اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو اس بستی میں موجود ہے۔اور اس بستی کے شر اور ہر اس چیز کے شر سے جو اس بستی میں موجود ہے آپ کی پناہ مانگتا ہوں،اے اللہ!

ہمیں اس جگہ کے میوے عطا فرما اور اس کی وباء سے ہمیں محفوظ فرما، اور یہاں کے رہنے والوں کے دلوں میں ہماری محبت اور یہاں کے نیک لوگوں کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا فرما۔"

۱۱۔ کسی منزل وغیرہ پر اترنے کی دعاء

دوران سفر کسی منزل (ائیر پورٹ، ریلوے اسٹیشن، لاری اڈہ، وغیرہ) پہ اترنے کے بعد یا جس جگہ جانا ہے وہاں اترنے کے بعد یہ دعاء پڑھیں:

"اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ"

"میں اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعہ، اس کی مخلوق کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

حضرت خولہ بنت حکیمؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

جو شخص کسی منزل پر پڑاؤ ڈالے، پھر مذکورہ کلمات کہے، جب تک وہ وہاں رہے گا اسے اس جگہ کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ (صحیح مسلم:۴/۲۸۰، حدیث:۲۷۰۸)

۱۲۔ سفر میں رات کے وقت کی دعاء

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی غزوہ یا سفر پہ تشریف لے جاتے اور رات ہو جاتی تو آپ ﷺ یہ دعاء پڑھتے:

يَا اَرْضُ رَبِّىْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَ شَرِّ مَافِيْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدُبُّ عَلَيْكِ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ اَسَدٍ وَاَسْوَدَ وَالْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ، وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ، وَمِنْ وَّالِدٍ وَمَاوَلَدَ" (سنن ابو داؤد:۳/۳٤، حدیث:۲٦۰۳)

"اے زمین! میرا اور تیرا رب اللہ ہے میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں تیرے شر

سے اور ان چیزوں کے شر سے جو تیرے اندر ہیں اور ان چیزوں کے شر سے جو تیرے اندر پیدا کی گئی ہیں، اور ان چیزوں کے شر سے جو تجھ پر چلتی ہیں۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر شیر اور اژدھے اور سانپ اور بچھو کے شر سے اور اس شہر کے رہنے والوں کے شر سے اور باپ اور اس کی اولاد کے شر سے"

۱۳۔ سفر سے واپسی کی دعاء

جب سفر سے واپس ہونے لگیں تو یہ دعاء پڑھیں:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، آئِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، سَاجِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ، وَنَصَرَ عَبْدَهٗ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔" (صحيح مسلم: ۹۸۰/۲، حديث: ۱۳۴۵)

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ہے ملک اور اسی کے لئے ہے حمد، وہ ہر چیز پر قادر ہے، ہم واپس ہونے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا، اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور تمام (مخالف) جماعتوں کو اس تنہا نے شکست دی۔"

۱۴۔ اپنے شہر میں داخل ہونے کی دعاء

جب اپنے شہر میں داخل ہونے لگیں تو یہ دعاء پڑھیں:

"اٰئِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ"

(صحيح مسلم: ۹۸۰/۲، حديث: ۱۳۴۵)

"ہم واپس ہونے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے

والے ہیں، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔''

۱۵۔ واپسی پر گھر میں داخل ہونے کی دعاء

اَوْبًا اَوْبًا اِلٰی رَبِّنَا تَوْبًا لَایُغَادِرُ عَلَیْنَا حَوْبًا۔

(مستدرك حاكم: ١/٤٨٨)

''میں واپس آیا ہوں، میں واپس آیا ہوں، اپنے رب کے سامنے ایسی توبہ کرتا ہوں جو ہم پر کوئی گناہ نہ چھوڑے۔''

مسند احمد وغیرہ میں یہ الفاظ منقول ہیں۔

تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا یُغَادِرُ عَلَیْنَا حَوْبًا۔(مسند احمد: ٣/ ٢٥٦)

''ہم توبہ کرتے ہیں، ہم توبہ کرتے ہیں، اپنے رب کے حضور رجوع کرتے ہیں، ایسی توبہ ور جوع جو ہم پر کوئی گناہ نہ چھوڑے۔''

عمرہ کی مسنون دعائیں

حج وعمرہ کا مبارک سفر دعاؤں ہی کا سفر ہے، اس سفر میں مانگی گئی دعاؤں کی قبولیت کا وعدہ کیا گیا ہے، مختلف مقدس مقامات کے حوالے سے دعاؤں کی قبولیت میں مزید اضافہ ہوجاتا ہے، حدودِ حرم میں داخلہ سے لیکر طواف وداع کے بعد حرم پاک سے واپسی تک، اور مدینہ منورہ کی پرنور فضاؤں اور وہاں کے ابرِ رحمت کی چھاؤں تلے آنے سے لیکر بقیع الغرقد کی زیارت تک ہر ہر موقع اور ہر ہر مقدس جگہ کی مسنون ومقبول دعائیں منقول ہیں، ان میں سے بعض دعائیں سرکارِ دو عالم ﷺ سے منقول ہیں جو آپ ﷺ نے ان مقدس مقامات پر خود مانگی اور ارشاد فرمائی ہیں، بعض دعائیں صحابہ کرامؓ اور بعض دعائیں اولیائے امت سے منقول ہیں، اسی تفصیل کے ساتھ مقاماتِ مقدسہ کی ترتیب سے مسنون ومقبول دعائیں ترجمہ کے ساتھ اپنے اپنے مقام پر ذکر کر دی گئی ہیں، انہیں موقع بموقع سمجھ کر پڑھنے کی کوشش کریں یا کم از کم ان دعاؤں کا ترجمہ ہی دعا کے طور پر پڑھیں۔

دعا خشوع وخضوع، عاجزی وانکساری، مکمل توجہ، دھیان اور قبولیت کے یقین کے ساتھ مانگیں، اور یہ سمجھ کر مانگیں کہ اپنے مولیٰ سے کیا مانگ رہے ہیں، بلا سمجھے اور بے توجہی سے مانگی گئی دعائیں، اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتے، وہی دعا قبول ہوتی ہے جو سمجھ کر اور توجہ کے ساتھ مانگی گئی ہو، لہٰذا دعا کے اس ادب کا بطور خاص خیال رکھیں۔

عمرہ کے ہر موقع کی مسنون دعا اپنے اپنے مقام پر لکھ دی گئی ہے، دعا کے آداب کے اہتمام کے ساتھ ہر موقع کی مسنون وماثور دعا پڑھنے کا اہتمام فرمائیں۔

❂❂❂

اصطلاحی الفاظ اور ان کے معانی

سفر حج وعمرہ کے دوران، اور افعال حج وعمرہ ادا کرتے ہوئے بہت سی ایسی چیزوں سے واسطہ پڑتا ہے جن کے نام پہلے کبھی نہیں سنے ہوتے اور وہ نام بھی عربی زبان میں ہوتے ہیں، اس لئے اکثر حجاج کرام اور عمرہ کرنے والے حضرات ان مخصوص چیزوں اور ان کے ناموں سے بے خبر ہوتے ہیں یا ان کا تلفظ غلط کرتے ہیں، اس لئے ذیل میں صرف عمرہ سے متعلقہ بعض اہم چیزوں کے نام اور ان کے معانی کو حروف تہجی کی ترتیب سے ذکر کیا جاتا ہے۔

۱:۔ **احرام**' کا لغوی معنی ہے ''حرام کرنا'' حاجی جب حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت کر کے تلبیہ پڑھتا ہے تو بہت سی جائز اور حلال چیزیں اس پر حرام ہو جاتی ہیں، اس لئے اس کو احرام کہا جاتا ہے۔ (ردالمحتار: ۲/ ۴۶۷، غنیۃ الناسک/ ۲۱)

اس سے معلوم ہوا کہ احرام درحقیقت ایک حالت کا نام ہے جس میں بندے پر بہت سی چیزیں حرام ہوتی ہیں، بعض لوگ دو چادروں کو احرام سمجھتے ہیں، یہ احرام نہیں بلکہ احرام کی چادریں ہیں' مجازاً ان کو احرام کہہ دیا جاتا ہے۔

۲:۔ **استلام** کا معنی ہے حجر اسود کو بوسہ دینا اور ہاتھ لگانا، یا حجر اسود اور رکن یمانی کو ہاتھ لگانا۔

۳:۔ **اضطباع**' احرام کی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا۔

۴:۔ آفاقی' اس شخص کو کہتے ہیں جو حدود میقات سے باہر رہتا ہو، جیسے پاکستانی' ہندوستانی' بنگلہ دیشی' مصری اور ترکی وغیرہ۔

۵:۔ **بیت اللہ**' یہ مکہ مکرمہ میں اللہ تعالیٰ کا گھر ہے جو مسجد حرام کے درمیان میں واقع ہے، دنیا میں سب سے مقدس اور سب سے پہلا عبادت خانہ ہے، اسے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتوں نے' پھر حضرت آدم علیہ السلام نے' پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کیا' اس کے بعد قریش نے' پھر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اور پھر عبدالملک نے تعمیر کیا، اس کے بعد بھی مختلف زمانوں میں اس کی مرمت وغیرہ ہوتی رہی ہے' یہ مسلمانوں کا قبلہ ہے' مسلمان اسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں اور حج

وعمرہ کرنے والے اسی کے اردگرد طواف کے چکر لگاتے ہیں۔

۶:۔ **تسبیح**' سبحان اللہ کہنا۔

۷:۔ **تقبیل**' بوسہ لینے کو کہتے ہیں، مراد حجر اسود کا بوسہ لینا ہے۔

۸:۔ **تکبیر**' اللہ اکبر کہنا۔

۹:۔ **تلبیہ**' تلبیہ پڑھنا، تلبیہ یہ ہے۔

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكْ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ. لَا شَرِيْكَ لَكَ.

۱۰:۔ **تہلیل**' لا الہ الا اللہ پڑھنا۔

۱۱:۔ **جبل رحمت**' عرفات میں مشہور پہاڑ کا نام ہے۔

۱۲:۔ **جبل قزح**' مزدلفہ میں ایک پہاڑ کا نام ہے۔

۱۳:۔ **جحفہ**' مکہ مکرمہ سے شام کی طرف تین منزل تقریباً ۱۸۷ کلومیٹر کی مسافت پر ''رابغ'' کے قریب ایک مقام ہے جو شام کے راستے سے آنے والوں کی میقات ہے۔

۱۴:۔ **جنت المعلیٰ**' مکہ مکرمہ کا قبرستان ہے جس میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا وغیرہ کی قبر ہے۔

۱۵:۔ **حجر اسود**' کالا پتھر' یہ جنتی پتھر ہے، جس وقت جنت سے آیا تھا، اس وقت اس کا رنگ دودھ کی طرح سفید تھا' انسانوں کے گناہوں کی وجہ سے اس کا رنگ کالا ہو گیا، یہ بیت اللہ کے مشرقی جنوبی کونے میں قد آدم کے قریب اونچائی پر نصب ہے' اس کے چاروں طرف چاندی کا حلقہ ہے، لیکن چاندی کے حلقے کے اندر سارا پتھر حجر اسود نہیں ہے بلکہ حجر اسود کے چھوٹے چھوٹے آٹھ ٹکڑے اس بڑے پتھر کے اندر نصب ہیں۔

۱۶:۔ **حرم**' مکہ مکرمہ کے چاروں طرف ایک متعین فاصلہ تک زمین کا حصہ حرم کہلاتا ہے، اس کے حدود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعین فرمائے ہیں، جن پر نشانات اور علامتیں موجود ہیں، اس جگہ شکار کھیلنا' درخت اور گھاس وغیرہ کاٹنا حرام ہے، مکہ مکرمہ میں مقیم لوگ عمرہ کا احرام حدود حرم سے باہر جا کر باندھتے ہیں۔

۱۷:۔ **حرمی**' وہ شخص جو مکہ مکرمہ میں یا مکہ مکرمہ سے باہر حدود حرم کے اندر رہتا ہو۔

۱۸:۔ **حِل**، حدود حرم سے باہر اور میقات کے اندر چاروں طرف کی جگہ کو حِل کہتے ہیں۔
حِل کہنے کی وجہ یہ ہے کہ حرم کے اندر جو چیزیں حرام ہیں، یہاں حلال ہیں۔

۱۹:۔ **حِلی**، حِل جگہ کا رہنے والا۔

۲۰:۔ **حطیم**، بیت اللہ کی شمالی دیوار سے متصل تقریباً دو صف کے برابر جگہ جو قد آدم دیوار میں گھری ہوئی ہے، یہ درحقیقت بیت اللہ کا حصہ ہے۔

۲۱:۔ **حلق**، سر کے بال منڈوانے کو حلق کہتے ہیں۔

۲۲:۔ **دَم**، دم کا اصل معنی خون ہے، مراد خون بہانا ہے، احرام کی حالت میں بعض ممنوع افعال کرنے سے حدود حرم میں جانور ذبح کرنا واجب ہو جاتا ہے اس کو دم کہتے ہیں۔

۲۳:۔ **ذات عرق**، یہ مکہ مکرمہ سے تقریباً ۹۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر عراق کی طرف ایک مقام کا نام ہے جو عراق کے راستے مکہ مکرمہ آنے والوں کی میقات ہے، آج کل یہ جگہ ویران ہے۔

۲۴:۔ **ذوالحلیفہ**، یہ مدینہ منورہ سے تقریباً آٹھ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک مقام ہے جو مدینہ منورہ کے راستے مکہ مکرمہ آنے والوں کی میقات ہے، آج کل اسے بیر علی بھی کہتے ہیں

۲۵:۔ **رکن شامی**، بیت اللہ شریف کا مغربی شمالی کونہ، جو شام کی طرف ہے۔

۲۶:۔ **رکن عراقی**، بیت اللہ کا شمالی مشرقی کونہ، جو عراق کی طرف ہے۔

۲۷:۔ **رکن یمانی**، بیت اللہ شریف کا جنوبی مغربی کونہ، جو یمن کی طرف ہے۔

۲۸:۔ **رَمَل**، طواف کے پہلے تین چکروں میں اکڑ کر، کندھے ہلاتے ہوئے، چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر تیزی کے ساتھ چلنے کو رَمَل کہتے ہیں۔

۲۹:۔ **زمزم**، بیت اللہ کے قریب مقام ابراہیم کے پیچھے ایک مشہور چشمہ ہے جسے اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے لئے جاری فرمایا تھا جو اب تک جاری ہے، اس چشمہ کے پانی کو ''ماء زمزم'' ''آب زمزم'' یا ''زمزم کا پانی'' کہا جاتا ہے، یہ چشمہ اب ایک بڑے کنویں میں تبدیل ہو چکا ہے، چند سال پہلے اسے اوپر سے بند کر دیا گیا ہے، اور موٹر پمپ کے

ذریعے اس سے پانی نکالا جاتا ہے۔

۳۰:۔ **سعی؛** صفا اور مروہ کے درمیان مخصوص طریقے سے سات چکر لگانا کہ صفا سے شروع کر کے مروہ پر ختم کرنا، اور درمیان میں سبز ستونوں کے درمیان تیزی سے چلنا۔

۳۱:۔ **شوط؛** طواف کے سات چکروں میں سے ہر چکر کو شوط کہا جاتا ہے اس کی جمع ''اشواط'' ہے۔

۳۲:۔ **صفا؛** بیت اللہ شریف کے قریب جنوب کی طرف مسجد حرام کے باہر ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے جہاں سے سعی شروع کی جاتی ہے۔

۳۳:۔ **طواف؛** بیت اللہ کے اردگرد مخصوص طریقے سے سات چکر لگانا۔

۳۴:۔ **عمرہ؛** حدود حرم سے باہر حِل یا میقات سے احرام باندھ کر بیت اللہ کا طواف کرنا پھر صفا و مروہ کی سعی کرنا۔

۳۵:۔ **عرفہ/عرفات؛** مکہ مکرمہ سے مشرق کی طرف تقریباً نو میل یعنی چودہ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک میدان ہے، جہاں حاجی نویں ذی الحجہ کو وقوف کرتے ہیں۔

۳۶:۔ **قرن؛** مکہ مکرمہ سے یمن وغیرہ کی طرف تقریباً ۶۸ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک پہاڑ ہے جو نجد یمن، نجد تہامہ اور نجد حجاز کی طرف سے آنے والوں کی میقات ہے۔

۳۷:۔ **قصر؛** سر کے بال کتروانا۔

۳۸:۔ **مُحرِم؛** ('مُ' کے پیش کے ساتھ) احرام باندھنے والا۔

۳۹:۔ **مطاف؛** ('مَ' کے زبر کے ساتھ) طواف کرنے کی جگہ، یعنی بیت اللہ شریف کے ارد گرد چاروں طرف وہ جگہ جہاں طواف کیا جاتا ہے، آج کل یہاں سفید رنگ کا پتھر (سنگ مرمر) لگا ہوا ہے۔

۴۰:۔ **مقام ابراہیم؛** ('مَ' کے زبر کے ساتھ) وہ جنتی پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کی تعمیر کی تھی، یہ پتھر مطاف میں زمزم کی جانب شیشے کے قبے میں محفوظ کیا ہوا ہے۔

۴۱:۔ **مُلتزَم؛** ('زَ' کے زبر کے ساتھ) حجر اسود اور بیت اللہ کے دروازے کے درمیان، بیت

اللہ کی دیوار کا حصہ جس سے لپٹ کر دعا مانگنا سنت ہے۔

۴۲:۔ **منیٰ**' مکہ مکرمہ سے مشرق کی طرف تین میل کے فاصلہ پر ایک جگہ ہے، جہاں حج کی قربانی اور رمی کی جاتی ہے، اور حاجی، حج کے چار دن یہاں گذارتے ہیں، یہ جگہ حرم میں داخل ہے۔

۴۳:۔ **مسجد خیف**' ('خ' کے زبر کے ساتھ) منیٰ میں ایک بڑی مسجد کا نام ہے جو منیٰ سے عرفات جانے والوں کی دائیں جانب واقع ہے۔

۴۴:۔ **مسجد نمرہ**' ('ن' کے زبر کے ساتھ) عرفات کے بالکل کنارے پر واقع ایک مسجد کا نام ہے۔

۴۵:۔ **مزدلفہ**' ('ل' کی زیر کے ساتھ) منیٰ اور عرفات کے درمیان ایک میدان ہے جو منیٰ سے تین میل کے فاصلہ پر مشرق کی جانب واقع ہے، حاجی نویں ذی الحجہ، کی رات یہاں گذارتے ہیں، اور صبح بعد فجر یہاں وقوف کرتے ہیں۔

۴۶:۔ **مَروہ**' بیت اللہ کے قریب مشرقی شمالی کونہ پر مسجد حرام سے باہر ایک چھوٹی سے پہاڑی ہے جہاں سعی ختم کی جاتی ہے۔

۴۷:۔ **میقات**' کا لغوی معنی ہے معین جگہ، یہاں اس سے مراد بیت اللہ شریف کے چاروں طرف وہ مقام ہیں، جہاں سے مکہ مکرمہ جانے والوں کے لئے احرام باندھنا ضروری ہے' احرام کے بغیر یہاں سے گذرنا جائز نہیں۔

۴۸:۔ **مکی**' مکہ مکرمہ کا رہنے والا شخص۔

۴۹: **میقاتی**' میقات کا رہنے والا۔

۵۰:۔ **میلین اخضرین**' صفا اور مروہ کے درمیان وہ جگہ جہاں سعی کرنے والے تیزی کے ساتھ چلتے ہیں، آج کل اس جگہ سبز ستون اور سبز لائٹیں ہیں

۵۱:۔ **یلملم**' مکہ مکرمہ سے جنوب کی طرف تقریباً ۵۴ کلو میٹر کے فاصلہ پر ایک پہاڑ ہے' آج کل اسے سعدیہ کہتے ہیں، یہ ہندوستان' پاکستان' یمن اور تہامہ سے آنے والوں کی میقات ہے۔

مسائل عمرہ

عمرہ کی شرائط

عمرے کی ادائیگی کے لئے احرام کا ہونا شرط ہے، احرام کے بغیر افعال عمرہ ادا کرنے کی صورت میں عمرہ نہیں ہوگا، احرام اپنے میقات سے گزرنے سے پہلے باندھنا واجب ہے، اس سے پہلے باندھنا افضل ہے۔ گھر سے احرام باندھ کر روانہ ہونا سب سے افضل ہے۔ احرام سے متعلقہ تمام مسائل احرام کی شرائط' واجبات' سنن' مستحبات' مباحات اور مکروہات و ممنوعات احرام وغیرہ آئندہ صفحات ص ۶۸ تا ۷۹ ملاحظہ فرمائیں۔

احرام کے علاوہ عمرہ کی مزید شرائط یہ ہیں:

۱۔ مسلمان ہونا۔

۲۔ عاقل ہونا، یعنی پاگل نہ ہونا

۳۔ افعال عمرہ پر قدرت کی صورت میں خود افعال عمرہ ادا کرنا۔

۴۔ عمرہ کو (اکثر طواف عمرہ سے پہلے) جماع سے فاسد نہ کرنا، وغیرہ وغیرہ

(ردالمحتار: ۲/ ۵۵۸ تا ۵۶۰، غنیۃ الناسک/ ۱۳۔۱۴۴۔۱۰۵)

عمرہ کا رکن

عمرہ کا رکن اور فرض اکثر طواف عمرہ یعنی طواف کے چار چکر پورے کرنا ہے، اگر کسی نے عمرہ کے طواف کے چار چکر بھی پورے نہ کئے تو اس کا عمرہ کا رکن ادا نہیں ہوگا۔ لہذا ایسے شخص کا عمرہ نہیں ہوگا۔ عمرہ کی ادائیگی کے لئے طواف کے چار چکر فرض اور سات چکر پورے کرنا واجب ہے۔ (ردالمحتار: ۲/ ۴۷۳، غنیۃ الناسک/ ۱۰۵)

عمرہ کے واجبات

عمرہ کے تین واجبات ہیں: ۱۔ طواف عمرہ کے سات چکر پورے کرنا

۲۔ صفاء اور مروہ کے درمیان سعی کرنا

۳۔ طواف اور سعی کے بعد حلق یا قصر کرانا۔ (ردالمحتار: ۲/۴۷۳، غنیۃ الناسک/ ۱۰۵)

عمرہ کی سنن، مستحبات وآداب وغیرہ

عمرہ کی اپنی سنتیں، مستحبات اور آداب وغیرہ نہیں ہیں، عمرہ چونکہ احرام، طواف، سعی اور حلق وغیرہ افعال کا نام ہے، ان تمام افعال کی سنتیں مستحباب، آداب، مکروہات اور محرمات تفصیل کے ساتھ ان افعال کے بیان میں ذکر کی جائیں گی۔ وہی عمرہ کی سنتیں، مستحبات اور آداب وغیرہ ہوں گے انہیں وہاں ملاحظہ فرمالیا جائے۔

ادائیگی عمرہ کا مکمل طریقہ:

عمرہ کی ادائیگی کا مکمل طریقہ یہ ہے کہ جب عمرہ کیلئے روانگی کا وقت قریب آ جائے تو ضروری سامان، کاغذات اور پاسپورٹ وغیرہ بڑی احتیاط سے سنبھال کر دستی بیگ میں رکھیں اور دستی بیگ اپنے ہاتھ میں رکھیں یا گلے میں ڈال لیں۔

روانگی سے پہلے

گھر سے روانہ ہونے سے پہلے، جن لوگوں سے تعلقات یا معاملات ہیں، ان سے معاملہ صاف کرلیں، کسی کا حق ذمہ میں ہو اسے ادا کریں یا لکھ لیں، کسی کے ساتھ زیادتی کی ہو یا کسی سے ناراضگی ہو تو اس سے معاف کرائیں۔

گھر سے روانگی

گھر سے روانہ ہونے سے پہلے سنت کے مطابق غسل کریں، بغلوں کے اور زیر ناف بال صاف کریں، غسل نہ کرسکیں تو وضو کرلیں، ناخن کاٹیں، حجامت بنوائیں، حسب مزاج سر اور ڈاڑھی کے بالوں کو تیل یا خوشبو لگائیں، بالوں میں کنگھی کریں، دو رکعت نفل توبہ اور سفر کی نیت سے پڑھیں۔

احرام

احرام گھر سے باندھنا افضل ہے اگر ہوسکے تو گھر سے احرام باندھ کر ہی روانہ ہوں، ورنہ

ایئر پورٹ پر احرام باندھیں، احرام کیلئے، سلے ہوئے کپڑے اتار کر دو چادریں زیب تن کریں، ہوائی چپل یا ایسی جوتی جس سے پاؤں کے درمیان کی ابھری ہوئی ہڈی ننگی رہے، پہنیں۔

دو رکعت نفل اور نیت

سر ڈھانک کر دو رکعت نماز پڑھیں۔ نماز پڑھنے کے بعد سر ننگا کر کے عمرہ کے احرام کی نیت کریں اور زبان سے یہ الفاظ کہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُا الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَ تَقَبَّلْھَا مِنِّیْ۔

(الدرالمختار: ۲/۵۳۱ ، غنیة الناسك /۱۰۹)

اے اللہ! میں عمرے کا ارادہ کرر ہا ہوں اسے میرے لئے آسان فرما دیجئے اور میری طرف سے قبول فرمالیجئے۔

پھر کہیں:

لَبَّیْکَ بِعُمْرَۃٍ (صحیح بخاری: ۱/۲۱۲ ، کتاب الاذکار /۱۲۷)

''میں عمرے کیلئے حاضر ہوں''

یہ الفاظ صرف اس موقع پر کہیں، آئندہ صرف تلبیہ ہی پڑھیں۔

اس کے بعد بآواز بلند تین مرتبہ تلبیہ پڑھیں، تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں۔

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ۔ (صحیح بخاری : ۱/۲۱۰)

''حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، آپ کا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بے شک تمام تعریفیں آپ ہی کیلئے ہیں اور تمام نعمتیں آپ ہی کی عطا کی ہوئی ہیں اور سلطنت بھی آپ کی ہے، (اس میں) کوئی آپ کا شریک نہیں''۔

کثرت سے تلبیہ پڑھتے رہیں، تلبیہ جب بھی پڑھیں، کم از کم تین مرتبہ پڑھیں ہر نئی حالت شروع ہونے پر تلبیہ پڑھیں، مرد قدرے بلند آواز سے اور عورتیں آہستہ تلبیہ پڑھیں،

احرام کی حالت میں تلبیہ بہت بڑی عبادت ہے، نیت کر کے تلبیہ پڑھنے سے احرام کی پابندیاں شروع ہو چکی ہیں، ان پابندیوں کا خیال رکھیں اور ممنوعات احرام (جن کا ذکر احرام کے باب میں آئے گا) سے مکمل اجتناب کریں۔

ایئر پورٹ آمد

ایئر پورٹ اور جہاز کے بیت الخلاء میں خوشبودار صابن اور خوشبودار ٹشو پیپر استعمال نہ کریں، پاسپورٹ ودیگر ضروری کاغذات سنبھال کر دستی بیگ میں رکھیں۔ ایئر پورٹ پر امیگریشن کی کاروائی ودیگر معاملات سے فارغ ہو کر لاؤنج میں تشریف رکھیں، نماز کا وقت ہو تو باجماعت نماز ادا کریں، سفر عمرہ میں بطور خاص نماز کا اہتمام کریں۔ کوئی نماز قضا نہ ہونے دیں، تمام نمازیں وقت پر باجماعت پڑھنے کا اہتمام کریں، اگر دوران پرواز نماز کا وقت ہو جائے اور جہاز اترنے تک نماز قضا ہو جانے کا خطرہ ہو تو جہاز کے اندر قبلہ رو کھڑے ہو کر نماز ادا کریں، جب روانگی کیلئے جہاز میں بیٹھنے کا اعلان ہو تو اطمینان سے مقررہ گیٹ سے جہاز میں سوار ہونے کیلئے چلیں، چلتے ہوئے تلبیہ پڑھتے رہیں۔

جہاز میں اپنی مقرر کردہ سیٹ پر بیٹھ جائیں، جدہ تک ساڑھے چار، پانچ گھنٹے کا ہوائی جہاز کا سفر ہوگا، دوران سفر احرام کی پابندیوں کا خیال رکھیں۔

جدہ ایئر پورٹ آمد

جدہ اترنے کے بعد امیگریشن کی کاروائی اور دیگر معاملات میں تین، چار گھنٹے لگ سکتے ہیں لہذا ایئر پورٹ پر اطمینان سے ساری کاروائی مکمل کروائیں اگر جہاز میں سامان بک کروایا ہو تو وہ بھی وصول کریں، کسی قسم کی عجلت یا جلد بازی کا مظاہرہ نہ کریں، ورنہ خواہ مخواہ پریشان ہوں گے، اگر نماز کا وقت ہو جائے تو ایئر پورٹ پر نماز ادا کریں۔

مکہ مکرمہ کیلئے روانگی

یہاں سے فارغ ہو کر باہر نکلیں گے تو ٹکٹ اور پاسپورٹ آپ سے لے لیا جائے گا آپ ایئر پورٹ سے باہر نکل کر مکتب التسہیل آئیں، آپ کا پاسپورٹ یہاں پہنچ چکا ہوگا یہاں ضروری

کارروائی کے بعد متعلقہ کمپنی کے لوگ ٹکٹ اور پاسپورٹ آپ کے حوالے کر دیں گے' اس کے بعد متعلقہ کمپنی کی بسوں میں آپ مکہ مکرمہ کیلئے روانہ ہونگے، اپنا سامان بس میں بک کروائیں، دستی بیگ یا دستی سامان ہاتھ میں رکھیں، یہاں سے مکہ مکرمہ روانہ ہونے میں بھی تاخیر ہو سکتی ہے۔ لہذا ہر معاملہ میں تحمل اور بردباری کا مظاہرہ کریں۔

حدود حرم

یہاں سے روانہ ہو کر مکہ مکرمہ سے تقریباً ۲۳ کلومیٹر پہلے حدود حرم شروع ہو جاتی ہے۔ جب حدود حرم میں داخل ہوں تو تلبیہ، تکبیر، (یعنی اللہ اکبر) تھلیل (یعنی لا الہ الا اللہ) استغفار اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثناء کیساتھ داخل ہوں، اور اس طرف دھیان رکھیں کہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے حرم پاک میں داخل ہو گیا ہوں۔ یہاں اگر نیکی کا ثواب زیادہ ہے تو گناہ کا وبال بھی شدید ہے، لہذا یہاں اور آئندہ زندگی میں ہر قسم کے گناہ سے بچنے کا پختہ عزم کریں۔

حدود حرم میں داخل ہونے کی دعا

جب حدود حرم میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَاَمْنُكَ فَحَرِّمْ لَحْمِيْ وَدَمِيْ عَلَى النَّارِ وَ اٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ اَوْلِيَآئِكَ وَ اَهْلِ طَاعَتِكَ وَ وَفِّقْنِيْ لِلْعَمَلِ بِطَاعَتِكَ وَامْنُنْ عَلَيَّ بِقَضَآءِ مَنَاسِكِكَ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔

(اتحاف شرح احیاء: ٥٧٧٤)

اے اللہ یہ تیرا حرم اور تیرے امن کی جگہ ہے پس میرا گوشت' میرا خون' میرے بال اور میری کھال جہنم پر حرام فرما دیجئے۔

اے اللہ! اس دن کے عذاب سے میری حفاظت فرما جس دن آپ اپنے بندوں کو اٹھائیں گے اور مجھے اپنے دوستوں اور اپنے فرمانبرداروں میں سے بنا دیجئے۔ مجھے توفیق عطا فرما ایسے عمل کی جو تیری اطاعت سے متعلق

ہواور کرم فرما کہ عمرہ کے احکام کو پورا کرلوں۔اور میری توبہ قبول فرما۔یقیناً
آپ توبہ قبول کرنے والے مہربان ہیں۔

مکہ مکرمہ میں داخلہ اور دعا

امید اور ڈر کے ملے جلے جذبات کے ساتھ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں کہ ابھی احکم الحاکمین کے دربار میں حاضر ہونا ہے، مکہ مکرمہ میں داخل ہوں تو دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اَلْبَلَدُ بَلَدُكَ وَالْبَيْتُ بَيْتُكَ جِئْتُ اَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَاَؤُمُّ طَاعَتَكَ مُتَّبِعًا لِّاَمْرِكَ رَاضِيًا بِقُدْرَتِكَ مُسَلِّمًا لِّاَمْرِكَ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمُضْطَرِّ اِلَيْكَ الْمُشْفِقِ مِنْ عَذَابِكَ اَنْ تَسْتَقْبِلَنِىْ بِعَفْوِكَ وَاَنْ تَتَجَاوَزَعَنِّىْ بِرَحْمَتِكَ وَاَنْ تُدْخِلَنِىْ جَنَّتَكَ۔

(هداية السالك :٢/٧٤٥)

اے اللہ! شہر دراصل تیرا شہر ہے۔گھر دراصل تیرا گھر ہے۔ تیری رحمت ڈھونڈنے آیا ہوں۔ تیری عبادت کا قصد کرتے ہوئے اور تیرے حکم کی اتباع کرتے ہوئے آیا ہوں۔ تیری قدرت پر راضی رہتے ہوئے۔ تیرے حکم پر گردن جھکاتے ہوئے۔تجھ سے سوال کرتا ہوں پریشان حال کے سوال کرنے کی طرح جو تیرے عذاب سے ڈرنے والا ہے۔آپ مجھے معاف فرمادیں اپنی رحمت سے میرے گناہوں سے درگذر فرمادیں اور مجھے اپنی جنت میں داخل فرمادیں۔

قیام گاہ پر پہنچ کر اپنا سارا سامان سنبھالیں، کمرے میں اپنی جگہ پر پہنچیں، سامان رکھیں۔ طبیعت میں بشاشت اور نشاط ہوتو ابھی حرم پاک چلیں، ورنہ کچھ دیر آرام کرلیں، کھانے کا تقاضا ہوتو کھانا کھالیں۔

حرم پاک میں حاضری

طہارت وغیرہ ضروریات سے فارغ ہوکر تلبیہ پڑھتے ہوئے عمرہ کی ادائیگی کیلئے حرم پاک کی

طرف چلیں، اگر با آسانی ممکن ہو تو باب السلام سے، ورنہ کسی بھی دروازے سے دعا پڑھ کر، پہلے دایاں پاؤں اندر رکھ کر مسجد حرام میں داخل ہوں اور مسجد میں داخل ہونے کی دعا پڑھیں: بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

اس کے بعد مسجد حرام میں پہنچنے کی دعا پڑھیں۔

مسجد حرام میں پہنچنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَاَمْنُكَ فَحَرِّمْنِيْ عَلَى النَّارِ وَاٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ اَوْلِيَآئِكَ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ (کتاب الاذکار/۱۲۸)

اے اللہ! یہ تیرے حرم اور تیرے امن کی جگہ ہے۔ پس مجھے جہنم پر حرام فرما۔ اور اس دن کے عذاب سے مجھے مامون فرما۔ جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا اور مجھے اپنے محبوب دوستوں اور اہل طاعت میں سے بنا دیجئے۔

جوتے سنبھالنے کیلئے تھیلی ساتھ رکھیں، جوتے تھیلی میں ڈال کر کسی متعین جگہ پر لٹکا دیں یا جوتوں کے ڈبے میں رکھ دیں، اور اس جگہ کی کوئی نشانی رکھ لیں تاکہ واپسی پر اسی جگہ سے جوتے لے سکیں، تلبیہ پڑھتے رہیں اور نظریں جھکائے رکھیں، ابھی بیت اللہ شریف کو دیکھنے کے لئے نظریں ہرگز اوپر نہ اٹھائیں، جھکی ہوئی نگاہوں کے ساتھ بیت اللہ شریف کی طرف بڑھتے رہیں، بیت اللہ شریف مسجد حرام میں نشیبی جگہ میں واقع ہے، دو مرتبہ سیڑھیاں اتر کر جب آپ تیسری سیڑھیاں اتریں گے تو آپ مطاف میں پہنچ جائیں گے، جس کے درمیان میں بیت اللہ شریف ہے۔

بیت اللہ شریف پر پہلی نظر

جب مطاف میں پہنچ جائیں اور بیت اللہ شریف سامنے ہونے کا اندازہ ہو جائے تو یکبارگی نظریں اٹھا کر بیت اللہ شریف پر لگا دیں۔ جب بیت اللہ شریف پر نظر پڑے تو تین مرتبہ اللہ اکبر اور تین مرتبہ لا الہ الا اللہ کہیں پھر ہاتھ اٹھا کر مندرجہ ذیل دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْکَ السَّلَامُ فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ ھٰذَا الْبَیْتَ تَشْرِیْفًا وَّ تَعْظِیْمًا وَّ تَکْرِیْمًا وَّ مَھَابَۃً وَّ زِدْمَنْ شَرَّفَہٗ وَ کَرَّمَہٗ وَعَظَّمَہ مِمَّنْ حَجَّہٗ اَوِ اعْتَمَرَہٗ تَشْرِیْفًا وَّ تَکْرِیْمًا وَّ تَعْظِیْمًا وَّ بِرًّا۔ (سنن بیھقی :٥/ ١١٨)

اے اللہ! آپ ہی سلامتی (عطا کرتے) ہیں اور آپ ہی کی طرف سے سلامتی ہوتی ہے، ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھیئے۔ اے اللہ! اس گھر کی شرافت وعظمت، بزرگی اور ہیبت میں اور اضافہ فرمایئے، اور جو شخص اس گھر کی عزت واکرام اور تعظیم کرے، حج کرنے آیا ہو یا عمرہ، اس کی بھی شرافت وعظمت، بزرگی اور نیکی میں اضافہ فرمایئے۔

اس کے بعد دنیا وآخرت کی بھلائی کی دعا مانگیں کہ کعبہ کے دیکھنے کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا رؤیت کعبہ کے وقت آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور مسلمان کی دعا قبول ہوتی ہے۔ اولاً کعبہ پر جہاں سے نظر پڑ جائے ہاتھ اٹھائیں پھر دعا مانگیں کہ یہ قبولیت دعا کا وقت ہے۔

اس کیساتھ ساتھ درود شریف پڑھیں اور خوب دعائیں کریں، یہ وقت اور یہ جگہ قبولیت دعا کا وقت اور قبولیت کی جگہ ہے۔ اس جگہ کی کوئی متعین دعا نہیں ہے۔ عربی دعائیں جن کا ترجمہ آتا ہو، سمجھ کر پڑھیں۔ ورنہ اپنی زبان میں حضور قلب وقبولیت کے یقین کے ساتھ دعائیں مانگیں، اس جگہ کی اہم دعاء اللہ تعالیٰ سے بلاحساب وکتاب جنت کا سوال ہے۔ (ردالمختار: ۴۹۲/۲، غنیۃ الناسک/ ۵۱)

طواف عمرہ

دعا سے فارغ ہوکر جب طواف عمرہ شروع کرنا چاہیں تو بیت اللہ شریف کے اس کونے کے قریب آجائیں جہاں حجر اسود نصب ہے، رمضان المبارک، حج اور رش کے زمانے میں طواف شروع کرنے کے لئے بیت اللہ شریف سے جتنا دور رہیں گے اتنی آسانی رہے گی اور جتنا قریب

ہوں گے اتنی مشکل ہوگی لہٰذا باب الصفا کی طرف جہاں رش کم ہو وہاں حجر اسود کی سیدھ سے کچھ پہلے تلبیہ بند کر کے اس طرح کھڑے ہوں کہ آپ کا دایاں کندھا حجر اسود کی طرف ہو اور بایاں کندھا رکن یمانی کی طرف ہو چہرہ قبلہ کی طرف کر کے اضطباع کریں یعنی احرام کی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیں اضطباع اس طواف میں مسنون ہے جس طواف کے بعد سعی کرنی ہو پھر طواف کی نیت کریں دل سے نیت کرنا ضروری ہے زبان سے بھی کہہ لینا بہتر ہے طواف کی نیت یوں کریں کہ: ''یا اللہ میں آپ کی رضا کے لئے آپ کے گھر کے طواف کے سات چکروں کی نیت کرتا ہوں اسے میرے لئے آسان فرما دیجئے اور قبول فرما لیجئے۔''
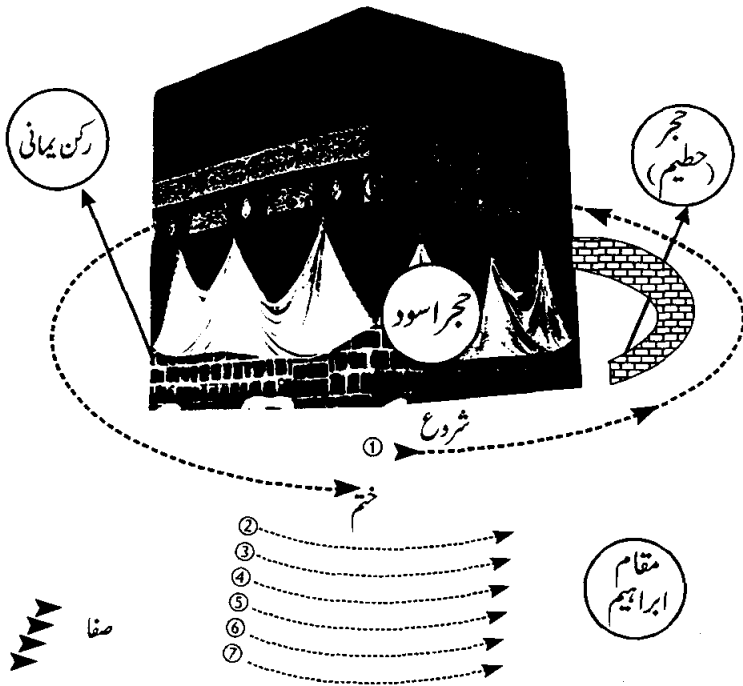
ہر چکر حجر اسود سے شروع ہوتا ہے اور حجر اسود پر ختم ہوتا ہے

نیت کر کے حجر اسود کا استقبال کریں یعنی دائیں طرف اتنا چلیں کہ حجر اسود بالکل سامنے آ جائے اب چونکہ کالی پٹی ختم کر دی گئی ہے لہٰذا حجر اسود کے سامنے کھڑے ہونے کا اندازہ ہی کیا جا سکتا ہے حجر اسود کے بالکل سامنے کھڑے ہونے کا اندازہ لگانے میں اس بات کا بطور خاص

خیال کریں کہ حجر اسود کو پیچھے چھوڑ کر آگے نہ نکل جائیں بلکہ اس کے سامنے اس طرح کھڑے ہوں کہ کم از کم حجر اسود کا کوئی حصہ جسم کے کسی بھی حصے کے برابر آ جائے تو حجر اسود کا استقبال ہو جائے گا' اب دونوں ہاتھ کانوں کے برابر اٹھائیں جیسا کہ نماز شروع کرتے ہوئے اٹھائے جاتے ہیں اور یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ' لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ' وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ .

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب سے بڑا ہے' اللہ ہی کے لئے ساری تعریفیں ہیں' اور رسول اللہ ﷺ پر، اللہ کی رحمت اور اس کا سلام ہو۔''

اس کے بعد ہاتھ نیچے گرا دیں اور حجر اسود کا استلام کریں یعنی دوبارہ دونوں ہاتھ سینے کے برابر اٹھائیں گویا کہ ہاتھ حجر اسود پر رکھے ہیں' پھر دونوں ہاتھ چہرے کے برابر لا کر ہاتھوں کے درمیان بغیر آواز کے بوسہ دیں' اس کے بعد چہرہ اور سینہ بیت اللہ شریف کی طرف سے دائیں طرف یعنی بیت اللہ شریف کے دروازے والی جانب موڑ کر طواف کے لئے چلنا شروع کر دیں' آپ نے طواف کے بعد سعی بھی کرنی ہے لہٰذا طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کریں' یعنی کندھوں کو ہلاتے ہوئے' چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر قدرے تیزی کے ساتھ چلیں، طواف کے دوران بیت اللہ شریف کی طرف مت دیکھیں اور نہ ہی چہرہ اور سینہ بیت اللہ شریف کی طرف کریں' طواف کے دوران نہ دعا کی طرح ہاتھ اٹھائیں اور نہ ہی نماز کی طرح ہاتھ باندھیں بلکہ ہاتھ کھلے رکھیں' طواف میں حطیم کو بھی شامل کریں یعنی حطیم سے باہر کو ہو کر گذریں' آپ مُحرِم ہیں لہٰذا رکن یمانی کا استلام نہ کریں، کیونکہ اسے خوشبو لگی ہوتی ہے اور خوشبو کو ہاتھ لگانا ممنوعات احرام میں سے ہے، حجر اسود پر پہنچ کر استلام کریں جیسا کہ شروع میں کیا تھا' طواف کا پہلا اور آخری یعنی آٹھواں استلام سنت ہے' درمیان کے چھ استلام مستحب ہیں' ایک قول میں سنت ہیں مگر ان کی اتنی زیادہ تاکید نہیں ہے۔ درمیان کے استلاموں میں کانوں تک ہاتھوں کو نہیں اٹھایا جائے گا' صرف سینے کے برابر اٹھا کر انہیں بوسہ دیا جائے گا۔ حجر اسود سے حجر اسود تک ایک چکر پورا ہو گیا' اسی طرح سات چکر پورے کریں۔ ساتویں چکر کے بعد آٹھویں مرتبہ استلام کریں اور دونوں

کندھوں کو ڈھانک لیں یعنی اضطباع ختم کر دیں' کیونکہ اضطباع صرف طواف میں ہوتا ہے' سعی وغیرہ میں نہیں ہوتا' اضطباع کی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے لہذا اضطباع ختم کرنے کے بعد دو رکعت نماز پڑھیں' اگر باآسانی ممکن ہو تو مقام ابراہیم کے پیچھے ورنہ مسجد حرام میں جہاں آسانی سے پڑھ سکیں، پڑھیں، اس نماز کی پہلی رکعت میں ''سورہ کافرون'' اور دوسری رکعت میں ''قل ہو اللہ احد'' پڑھنا افضل ہے' نماز کے بعد آب زم زم پئیں' سر' چہرہ اور جسم پر آب زم زم کا لگانا بھی مستحب ہے' آب زم زم پیتے وقت دعا مانگیں' اس وقت دعا قبول ہوتی ہے' آپ مُحرِم ہیں لہٰذا ملتزم کے ساتھ نہ چمٹیں، طواف مکمل ہو گیا، سعی کے لئے نواں استلام کریں اور سعی کے لئے باب الصفا سے، صفا کی طرف چلیں۔

(ردالمحتار:۲/۴۹۳تا۵۰۰،فتاوی تاتارخانیہ:۲/۴۴۵تا۴۴۹،غنیۃ الناسک:۵۲تا۵۶)

عمرہ کی سعی

طواف سے فارغ ہو کر حجر اسود کا نواں استلام کریں اور باب الصفا سے، صفا کی طرف چلیں' دوسرے دروازوں سے بھی صفا کی طرف جانا جائز ہے لیکن باب الصفا کی طرف سے جانا افضل ہے' اس لئے کہ نبی کریم ﷺ اسی باب سے صفا کی طرف گئے تھے' صفا مسجد حرام سے باہر ہے' لہذا جب مسجد سے نکلنے لگیں تو پہلے بایاں پاؤں باہر نکالیں اور مسجد سے نکلنے کی دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰه. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ ذُنُوْبِىْ وَافْتَحْ لِىْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ. (سنن ابن ماجه/ ٥٦)

''اللہ تعالی کے نام سے مسجد سے باہر نکلتا ہوں' اللہ کے رسول ﷺ پر اللہ کی رحمتیں اور اس کا سلام ہو' اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔''

صفا کے قریب پہنچ کر یہ پڑھیں:

أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰه .

(سنن نسائي: ٢/ ٣١' سنن دارقطني: ٢/ ٢٥٤)

''جس سے اللہ تعالیٰ نے ابتدا کی (یعنی صفا سے) میں بھی وہیں سے ابتداء کرتا ہوں (یعنی سعی شروع کرتا ہوں) بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں''

پھر صفا پر چڑھیں' بالکل اوپر چڑھنا منع ہے' صفا پر اتنا چڑھنا کافی ہے جس سے قدرے بلندی پر ہونے کا احساس ہونے لگے' اور بیت اللہ شریف نظر آجائے تو قبلہ رو ہو کر پہلے سعی کی نیت کریں، کہ اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے صفا و مروہ کے سات چکروں کی سعی کا ارادہ کرتا ہوں' اسے میرے لئے آسان فرما دیجئے اور قبول فرمائیے' دل سے نیت کرنا ضروری ہے' زبان سے بھی کہہ لینا بہتر ہے' پھر ہاتھ اٹھائیں جیسے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں اور دعا کریں' یہ جگہ بھی دعا کی قبولیت کی ہے' یہاں جتنا ہو سکے دعا کریں' جتنی دیر میں بیس' پچیس آیات کی تلاوت ہوتی ہے' اتنی دیر یہاں ٹھہرنا اور دعا کرنا مستحب ہے۔

اس جگہ کی مسنون دعائیں یاد ہوں، وہ کریں' مسنون دعائیں یاد نہ ہوں تو اپنی زبان میں اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجات مانگیں' صفا کی مسنون دعائیں مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ الله اکبر (تین بار)

۲۔ لا اله الا الله. (تین بار)

۳۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ اَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ. (صحيح مسلم: ۱/ ۳۹۵)

''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں' بادشاہی اور ساری تعریفیں اسی کے لئے ہیں' وہ زندہ کرتا اور موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے' اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ (اپنی ذات و صفات میں) اکیلا ہے' اس نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا، اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور (دشمن کے) تمام لشکروں کو اسی ایک نے شکست دی۔''

۴:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ دعا پڑھنا بھی منقول ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ، وَاِنِّیْ اَسْاَلُكَ كَمَا هَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَا تَنْزِعَهٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَتَوَفَّانِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ. (غنية الناسك/ ٦٩)

''اے اللہ! آپ نے فرمایا ہے: مجھ سے مانگو میں قبول کروں گا اور آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے' میں آپ سے یہ دعا مانگتا ہوں کہ جس طرح آپ نے مجھے اسلام کی ہدایت عطا فرمائی ہے (یعنی مسلمان بنایا ہے) اس (نعمت) اسلام کو مجھ سے نہ چھینئے اور میرا خاتمہ ایمان پر فرمایئے۔''

۵۔ درود شریف: ہر دعا کے اول و آخر اور اس کے علاوہ کثرت سے درود پڑھیں۔

دعائیں قدرے بلند آواز سے پڑھیں اور درود شریف آہستہ پڑھیں' دعاؤں کا تین بار پڑھنا مستحب ہے' دعا مانگنے کے بعد صفا سے نیچے اتر کر مروہ کی طرف چلیں' سعی کے دوران بھی دعا مانگتے رہیں' جب سبز ستونوں کے قریب پہنچیں اور ستونوں سے تقریباً چھ ہاتھ کے بقدر فاصلہ باقی ہو تو قدرے تیزی کے ساتھ دوڑنا شروع کر دیں' عورتیں اپنی عام چال کے ساتھ چلتی رہیں' سبز ستونوں کے درمیان تیز دوڑنا صرف مردوں کے لئے سنت ہے' عورتوں کے لئے نہیں۔

سبز ستونوں کے درمیان دعا:

سبز ستونوں کے درمیانی فاصلہ میں مندرجہ ذیل دعا کا پڑھنا منقول ہے:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ.

(غنية الناسك: ٦٩)

''اے میرے پروردگار! بخش دیجئے اور رحم فرمایئے' اور جن گناہوں پر آپ مطلع ہیں' ان سے درگذر فرمایئے، بے شک آپ بڑی عزت اور بڑے کرم والے ہیں۔''

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میلین اخضرین کے درمیان (اب یہ سبز ستونوں کی شکل میں ہیں) یہ پڑھتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ فَاَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ۔

اے اللہ! میری مغفرت فرما اور رحم فرما آپ ہی غالب اور زیادہ کرم فرمانے والے ہیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ/ ۲۹۵)

سبز ستون ختم ہونے کے بعد عام چال چلتے ہوئے مروہ پر پہنچیں' اس کے اوپر چڑھیں' بالکل اوپر چڑھنا منع ہے' قبلہ رو ہوکر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگیں' جو عمل صفا پر کیا تھا' وہی مروہ پر کریں' سعی کا ایک چکر پورا ہو گیا' اس طرح سات چکر پورے کریں' مروہ سے صفا جاتے ہوئے بھی سبز ستونوں کے درمیان اسی طرح تیز چلیں، جس طرح صفا سے مروہ کی طرف آتے ہوئے تیزی کے ساتھ چلے تھے' سعی صفا سے شروع ہوکر مروہ پہ ختم ہوگی' دوران سعی اگر فرض نماز کی جماعت یا نماز جنازہ ہونے لگے تو سعی چھوڑ کر نماز میں شریک ہوجائیں' نماز سے فارغ ہوکر وہیں سے سعی شروع کریں جہاں سے چھوڑ کر گئے تھے، سعی ختم ہونے کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا مستحب ہے' اگر آسانی سے ہو سکے تو مطاف میں آکر یہ نفل پڑھیں' افضل یہی ہے' مسجد حرام میں بھی جہاں چاہیں پڑھ سکتے ہیں، مروہ پہ یہ نفل پڑھنا مکروہ ہے۔

(ردالمحتار: ۲/ ۵۰۰۔۵۰۱، غنیۃ الناسک/ ۶۸ تا ۷۰)

سعی سے فارغ ہوکر عمرہ مکمل ہو گیا ہے، حلق یا قصر کروائیں اور احرام کھول دیں اور مکہ مکرمہ میں قیام کریں۔

مکہ مکرمہ میں قیام

مکہ مکرمہ کے قیام کو انتہائی غنیمت سمجھنا چاہئے اور ہر نماز جماعت کے ساتھ مسجد حرام میں پڑھنی چاہئے، کیونکہ مسجد حرام میں ایک فرض نماز کا ثواب، ایک لاکھ نماز کے برابر ہے، جماعت کے ساتھ پڑھنے کی صورت میں ستائیس لاکھ نماز کے برابر ہوجائے گا، اس طرح ایک دن کی پانچ نمازیں باجماعت پڑھنے سے ایک کروڑ پینتیس لاکھ نمازوں کا ثواب ملے گا، مسجد حرام میں نماز پڑھنے کی صورت میں بیت اللہ شریف کا بالکل سامنے ہونا ضروری ہے، ورنہ نماز نہیں ہوگی، بیت اللہ شریف کے چاروں طرف مصلّٰی کے طور پر لکیریں بنادی گئی ہیں، نماز پڑھتے وقت ان لکیروں کا

خیال رکھنا اور ان کے مطابق رخ کرنا ضروری ہے، تھوڑے سے فرق سے نماز ضائع ہو سکتی ہے، اسی طرح صرف حطیم کی طرف رخ کرنا کافی نہیں، بلکہ بیت اللہ کی طرف منہ کرنا ضروری ہے،

مسجد حرام میں داخل ہونے کے بعد تحیۃ المسجد نہ پڑھیں، بلکہ طواف کریں، اگر طواف کا موقع نہ ہو، مثلاً طواف کرنے کی صورت میں فرض نماز، وتر، نماز با جماعت، نماز جنازہ یا سنت مؤکدہ فوت ہو جانے کا خطرہ ہو تو طواف نہ کریں اور دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ لیں، بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔

مسجد حرام میں ایک لاکھ نماز کا ثواب فرض نماز کا ہے نفل نماز کا نہیں اسی طرح یہ ثواب مردوں کے لیے ہے، عورتوں کا گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے۔[1]

بیت اللہ شریف کی طرف چاروں طرف سے نماز پڑھنا صحیح ہے، جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں جو لوگ امام والی جانب میں کھڑے ہیں ان کا امام سے پیچھے کھڑا ہونا ضروری ہے، اس جانب میں اگر کوئی امام سے آگے بڑھ گیا تو اس کی نماز نہیں ہوگی، باقی تین جانبوں کے لوگ امام سے آگے بھی ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں۔

اگر مکہ مکرمہ کا قیام پندرہ راتیں یا اس سے زیادہ ہو تو آپ شرعاً مقیم ہیں، لہٰذا پوری نماز پڑھیں گے اور اگر آپ کا یہ قیام پندرہ راتوں سے کم ہے تو آپ شرعاً مسافر ہیں، اکیلے نماز پڑھنے

---

[1] ویقول العینیؒ: و اختلفوا: هل یرادبا الصلوة هنا الفرض أو هو عام فی النفل و الفرض؟ والی الاول ذهب الطحاوی، والی الثانی ذهب مطرف المالکی و قال النووی مذهبنا یعم الفرض و النفل جمیعًا۔ (عمدة القاری: ۵/ ۵۷)

ویقول ابن حجرؒ: وظاهر ایراد المصنف لهذه الترجمة فی ابواب التطوع یشعر بأن المراد بالصلوٰة فی الترجمة النافلة و یحتمل أن یراد بها ما أعم من ذلك فیدخل النافلة و هذا أوجه و به قال الجمهور فی حدیث الباب و ذهب الطحاوی الی ان التفضیل مختص بصلوة الفریضة .... وقد تقدم النقل عن الطحاوی وغیره أن ذالك مختص بالفرائض لقوله صلی الله علیه وسلم "افضل صلوة المرء فی بیته الا المکتوبة۔" (فتح الباری: ۴/ ۱۰۲ طبع بیروت)

ویقول ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ: ثم ذکر العلماء خلافا فی هذا الفضل هل یعم الفرض و النفل اویختص بالفرض وهو مقتضی مشهور مذهبنا۔ أی المالکیة و مذهب الحنفیة، و التعمیم مذهب الشافعیة۔ (ردالمحتار: ۲/ ۵۲۵)

وقد یقال ایضا ان ذلك انما هو فی حق الرجال لانه صلی الله علیه وسلم امر المرأة التی سألته الحضور و الصلوٰة معه أن تصلی فی بیتها مع الن الخروج لهن كان مباحا اذ ذاك۔
(فتح القدیر: ۳/ ۹۶)

کی صورت میں قصر کریں گے اور مقیم امام کے پیچھے پڑھنے کی صورت میں پوری نماز پڑھیں گے۔
مکہ مکرمہ کے قیام کے دوران جنت المعلی کی بھی زیارت کریں اس میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور دیگر بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کی قبریں ہیں، یہاں حاضری دیں، اور دعا کریں۔

مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران نفلی طواف کثرت سے کرنے چاہئیں، رمضان المبارک یا حج کے موسم میں زیادہ رش کی وجہ سے اگر خواتین کے ساتھ اختلاط کا خطرہ ہو تو مطاف کے کناروں پر یا اوپر کی منزلوں پر طواف کریں، عورتوں کے ساتھ اختلاط اور مس سے بچنا بہر حال ضروری ہے مسجد عائشہ یا جعرانہ سے احرام باندھ کر عمرہ بھی کیا جا سکتا ہے، نفلی طواف زیادہ سے زیادہ کریں کیونکہ نفل نماز سے نفل طواف افضل ہے۔

آب زم زم:

مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران آب زم زم کثرت سے پینا چاہیے، آب زم زم کو ثواب کی نیت سے دیکھنا بھی ثواب ہے، آب زمزم پینے سے پہلے دعا کرنی چاہئے، اس وقت کی گئی دعا قبول ہوتی ہے۔ لہٰذا آب زم زم پینے سے پہلے خوب دعائیں کریں' پھر زم زم پئیں اور خوب پئیں' زم زم بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے پئیں' اپنے سر' چہرے اور سینے وغیرہ پر ملیں' زم زم پینے کی مشہور دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُكَ عِلْماً نَّافِعًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ.

''اے اللہ! میں آپ سے علم نافع اور رزق واسع اور ہر بیماری سے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔''

آب زم زم ساتھ لانا اور دوستوں کو پلانا مستحب ہے۔

(غنیۃ الناسک/۳۷تا۵۷، ردالمحتار:۲/۵۰۲، ۶۲۵، فتاوی تاتارخانیہ:۲/۴۵۱)

✿✿✿

میقات سے متعلقہ مختصر مسائل

ا۔آفاقی کا احرام کے بغیر میقات سے گذرنا

آفاقی، یعنی وہ شخص جو میقات سے باہر رہتا ہے، مکہ مکرمہ جانے کی نیت سے، گھر سے چلا ہے یا میقات سے گذرنے سے پہلے پہلے اس کا مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ ہوگیا ہے تو بلا احرام حج یا عمرہ اس کا میقات سے گذرنا جائز نہیں، اگر بلا احرام میقات سے گذرے گا تو گنہ گار ہوگا، اس پر لازم ہے کہ میقات پر واپس آ کر احرام باندھ کر مکہ مکرمہ جائے، اگر میقات پر احرام نہیں باندھا' آگے چل کر احرام باندھ لیا تو جب تک حج یا عمرہ کے افعال شروع نہ کرے' راستہ سے ہی یا مکہ مکرمہ پہنچ کر میقات پر واپس آ کر تلبیہ پڑھ لے تو اس کا دم ساقط ہو جائے گا، اگر بالکل واپس نہ آئے یا حج وعمرہ کے کچھ افعال شروع کرنے کے بعد واپس آئے تو گنہ گار ہونے کے ساتھ ساتھ دم دینا بھی واجب ہوگا۔اگر واپسی میں جان یا مال کا خوف ہو یا کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے واپس جانا مشکل ہو یا حج کے فوت ہو جانے کا خطرہ ہو تو واپس آنا واجب نہیں' توبہ واستغفار کرنا چاہئے اور دم دینا واجب ہے۔(الدر المختار مع رد المحتار:۲/ ۴۷۷، غنیۃ الناسک/ ۳۰۔۳۱)

۲۔راستے میں دو میقات ہوں تو کیا حکم ہے

اگر کسی آفاقی کے راستے میں دو میقاتیں آتی ہوں تو پہلی میقات سے احرام باندھنا بہتر اور مستحب ہے، دوسری میقات سے باندھنا واجب ہے، دوسری میقات تک احرام مؤخر کرنے سے دم واجب نہیں ہوگا۔

اسی طرح اگر کسی کے راستے میں دو میقاتوں کی محاذات پڑتی ہوں تو پہلی محاذات پر احرام باندھنا مستحب اور دوسری پر واجب ہوگا۔(رد المحتار:۲/ ۴۷۶، غنیۃ الناسک/ ۲۶)

مثلاً کوئی پاکستانی مدینہ منورہ کے راستے مکہ مکرمہ جا رہا ہے، راستہ میں یلملم میقات سے بھی گذرتا ہے تو اس کے لئے پہلی میقات یلملم سے احرام باندھنا مستحب اور دوسری میقات ذوالحلیفہ سے احرام باندھنا واجب ہے۔

۳۔میقات سے پہلے احرام باندھنا افضل ہے

میقات آخری حد ہے،اس سے آگے احرام کے بغیر جانا جائز نہیں،اس کا یہ مطلب نہیں کہ میقات سے پہلے احرام باندھنا جائز نہیں،میقات سے پہلے احرام باندھنا نہ صرف جائز بلکہ افضل ہے'احرام جتنا پہلے باندھا جائے گا اتنا ثواب زیادہ ہوگا۔اپنے گھر سے احرام باندھنے کا ثواب زیادہ ہے۔

میقات سے پہلے احرام باندھنا اس شخص کے لئے افضل ہے جو احرام کی پابندیوں پر آسانی سے عمل کرسکتا ہو،جس شخص کو احرام کی جنایات میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہو اس کو میقات سے پہلے احرام نہیں باندھنا چاہئے (الدر المختار مع رد المحتار:۲/ ۴۷۷۔۴۷۸)

۴۔بلا احرام مکہ مکرمہ جانے کی ایک صورت

کسی شخص کا ارادہ اپنے وطن سے حِل مثلاً جدہ وغیرہ جانے کا ہے اس کے لئے میقات سے بلا احرام گذرنا جائز ہے'احرام باندھنا ضروری نہیں'اس لئے کہ اس کا مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ نہیں ہے' یہ شخص یہاں سے مکہ مکرمہ بھی بلا احرام جاسکتا ہے کیونکہ اب یہ اہل حل کے حکم میں ہے،اور اہل حل بلا احرام مکہ مکرمہ جاسکتے ہیں،لیکن حاجی یا عمرہ کرنے والے کو ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے وہ سفر حج وعمرہ کی فضیلت سے محروم ہوجائے گا۔

(رد المحتار:۲/ ۴۷۷،غنیۃ الناسک/ ۴۷)

احرام سے متعلقہ مختصر مسائل

۱۔شرائط صحت احرام:

احرام کے شرعاً صحیح اور معتبر ہونے کے لئے تین شرائط ہیں' یہ شرائط پائی جائیں گی تو احرام صحیح ہوگا، ورنہ نہیں، وہ تین شرائط یہ ہیں۔

۱:۔ مسلمان ہونا' کافر کا احرام معتبر نہیں۔

۲:۔ احرام سے ادائیگی نسک یعنی حج یا عمرہ کرنے کی نیت کرنا' حج یا عمرے میں سے کسی ایک کی متعین نیت کرنا ضروری نہیں بلکہ صحت احرام کے لئے مطلق ادائیگی نسک کی نیت کافی ہے۔

۳:۔ زبان سے تلبیہ کہنا یا تلبیہ کے قائم مقام کوئی ذکر کرنا یا کوئی عمل کرنا مثلاً حج کے لئے ساتھ لے کر جانے والے جانور کے گلے میں پٹہ ڈال کر اسے ہانکنا وغیرہ۔ (غنیۃ الناسک/۳۳، ردالمحتار:۲/۴۷۹)

۲۔واجبات احرام:

احرام کے دو واجب ہیں۔

۱:۔ میقات سے احرام باندھنا' اس سے پہلے باندھنا افضل ہے، جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے

۲:۔ تمام ممنوعات سے بچنا، مثلاً سلے ہوئے کپڑے پہننا' خوشبو لگانا' چہرہ یا سر ڈھانپنا وغیرہ سے اجتناب کرنا، ممنوعات احرام کا بیان آگے آ رہا ہے. ان شاء اللہ.

۳:۔سنن احرام:

سنت ان کاموں کو کہا جاتا جن کے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور دین میں وہ طریقہ پسندیدہ سمجھا جاتا ہے، سنت کو بلا عذر ترک کرنے والا قابل ملامت ہوتا ہے۔ احرام کی نو سنتیں ہیں۔

۱:۔ حج کا احرام' حج کے مہینوں میں باندھنا، حج کے مہینوں سے پہلے حج کا احرام باندھنا مکروہ ہے۔

۲:۔ اپنے ملک کی میقات سے احرام باندھنا' جبکہ وہ میقات راستے میں پڑتی ہو' ورنہ راستہ کی میقات سے احرام باندھنا۔

۳:۔ احرام کی نیت کرنے سے پہلے خوشبو لگانا۔

۴:۔ احرام کے لئے وضو کرنا، غسل کرنا افضل ہے۔

۵:۔ احرام باندھنے سے پہلے احرام کی نیت سے دو رکعت نفل پڑھنا۔

۶:۔ احرام کے دو کپڑے یعنی چادر اور لنگی پہننا۔

۷:۔ تلبیہ کے جو مشہور الفاظ حدیث شریف میں آئے ہیں' وہی پڑھنا' ان میں کمی بیشی نہ کرنا اور نہ ہی ان کے متبادل کوئی دوسرے الفاظ پڑھنا۔

۸:۔ تلبیہ ایک سے زائد بار یعنی تین بار پڑھنا۔

۹:۔ تلبیہ بلند آواز سے پڑھنا، عورتیں آہستہ پڑھیں۔

(ردالمحتار:۲/۴۸۰تا۴۸۴،غنیۃ الناسک/۳۳، فتح القدیر:۲/۳۵۱)

۴۔ مستحبات احرام:

مستحب ان کاموں کو کہا جاتا ہے جن کے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور نہ کرنے سے کوئی گناہ نہیں ہوتا' سنت ان کاموں کو کہا جاتا جن کے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور دین میں وہ طریقہ پسندیدہ سمجھا جاتا ہے، سنت کو بلا عذر ترک کرنے والا قابل ملامت ہوتا ہے۔

ذیل میں احرام کے مستحبات کو ذکر کیا جاتا ہے جو تقریباً چودہ ہیں۔

۱:۔ احرام باندھنے سے پہلے ناخن کاٹنا۔

۲:۔ جسم سے میل کچیل دور کرنا۔

۳:۔ مونچھیں کتروانا، یا صاف کرنا۔

۴:۔ زیر ناف بالوں کو صاف کرنا۔

۵:۔ بغلوں کے بال صاف کرنا۔

۶:۔ احرام کی نیت سے غسل کرنا۔

۷:۔ احرام کے لئے دونئی یا دھلی ہوئی سفید چادریں استعمال کرنا۔

۸:۔　احرام کی نیت کرنے سے پہلے جسم کو ایسی خوشبو لگانا کہ احرام کے بعد خوشبو باقی رہے خوشبو کا جسم باقی نہ رہے۔

۹:۔　زبان سے احرام کی نیت کرنا۔

۱۰:۔　دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد بیٹھنے کی حالت میں احرام کی نیت کرنا۔

۱۱:۔　چپل پہننا۔

۱۲:۔　میقات سے جتنا پہلے ممکن ہو احرام باندھنا' اپنے گھر سے احرام باندھ کر چلنا سب سے افضل ہے۔

۱۳:۔　احرام کی دو رکعتوں میں سے پہلی رکعت میں "سورۃ کافرون" اور دوسری رکعت میں "قل ھو اللہ احد" پڑھنا۔

۱۴:۔　حج یا عمرہ کی نیت کرنے کے بعد ان کی ادائیگی میں سہولت و آسانی اور ان کی عند اللہ قبولیت کی دعا کرنا۔

(غنیۃ الناسک/۳۳۔۳۴، فتاویٰ تاتارخانیہ:۲/۴۴۱۔۴۴۲، ردالمحتار:۲/۴۸۰تا۴۸۴)

ممنوعات احرام

احرام کی وجہ سے محرم پر بہت سی شرعی پابندیاں لاگو ہو جاتی ہیں' بہت سے ایسے کام ہیں جو عام حالات میں جائز ہیں' احرام کی وجہ سے ناجائز ہو جاتے ہیں، احرام کی بناء پر جو کام ممنوع قرار دیئے جاتے ہیں، انہیں ممنوعات احرام کہا جاتا ہے۔ ان ممنوعات میں سے بعض کام ایسے ہیں جن کے کرنے سے دم یعنی جانور ذبح کرنا واجب ہو جاتا ہے، بعض کاموں کے کرنے سے صدقہ واجب ہو جاتا ہے اور بعض کاموں کے ارتکاب پر صرف توبہ و استغفار ہی کافی ہوتا ہے، اس کی تفصیل "جنایات احرام" کے تحت دیکھی جا سکتی ہے، یہاں صرف ممنوعات احرام کو ذکر کیا جاتا ہے۔

۱:۔　حالت احرام میں کسی بھی قسم کا سلا ہوا کپڑا مثلاً قمیص' شلوار' ٹوپی' بنیان' پگڑی' دستانے اور جرابیں وغیرہ پہننا' البتہ احرام کی چادر کے لئے بیلٹ وغیرہ استعمال کرنا بلا کراہت جائز ہے۔

۲:۔ جماع، دواعی جماع، مس کرنا، بوسہ لینا وغیرہ اور ذکرِ جماع سب ممنوع ہے۔

۳:۔ کوئی بھی گناہ کا کام کرنا، احرام کی حالت میں خاص طور سے منع ہے۔

۴:۔ حج وعمرہ کے ساتھیوں یا دوسرے لوگوں کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرنا۔

۵:۔ خشکی کے جانور کا شکار کرنا، کسی شکاری کو شکار کے متعلق بتلانا یا اشارہ کرنا یا شکار کرنے میں شکاری کی مدد کرنا۔

۶:۔ خشکی کے شکار کو بھگانا، اس کے پر، بازو یا انڈہ توڑنا، شکار یا اس کا انڈہ بیچنا یا خریدنا، شکار کا دودھ دوہنا، اس کو یا اس کے انڈے کو پکانا۔

۷:۔ کسی بھی قسم کی خوشبو استعمال کرنا۔

۸:۔ ناخن کاٹنا یا جسم کے کسی بھی حصہ سے بال کاٹنا۔

۹:۔ چہرا ڈھانپنا یا چہرے کو تولیئے وغیرہ سے پونچھنا منع ہے، عورت کے لئے احرام کی حالت میں بھی نامحرم لوگوں سے پردہ کرنا ضروری ہے، عورت احرام کی حالت میں اس طرح چہرہ ڈھانپے کہ کپڑا چہرے کو نہ لگے۔

۱۰:۔ سر ڈھانپنا منع ہے، عورت کے لئے سر ڈھانپنا منع نہیں ہے۔

۱۱:۔ سر یا ڈاڑھی میں خضاب یا مہندی لگانا۔

۱۲:۔ سر یا جسم سے جوں مارنا یا جوں اتار کر پھینکنا۔

۱۳:۔ سر، چہرہ، ڈاڑھی، ہاتھ یا جسم کے کسی بھی حصہ کو خوشبودار صابن سے دھونا۔

۱۴:۔ احرام کی حالت میں حجر اسود کو چھونا، بوسہ لینا یا رکن یمانی کو چھونا، کیونکہ ان جگہوں پر خوشبو لگی ہوتی ہے۔

۱۵:۔ سر، ڈاڑھی یا جسم کے کسی بھی حصہ کے بال کاٹنا یا مونڈنا۔

۱۶:۔ کسی غیر محرم کا سر یا ڈاڑھی مونڈنا یا کاٹنا۔

۱۷:۔ سر یا چہرے پر پٹی وغیرہ باندھنا۔

۱۸:۔ خوشبودار کپڑا یا ٹشو استعمال کرنا۔

۱۹: ایسا جوتا پہننا کہ جس سے پاؤں کے اوپر والے حصہ کے درمیان کی ہڈی چھپ

جائے۔

(ردالمحتار:۲/ ۴۸۶ تا ۴۹۰، غنیۃ الناسک/ ۴۴۔۴۵، فتاوی تاتارخانیہ:۲/ ۴۷۷ تا ۵۰۳)

مکروہات احرام

احرام کی حالت میں بعض کام مکروہ اور ناپسندیدہ قرار دیئے گئے ہیں جن کا کرنا شرعاً برا اور ناپسندیدہ ہے' گوان کاموں کے کرنے سے دم واجب ہوتا ہے اور نہ ہی گناہ، تاہم حاجی اور عمرہ کرنے والے کو چاہئے کہ حتی الوسع ان کاموں سے بچے، ذیل میں احرام کے مکروہات ذکر کئے جاتے ہیں۔

۱:۔ احرام کی چادر میں گرہ دے کر گردن پر باندھنا' احرام کی چادر یا لنگی میں گرہ لگانا' سوئی یا پن لگانا' دھاگہ یا رسی وغیرہ سے باندھنا۔

۲:۔ تہبند کے دونوں سروں کو آگے سے سینا، شرم گاہ کی حفاظت کے لئے ایسا کرنے سے دم واجب نہ ہوگا۔

۳:۔ تہبند کو نیفہ کی طرح موڑ کر اس میں کمر بند ڈالنا۔

۴:۔ سلے ہوئے کپڑے مثلاً قمیص یا قباوغیرہ کو کندھوں پر ڈالنا' اگر ہاتھ آستینوں میں ڈال لئے تو جزاء لازم ہو جائے گی۔

۵:۔ خوشبو وغیرہ کی دھونی دیا ہوا کپڑا استعمال کرنا۔

۶:۔ خوشبو یا خوشبودار چیز کو چھونا' سونگھنا' خوشبو کی دکان پر خوشبو سونگھنے کے لئے بیٹھنا' خوشبو دار پھل یا خوشبودار بوٹی وغیرہ سونگھنا' بلا ارادہ خوشبو آجائے تو کوئی حرج نہیں۔

۷:۔ کھانے کی کچی خوشبودار چیز' اگر اس سے خوشبو آرہی ہو تو اس کا کھانا مکروہ ہے، ورنہ نہیں۔

۸:۔ کھانے کی پکی ہوئی چیز میں اگر خوشبو ڈال دی گئی ہو اور پکنے کی وجہ سے اس خوشبو کی ہیئت تبدیل ہوگئی ہو تو اس کا کھانا جائز ہے اگر چہ کھاتے وقت اس کھانے سے خوشبو آرہی ہو' پینے والی چیز کا حکم اس سے مختلف ہے۔ (غنیۃ الناسک/ ۴۸)

۹:۔ سر اور چہرے کے علاوہ جسم کے کسی حصہ پر بلا ضرورت پٹی باندھنا، سر یا چہرے پر پٹی باندھنے سے بہر صورت جزاء واجب ہوتی ہے۔

۱۰:۔ بیت اللہ شریف کے پردے کے نیچے اس انداز سے کھڑے ہونا کہ غلاف کعبہ سر یا چہرے کو لگ رہا ہو، مکروہ ہے، غلاف پر خوشبو لگی ہو تو بعض صورتوں میں جزاء واجب ہو جاتی ہے۔

۱۱:۔ رخسار، ناک اور ٹھوڑی وغیرہ کو کپڑے سے چھپانا، ہاتھ سے چھپانا مکروہ نہیں۔

۱۲:۔ تکیہ پر منہ کے بل لیٹنا، سر یا چہرے کو تکیہ پر رکھنا مکروہ نہیں۔

۱۳:۔ سر یا ڈاڑھی میں کنگھی کرنا۔

۱۴:۔ سر، ڈاڑھی یا جسم کے کسی بھی حصہ پر اس طرح خارش کرنا کہ بال یا جوں کے گرنے کا خطرہ ہو، اگر ایسا خطرہ نہ ہو تو مکروہ نہیں۔

۱۵:۔ ڈاڑھی کا خلال کرنا، اگر خلال سے بال بالکل نہ گریں تو مکروہ نہیں۔

۱۶:۔ جسم سے میل کچیل دور کرنا۔

۱۷:۔ سر، ڈاڑھی یا جسم کو بغیر خوشبو کے صابن سے دھونا بھی مکروہ ہے۔

۱۸:۔ شہوت سے بیوی کی شرمگاہ کو دیکھنا۔

۱۹:۔ احرام کی حالت میں زیب وزینت کرنا۔

(غنیۃ الناسک/۴۷،فتاوی تاتارخانیہ:۲/۵۰۳۔۵۰۷)

مباحات احرام

مباح، جائز کام کو کہا جاتا ہے کہ جس کے کرنے سے کوئی ثواب نہ ہو اور نہ کرنے سے کوئی گناہ نہ ہو، یعنی ایسا کام جس کا کرنا یا نہ کرنا برابر ہو، اس کو مباح کہتے ہیں، ذیل میں مباحات احرام، یعنی ان کاموں کو ذکر کیا جاتا ہے کہ احرام کی حالت میں جن کا کرنا جائز ہے۔

۱:۔ گرمی یا گرد وغبار دور کرنے کے لئے نہانا۔ صفائی اور میل دور کرنے کے لئے نہانا مکروہ ہے۔

۲:۔ پانی میں غوطہ لگانا۔

۳:۔ لنگی کے اوپر یا نیچے بیلٹ باندھنا' بیلٹ میں اپنا یا کسی دوسرے کا روپیہ پیسہ رکھنا۔

۴:۔ سر پر چارپائی' دیگ یا کوئی برتن وغیرہ اٹھانا' کپڑوں وغیرہ کی گٹھڑی اگر خوب بندھی ہوئی ہے تو اس کا سر پر اٹھانا جائز ہے ورنہ مکروہ ہے۔

۵:۔ سر' ڈاڑھی اور باقی جسم پر اس طرح خارش کرنا کہ بال نہ ٹوٹے' اگرچہ خون نکل آئے۔

۶:۔ انگوٹھی پہننا' ہتھیار باندھنا' بوقت ضرورت دشمن سے لڑنا۔

۷:۔ چھتری استعمال کرنا' کسی چیز کے سائے میں بیٹھنا' گھر' خیمہ یا گاڑی وغیرہ کی چھت کے نیچے بیٹھنا بشرطیکہ سر اور چہرے کو کوئی چیز نہ لگے۔

۸:۔ مسواک کرنا۔

۹:۔ دانت یا ڈاڑھ نکلوانا۔

۱۰:۔ ٹوٹے ہوئے ناخن کو کاٹنا۔

۱۱:۔ جسم سے خون نکلوانا' بشرطیکہ بال نہ کٹیں۔

۱۲:۔ آئینہ دیکھنا۔

۱۳:۔ سرمہ لگانا' بشرطیکہ خوشبودار نہ ہو۔

۱۴:۔ ختنہ کرانا۔

۱۵:۔ سر اور چہرے کے علاوہ جسم کے کسی حصہ پر عذر کی وجہ سے پٹی باندھنا۔

۱۶:۔ سر اور چہرے کے علاوہ باقی جسم کو یا جسم کے کسی عضو مثلاً کان' گردن یا پاؤں وغیرہ کو چادر یا رومال وغیرہ سے ڈھانپنا۔

۱۷:۔ ٹھوڑی سے نیچے لٹکی ہوئی ڈاڑھی کو چھپانا۔

۱۸:۔ موذی جانور مثلا سانپ' بچھو' پسو' کھٹمل' چھپکلی' گرگٹ' چیل یا مردار کھانے والے کوے وغیرہ کو مارنا۔

۱۹:۔ کسی بھی قسم کا انجکشن لگوانا۔

۲۰:۔ پالتو جانور مثلاً اونٹ' گائے' بھینس' بکری' مرغ اور گھریلو بطخ وغیرہ کو ذبح کرنا اور ان کا

گوشت کھانا، جنگلی بطخ کو خشکی کا شکار قرار دیا گیا ہے۔

۲۱:۔ پانی کے جانور مثلاً مچھلی کا شکار کرنا اور اسے کھانا۔

۲۲:۔ خشکی کے اس شکار کا گوشت کھانا جسے غیر محرم شخص نے حرم کے باہر حل وغیرہ میں شکار کیا ہو اور اسی نے ذبح کیا ہو، محرم نے اس شکار میں کسی قسم کی شرکت یا معاونت نہ کی ہو۔

۲۳:۔ لونگ، الائچی اور خوشبو دار تمباکو وغیرہ کے بغیر پان کھانا، اگر ان چیزوں میں سے کوئی چیز پان میں ڈال لی تو ایسے پان کا کھانا مکروہ ہے، بعض صورتوں میں دم بھی واجب ہو جاتا ہے۔

۲۴:۔ کھانے میں خوشبو ڈال کر اسے اس قدر پکایا کہ اس کی ہیئت تبدیل ہوگئی، اگر چہ خوشبو آتی ہو، ایسا کھانا، کھانا بلا کراہت جائز ہے۔

۲۵:۔ ایسا شعر کہنا جس کا مضمون صحیح ہو۔

۲۶:۔ زخم یا ہاتھ پاؤں کی پھٹن میں تیل وغیرہ لگانا، بشرطیکہ خوشبودار نہ ہو۔

۲۷:۔ دینی یا جائز امور میں گفتگو کرنا۔

۲۸:۔ احرام کی حالت میں اپنا یا کسی دوسرے کا نکاح کرنا۔

۲۹:۔ خوشبو والی دکان میں بیٹھنا بشرطیکہ خوشبو سونگھنے کی نیت نہ ہو۔

۳۰:۔ خادم وغیرہ کی حسب ضرورت تادیب یا تنبیہ کرنا۔

۳۱:۔ حِل کا درخت، تر یا خشک گھاس وغیرہ کاٹنا۔

۳۲:۔ حرم پاک کے وہ درخت یا پودے وغیرہ جو خودرو نہ ہوں یعنی جنہیں لوگوں نے اگایا ہو، کاٹنا۔

۳۳:۔ ہر ایسی جوتی یا موزہ وغیرہ پہننا، جس سے پاؤں کے درمیان ابھری ہوئی ہڈی نہ چھپے۔

۳۴:۔ اپنا یا کسی دوسرے کا ہاتھ اپنے سر یا ناک پر رکھنا۔

۳۵:۔ انگوٹھی پہننا۔

۳۶:۔ کپڑے یا برتن وغیرہ دھونا، بشرطیکہ صابن وغیرہ خوشبودار نہ ہو۔

(غنیۃ الناسک/ ۴۷تا۴۹، الدر المختار مع رد المحتار:۲/ ۴۹۰۔۴۹۱، فتاوی تاتارخانیہ:۲/ ۴۸۰۔۴۸۱)

خواتین کا احرام

احرام کی جو پابندیاں لباس کے حوالے سے مرد پر لاگو ہوتی ہیں، خواتین پر لاگو نہیں ہوتیں، خواتین احرام کی حالت میں بھی سلے ہوئے کپڑے استعمال کریں گی، سر کو بھی ڈھانپ کر رکھیں گی، سر ڈھانپنا احرام کی بناء پر نہیں بلکہ ستر کی بناء پر واجب ہے، سر کھلنے کی صورت میں کوئی جزاء وغیرہ واجب نہیں ہوگی، جوتوں کی پابندی بھی خواتین کے لئے نہیں ہے کہ پاؤں کی ابھری ہوئی ہڈی کو ننگا رکھیں، البتہ چہرے کے ساتھ کپڑا نہیں لگنا چاہئے اور عورت کے لئے نامحرم اور اجنبی مردوں سے چہرے کو چھپانا احرام کی حالت میں بھی واجب ہے، اس لئے خواتین احرام کی حالت میں ایسا نقاب استعمال کریں کہ جس سے چہرے کا پردہ بھی ہو اور کپڑا بھی چہرے کے ساتھ نہ لگے آج کل بکثرت ایسے نقاب بازاروں میں دستیاب ہیں۔

خواتین احرام کی حالت میں زیور، جرابیں اور دستانے وغیرہ استعمال کرسکتی ہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ یہ چیزیں استعمال نہ کریں۔ احرام کی حالت میں کسی بھی قسم کی خوشبو استعمال کرنا خواتین کے لئے بھی منع ہے۔

خواتین کے لئے طواف میں رمل کرنا، اضطباع کرنا، سعی میں سبز ستونوں کے درمیان دوڑنا، حلق کروانا، حجر اسود کا بوسہ لینے کے لئے یا اس طرح کے کسی بھی کام کے لئے مردوں میں گھسنا اور بلند آواز سے تلبیہ پڑھنا منع ہے، تلبیہ اتنی آواز سے پڑھیں کہ صرف خود سن سکیں۔

خواتین احرام کھولنے کے لئے سر کے سارے بال برابر پکڑ کر انگلی کے ایک پورے کے برابر یا کچھ زائد بال خود کاٹیں، شوہر یا اپنے کسی مَحرم سے کٹوائیں، اجنبی شخص سے بال کٹوانا ناجائز ہے۔

احرام کی حالت میں اگر ایام شروع ہو جائیں تو طواف منع ہے، اور اگر احرام باندھنے سے پہلے ایام شروع ہو جائیں تو غسل وغیرہ کر کے عام طریقہ کے مطابق احرام باندھ لیں اور پاک ہونے تک طواف اور سعی نہ کریں۔

(ردالمحتار: ۲/ ۵۲۷۔ ۵۲۸، غنیۃ الناسک/ ۴۹)

بچے کا احرام:

نابالغ بچہ اگر سمجھدار ہے تو وہ احرام وغیرہ کی نیت خود کر کے تمام افعال خود ادا کرے' اور جو کام خود نہ کر سکے وہ کام اس کی طرف سے اس کا ولی کرے، طواف کی دو رکعتیں بھی خود ہی پڑھے' طواف' سعی وغیرہ خود کرے۔

وہ نابالغ بچہ جو بالکل ناسمجھ ہے' اس کا احرام اس کا ولی باندھے اور وہی نیت کرے' اس کی طرف سے افعال ادا کرے' طواف اور سعی اس کو اٹھا کر کرے۔

نابالغ بچے سے جنایت سرزد ہونے کی صورت میں اس کی جزاء نہ تو بچے پر ہے اور نہ ہی اس کے ولی پر۔ احرام باندھنے کے بعد نابالغ بچہ اگر بعض یا تمام افعال چھوڑ دے تو اس کی نہ جزاء ہے اور نہ ہی قضاء۔ (غنیۃ الناسک/۴۳)

غسلِ احرام' غسل نظافت ہے غسل طہارت نہیں:

احرام کی نیت سے جو غسل کیا جاتا ہے وہ صفائی ستھرائی اور نظافت کا غسل ہے' طہارت کا غسل نہیں ہے' لہذا یہ غسل حیض ونفاس والی عورتوں کے لئے بھی مستحب ہے، اگر پانی نہ ہو تو اس غسل کی جگہ تیمّم کرنا جائز نہیں، کیونکہ تیمّم پاکی کے لئے ہوتا ہے' صفائی کے لئے نہیں ہوتا' اور یہ غسل محض صفائی کے لئے ہوتا ہے' البتہ پانی نہ ہونے کی صورت میں نمازِ احرام کے لئے تیمّم کیا جاسکتا ہے۔ (ردالمحتار:۲/۴۸۰، غنیۃ الناسک/۳۵)

نیتِ احرام:

مستحب اور افضل یہ ہے کہ احرام کی نماز کے فوراً بعد بیٹھے بیٹھے عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیں' نماز پڑھ کر کھڑے ہونے کے بعد یا کچھ وقت بعد نیت کرنا بھی جائز ہے۔ (غنیۃ الناسک ۳۷)

بعض حضرات فلائٹ منسوخ ہونے یا لیٹ ہو جانے کے خدشہ کے پیش نظر یہ مشورہ دیتے ہیں کہ احرام کی نماز گھر یا ائیرپورٹ پر پڑھ کر نیت نہ کی جائے بلکہ نیت جہاز فضا میں بلند ہونے کے بعد کی جائے' یہ بھی جائز ہے اور اگر افضل اور مستحب ومسنون طریقہ پر عمل کرنے کی ہمت و طاقت ہو تو نماز کے بعد بیٹھے بیٹھے نیت کر لینی چاہئے۔

۶۔احرام کی نماز:

عمرہ کی نیت کرنے سے پہلے احرام کی نیت سے دو رکعت بہ نیت سنتِ احرام پڑھنا سنت ہے' اس نماز کے بغیر احرام باندھنا مکروہ ہے' تاہم احرام ہو جائے گا' اگر مکروہ وقت ہو یا عورت ایام سے ہو تو کراہت نہیں۔ احرام کی یہ نماز سر ڈھانپ کر پڑھنی چاہئے کیونکہ ابھی احرام شروع نہیں ہوا۔ (غنیۃ الناسک/ ۳۷، ردالمحتار: ۲/۴۸۲)

تلبیہ:

حج یا عمرے کی نیت کر کے تلبیہ پڑھنا احرام کہلاتا ہے' ایسا کرنے سے احرام کی تمام پابندیاں شروع ہو جاتی ہیں' تلبیہ یعنی' لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ۔ ان خاص الفاظ کا کہنا سنت ہے' شرط نہیں۔ کوئی شخص تلبیہ کی جگہ کوئی ایسا ذکر زبان سے کہہ لے جس سے اللہ تعالی کی بڑائی' اس کی عظمت یا دعا والا معنی سمجھ میں آ رہا ہو، مثلاً لا الہ الا اللہ ' الحمد للہ' سبحان اللہ ' اللہ اکبر یا اللھم وغیرہ یا کسی اور زبان مثلاً اردو فارسی وغیرہ میں ان کلمات کا مفہوم ادا کرے تو بھی اس کا احرام ہو جائے گا' اگر چہ وہ عربی میں کہہ سکتا ہو' تاہم ایسا کرنا خلاف سنت اور مکروہ ہے۔

تلبیہ یا اس کے قائم مقام کوئی بھی ذکر زبان سے کہنا ضروری ہے' دل ہی دل میں کہنا کافی نہیں، تلبیہ یا اس کے قائم مقام کوئی بھی ذکر ایک مرتبہ کہنا شرط ہے' تین مرتبہ کہنا سنت ہے۔

گونگے شخص کو بھی نیت کر کے تلبیہ کے لیے زبان ہلانی چاہئے' گو الفاظ نہ کہہ سکے، لیکن اگر زبان نہ ہلائے تو بھی جائز ہے۔

تلبیہ یا اس کے قائم مقام ذکر ایک مرتبہ فرض ہے' تین مرتبہ تلبیہ کہنا سنت ہے' ہر نئی حالت شروع ہونے پر تلبیہ پڑھنا مستحب مؤکد ہے اور احرام کی حالت میں تلبیہ کثرت سے پڑھنا مستحب ہے۔

تلبیہ کے دوران بات چیت کرنا یا تلبیہ پڑھنے والے کو سلام کرنا مکروہ ہے' دوران تلبیہ سلام کا جواب دینا واجب نہیں' بہتر یہ ہے کہ تلبیہ مکمل کر کے سلام کا جواب دے۔

ایام تشریق میں نمازوں کے بعد پہلے تکبیر تشریق پھر تلبیہ پڑھنا چاہئے' تلبیہ پہلے پڑھنے کی صورت میں تکبیر تشریق فوت ہو جائے گی، چند آدمی اکٹھے ہوں تو ایک ساتھ مل کر اکٹھے تلبیہ نہیں کہنا چاہئے بلکہ ہر شخص اپنا تلبیہ الگ الگ کہے۔

تلبیہ قدرے بلند آواز میں کہنا سنت ہے' لیکن بہت زیادہ اونچی آواز سے کہنا کہ جس سے اپنے آپ کو یا ساتھیوں کو تکلیف ہو' منع ہے۔

خواتین تلبیہ اتنی آواز سے کہیں کہ صرف انہیں سنائی دے،

احرام کی حالت میں مسجد حرام وغیرہ میں بھی تلبیہ پڑھنا چاہئے' عمرہ کرنے والا طواف شروع کرنے سے پہلے تلبیہ بند کر دے' اس سے پہلے تک تلبیہ پڑھتا رہے۔ عمرہ کی سعی میں تلبیہ پڑھنا جائز نہیں۔ (ردالمحتار: ۲/۴۸۲۔۴۸۳، غنیۃ الناسک: ۳۷ تا ۳۹، فتاوی تاتارخانیہ: ۲/۴۴۲ تا ۴۴۴)

تلبیہ کے مشہور الفاظ میں کمی کرنا مکروہ ہے' احادیث سے ثابت الفاظ کا اضافہ مستحب ہے، مثلاً:

لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ بِيَدَيْكَ وَالرَّغْبَآءُ إِلَيْكَ

(یا) اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ (یا) لَبَّيْكَ اِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْاٰخِرَةِ.

جو الفاظ احادیث سے ثابت نہیں ان کا اضافہ جائز ہے بشرطیکہ مضمون صحیح ہو' مستحب یا جائز اضافہ تلبیہ کے آخر میں ہونا چاہئے، تلبیہ کے شروع میں یا درمیان میں اضافہ نہیں کرنا چاہئے۔

(ردالمحتار: ۲/۴۸۴، فتاوی تاتارخانیہ: ۲/۴۴۲، غنیۃ الناسک/ ۳۸)

۸۔ احرام کے لئے نیت اور تلبیہ دونوں ضروری ہیں:

احرام کے لئے نیت اور تلبیہ دونوں ضروری ہیں' اگر کسی نے صرف تلبیہ کہا اور حج یا عمرہ کی نیت نہیں کی یا صرف نیت کی لیکن تلبیہ نہیں پڑھا تو اس کا احرام نہیں ہوا۔

نیت دل سے کافی ہے' زبان سے کہنا مستحب ہے لیکن تلبیہ زبان سے کہنا ضروری ہے، اگر دل میں نیت کے برخلاف الفاظ زبان سے نکل گئے مثلاً دل میں حج کی نیت ہے اور زبان سے عمرہ کے الفاظ نکل گئے تو دل کی نیت کا اعتبار ہوگا' زبان کے الفاظ کا اعتبار نہیں ہوگا۔

(ردالمحتار: ۲/۴۸۲۔۴۸۴، غنیۃ الناسک/ ۳۴)

✿✿✿

طواف سے متعلقہ مختصر مسائل

ا۔ شرائط طواف:

طواف کی چھ شرطیں ہیں' تین شرطیں صرف حج کے طواف کے لئے ہیں، اور تین شرطیں ہر قسم کے طواف کے لئے ہیں۔ ہر قسم کے طواف کی تین شرطیں یہ ہیں۔

ا:۔ اسلام، یعنی مسلمان ہونا

۲:۔ طواف کی نیت کا ہونا

۳:۔ مسجد حرام کے اندر طواف کرنا

۲۔ فرائض طواف:

طواف کے تین فرض ہیں' ان میں سے کسی ایک فرض کے چھوٹ جانے سے طواف نہیں ہوگا۔

ا:۔ بیت اللہ شریف کے باہر اور مسجد حرام کے اندر طواف کرنا۔

۲:۔ طواف کے اکثر (یعنی چار) چکر پورے کرنا۔
طواف کے سات چکروں میں سے اکثر یعنی پہلے چار چکر فرض ہیں اور بعد کے تین چکر واجب ہیں۔

۳:۔ خود طواف کرنا' اگر چہ عذر کی وجہ سے سواری پر سوار ہو کر ہی کرے' البتہ بے ہوش مستثنیٰ ہے' اس کی طرف سے کوئی دوسرا شخص طواف کر سکتا ہے۔

(ردالمحتار: ۲/ ۴۹۷۔ ۵۱۸، غنیۃ الناسک/ ۵۸)

۳۔ واجبات طواف:

طواف کے آٹھ واجبات ہیں، ان کی ادائیگی واجب اور ضروری ہے' اگر کوئی واجب چھوٹ جائے تو طواف کا لوٹانا یعنی دوبارہ کرنا ضروری ہے' اگر دوبارہ طواف نہ کیا تو جزاء واجب ہوگی۔ طواف کے آٹھ واجبات یہ ہیں۔

ا:۔ حدث اصغر اور حدث اکبر سے پاک ہونا۔

۲:۔ ستر عورت، جسم کے جس حصہ کا نماز میں چھپانا فرض ہے، طواف میں اس حصہ کا چھپانا۔

۳:۔ جو شخص پیدل چلنے پر قادر ہو، اس کا پیدل طواف کرنا۔

۴:۔ حجر اسود سے طواف شروع کرنا، اگر حجر اسود سے پہلے شروع کیا تو وہ حصہ طواف میں شمار نہیں ہوگا۔

۵:۔ دائیں جانب سے طواف کے چکر شروع کرنا، یعنی حجر اسود سے بیت اللہ کے دروازہ اور حطیم کی طرف چلنا۔

۶:۔ حطیم کو شامل کر کے طواف کرنا۔

۷:۔ طواف کے سات چکر پورے کرنا۔

طواف میں پہلے چار چکر فرض اور بعد کے تین چکر واجب ہیں سات چکر پورے کرنے سے ہی یہ واجب ادا ہوگا۔

۸:۔ طواف کے بعد دو رکعت واجب الطواف پڑھنا۔

(غنیۃ الناسک/ ۵۹ تا ۶۱، رد المحتار: ۲/ ۵۱۷)

۴۔ سنن طواف:

طواف کی بہت سی سنتیں ہیں، سنت کا حکم یہ ہے کہ اس کے کرنے سے اجر و ثواب ملتا ہے اور قصداً بلا عذر اس کو چھوڑنا مکروہ ہے، سنت چھوڑنے سے کوئی دم یا صدقہ وغیرہ واجب نہیں ہوتا، البتہ ترک سنت کی بناء پر عمل میں کراہت آجاتی ہے، ذیل میں طواف کی سنتوں کو ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ جس طواف کے بعد سعی ہو، اس طواف کے تمام چکروں میں اضطباع کرنا، یعنی طواف شروع کرنے سے کچھ پہلے احرام کی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا، اگر کسی طواف کے بعد سعی ہو لیکن کسی عذر یا احرام کھول دینے کی وجہ سے سلے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے ہوں تو اضطباع سنت نہیں ہے، مثلاً طواف زیارت کے بعد سعی کرنی ہو اور احرام کھول دیا ہو تو اس طواف زیارت میں اضطباع کرنا سنت نہیں ہوگا، اسی طرح عورت کے لئے کسی بھی طواف میں اضطباع نہیں ہے۔

۲:۔ طواف کے شروع اور آخر میں حجر اسود کا استلام کرنا' درمیان کے چکروں میں استلام کرنا مستحب ہے' پہلا اور آٹھواں استلام سنت ہے۔

۳:۔ جس طواف کے بعد سعی ہو اس طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کرنا۔

۴:۔ طواف کے آخری چار چکروں میں رمل نہ کرنا۔

۵:۔ طواف کے شروع میں حجر اسود کا استقبال کرنا' یعنی حجر اسود کی طرف منہ کرنا، بعد کے چکروں میں حجر اسود کی طرف منہ کرنا مستحب ہے سنت نہیں۔

۶:۔ طواف کے شروع میں حجر اسود کے استقبال کے وقت تکبیر کہتے ہوئے ہاتھوں کو تکبیر تحریمہ کی طرح کانوں کی لو تک اٹھانا اور ہتھیلیاں حجر اسود اور بیت اللہ کی طرف رکھنا

۷:۔ طواف کے بعد اگر سعی کرنی ہو تو سعی سے پہلے استلام کرنا۔

۸:۔ طواف کے دوران آرام واطمینان کے ساتھ چلنا۔

۹:۔ طواف کے تمام چکر کسی وقفہ کے بغیر مسلسل کرنا۔

۱۰:۔ جسم' کپڑوں اور طواف کی جگہ کا نجاست حقیقیہ سے پاک ہونا۔

(غنیۃ الناسک/۶۳۔۶۴، فتاوی تاتارخانیہ:۲/۴۴۵تا۴۴۷، ردالمختار:۲/۴۹۵۔۴۹۸)

۵۔ مستحبات طواف:

طواف کے بہت سے مستحبات ہیں' مستحب پر عمل کرنا اجر وثواب کا باعث ہے' تاہم اسے بلا عذر چھوڑ دینا بلا کراہت جائز ہے، رمضان المبارک اور حج کے زمانہ میں حرم شریف اور دیگر مقامات پر بہت زیادہ رش ہوتا ہے' اگر مستحب پر عمل کرنے کی صورت میں اپنے آپ کو یا ساتھیوں کو تکلیف ہوتی ہو تو بلا تأمل مستحب چھوڑ دینا چاہئے' اگر ایسی صورتحال نہ ہو تو مستحب پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ذیل میں طواف کے مستحبات ذکر کئے جاتے ہیں۔

۱:۔ حجر اسود سے اس طرح طواف شروع کرنا کہ حجر اسود کے سامنے سے گذرتے ہوئے تمام بدن حجر اسود کے سامنے آجائے اور حجر اسود کا کوئی حصہ طواف سے رہ نہ جائے۔

۲:۔ اگر ممکن ہو تو حجر اسود کو تین مرتبہ چومنا' اور تین ہی مرتبہ اس پر سجدہ کرنا یعنی سر رکھنا

۳:۔ رکن یمانی کا استلام کرنا۔
رکن یمانی کے استلام کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں یا صرف دائیں ہاتھ سے اس کو مس کیا جائے، رکن یمانی کا بوسہ لینا یا اس کو بائیں ہاتھ سے چھونا غلط طریقہ ہے اور سنت کے خلاف ہے۔

۴:۔ طواف کے دوران پست آواز کے ساتھ ذکر کرنا اور دعا مانگنا، رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان ''رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ'' پڑھنا، حدیث سے ثابت ہے اور مستحب ہے۔
طواف کے دوران سب سے افضل دعا مانگنا ہے، پھر ذکر کا درجہ ہے، پھر تلاوت کا درجہ ہے۔

۵:۔ بیت اللہ شریف کے قریب ہو کر طواف کرنا، بشرطیکہ عورتوں کے ساتھ مس نہ ہو اور کسی کو تکلیف بھی نہ ہو۔

۶:۔ عورت کا بیت اللہ شریف سے دور ہو کر طواف کرنا، اگر مردوں کا رش نہ ہو تو پھر قریب ہو کر طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۷:۔ عورت کا رات کے وقت طواف کرنا۔

۸:۔ طواف کے دوران مباح اور جائز کلام سے بھی اجتناب کرنا۔

۹:۔ ہر اس عمل سے بچنا جو خضوع وخشوع اور بارگاہ الٰہی کے آداب کے خلاف ہو۔

۱۰:۔ طواف کے دوران بلا ضرورت لوگوں کی طرف توجہ کرنا اور نہ ہی ان کی طرف دیکھنا

۱۱:۔ نظر کو چلنے کی جگہ پر رکھنا۔

۱۲:۔ طواف کے اختتام پر ملتزم سے چمٹنا، بشرطیکہ ایسا ممکن ہو۔

۱۳:۔ طواف سے فارغ ہو کر، ملتزم سے چمٹنے اور دو رکعت پڑھنے کے بعد قبلہ رخ ہو کر خوب جی بھر کر تین سانسوں میں آب زم زم پینا۔

تنبیہ:

حجر اسود، رکن یمانی اور ملتزم پر خوشبو لگی ہوتی ہے لہٰذا احرام کی حالت میں ان مقامات کو ہاتھ نہیں لگانا چاہیئے اور نہ ہی ملتزم سے چمٹنا چاہیئے، ورنہ بعض صورتوں میں دم واجب ہونے کا اندیشہ ہے۔

۱۴:۔　طواف کے شروع اور آخر کے علاوہ درمیانی چکروں میں حجر اسود کا استلام کرنا، شروع اور آخر میں استلام کرنا سنت ہے۔

(ردالمحتار: ۲/۴۹۴ تا ۴۹۹، غنیۃ الناسک/۶۴۔۶۵)

۶:۔ ممنوعات ومحرمات طواف:

طواف میں بعض چیزیں ممنوع ہیں، انہیں ممنوعات یا محرمات طواف کہا جاتا ہے، طواف کرنے والے کے لئے ان کاموں سے بچنا ضروری ہے، ورنہ بعض صورتوں میں طواف بالکل نہیں ہوگا اور طواف کا اعادہ یا دم وغیرہ واجب ہو جائے گا۔

۱:۔　حیض ونفاس یا جنابت یعنی غسل فرض ہونے کی حالت میں طواف کرنا۔

۲:۔　بے وضو ہونے کی حالت میں طواف کرنا۔

۳:۔　بلا عذر کسی کے اوپر چڑھ کر یا سواری پر سوار ہو کر طواف کرنا۔

۴:۔　حجر اسود کے علاوہ کسی اور جگہ سے طواف شروع کرنا۔

۵:۔　طواف کے دوران بیت اللہ شریف کی طرف دیکھنا، البتہ طواف کے شروع میں بیت اللہ شریف کی طرف دیکھنا نہ صرف جائز بلکہ ثواب ہے۔

۶:۔　طواف میں حطیم کو شامل نہ کرنا۔

۷:۔　طواف کا ایک پورا چکر یا چکر سے کم چھوڑ دینا۔

۸:۔　واجبات طواف میں سے کسی واجب کو چھوڑ دینا۔

(غنیۃ الناسک/ ۶۷، ردالمحتار: ۲/ ۵۵۰۔۵۵۱)

۷:۔مکروہات طواف:

مندرجہ ذیل چیزیں طواف میں مکروہ ہیں۔

ا:۔ طواف کے دوران بے مقصد اور فضول گفتگو کرنا۔

۲:۔ خرید و فروخت کرنا' یا خریداری کے متعلق باتیں کرنا۔

۳:۔ دوران طواف کھانا، پینا۔

۴:۔ شعر پڑھنا' اللہ تعالی کی حمد و ثناء کا شعر مکروہ نہیں۔

۵:۔ بلند آواز سے دعا' ذکر یا تلاوت کرنا۔

۶:۔ ناپاک کپڑوں میں طواف کرنا۔

۷:۔ پیشاب' پاخانہ کے تقاضا کے وقت' بھوک، پیاس یا غصہ کی حالت میں طواف کرنا۔

۸:۔ طواف کے دوران نماز کی طرح ہاتھ باندھنا یا گردن یا کولہے پر ہاتھ رکھ کر طواف کرنا۔

۹:۔ دوران طواف کسی جگہ دعا کرنے کے لئے ٹھہر جانا۔

۱۰:۔ طواف کے دوران رکن یمانی کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرنا۔

۱۱:۔ حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ بیت اللہ شریف کے کسی اور حصہ کا استلام کرنا۔

۱۲:۔ مقام ابراہیم کا بوسہ لینا یا اس کا استلام کرنا۔

۱۳:۔ حجر اسود' بیت اللہ شریف کی چوکھٹ کے علاوہ بیت اللہ کے کسی دوسرے حصہ کا بوسہ لینا، چوکھٹ کا بوسہ طواف وداع کے بعد واپسی کے وقت لینا چاہئے۔

۱۴:۔ طواف کے چکروں میں فاصلہ یا وقفہ کرنا' یعنی طواف کے چکر مسلسل نہ کرنا۔

۱۵:۔ خطبہ اور تکبیر تحریمہ کے وقت طواف کرنا۔

۱۶:۔ دو یا زیادہ طواف اکٹھے کر کے بعد میں سب کے نفل پڑھنا' مکروہ وقت ہو تو ایسا کرنا مکروہ نہیں۔

۱۷:۔ طواف کے شروع میں تکبیر کے بغیر ہاتھ اٹھانا۔

۱۸:۔　جس طواف میں رمل اور اضطباع مسنون ہو بلا عذر انہیں ترک کرنا۔

۱۹:۔ طواف کے بعد کی دو رکعت نماز مسجد حرام سے باہر پڑھنا۔

(غنیۃ الناسک/ ۶۷۔۶۸، ردالمحتار:۲/ ۴۹۷۔۴۹۸، فتاوی تاتارخانیہ::۲/ ۴۴۷)

۸:۔ مباحاتِ طواف:

مندرجہ ذیل کام طواف میں بلا کراہت جائز ہیں۔

۱:۔　سلام کرنا۔

۲:۔　سلام کا جواب دینا۔

۳:۔　چھینک آنے پر الحمد للہ کہنا۔

۴:۔　چھینکنے والے کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا۔

عام حالات میں سلام کا اور چھینکنے والے کا جواب دینا واجب ہے' طواف کے دوران جائز ہے۔

ذکر اللہ' دعا یا تلاوت وغیرہ میں مشغول شخص کو سلام نہیں کرنا چاہئے' ایسے لوگوں کو سلام کرنا مکروہ ہے۔

۵:۔　بقدر ضرورت بات چیت کرنا۔

۶:۔　کسی کو شرعی مسئلہ بتانا یا مسئلہ دریافت کرنا، طواف کے دوران کسی قسم کی دعا، ذکر یا تلاوت نہ کرنا۔

۷:۔　پاک موزے وغیرہ پہن کر طواف کرنا۔

احرام کی حالت میں موزے پہننا منع ہے۔

۸:۔　رکن یمانی کا استلام نہ کرنا۔

۹:۔　اچھا شعر پڑھنا۔

۱۰:۔　عذر کی بناء پر سوار ہو کر طواف کرنا۔

۱۱:۔　حسب ضرورت کوئی بھی جائز کام کرنا۔

۱۲:۔ پانی وغیرہ یا کوئی بھی مشروب پینا۔
بعض حضرات کے ہاں طواف کے دوران پینا مکروہ ہے۔
(غنیۃ الناسک/ ۶۷، فتاوی تاتارخانیہ: ۲/ ۴۴۷ تا ۴۴۹، ردالمحتار: ۲/ ۴۹۷ تا ۴۹۹)

رش نہ ہونے کے زمانے میں طواف کا طریقہ:

ادائیگی عمرہ کے مکمل طریقہ کے بیان میں طواف کا جو طریقہ لکھا گیا ہے وہ حج، رمضان المبارک اور رش کے زمانہ کا طریقہ ہے، اگر کسی ایسے وقت میں مکہ مکرمہ میں حاضری کی سعادت حاصل ہو رہی ہو جب رش نہ ہو اور بآسانی حجر اسود کا بوسہ لیا جا سکتا ہو اور آپ محرِم بھی نہ ہوں تو طواف کا طریقہ یہ ہے کہ طواف شروع کرنے کے لئے حجر اسود کے بالکل قریب پہنچ کر بیت اللہ شریف کی طرف منہ کریں کہ دایاں کندھا حجر اسود کی طرف ہو اور بایاں کندھا رکن یمانی والی طرف ہو، طواف کی نیت کر کے پیچھے ذکر کئے ہوئے طریقے کے مطابق ہاتھوں کو کانوں تک اٹھا کر تکبیر وغیرہ کہیں، اسکے بعد حجر اسود کا استلام کریں یعنی اپنی دونوں ہتھیلیاں اس پتھر پر رکھیں جس میں حجر اسود کے چھوٹے چھوٹے آٹھ ٹکڑے نصب کئے گئے ہیں، چاندی کے حلقہ پر ہاتھ نہ رکھیں، پھر اپنا منہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان رکھ کر بغیر آواز کے حجر اسود کا بوسہ لیں پھر حجر اسود پر سر رکھ کر سجدہ کریں، تین مرتبہ ایسا کریں، ہر بوسہ کے ساتھ بسم اللہ واللہ اکبر کہیں، یہ اضافہ بھی مسنون ہے۔

"اِیْمَانًا بِاللّٰہِ وَتَصْدِیْقًا بِمَا جَآءَ بِہٖ مُحَمَّد ﷺ"

اگر حجر اسود کا بوسہ لینا مشکل ہو تو دونوں ہاتھ یا دایاں ہاتھ حجر اسود پر رکھ کر دونوں ہاتھوں یا دائیں ہاتھ کو چوم لیں، پھر دائیں طرف کو مڑیں کہ آپ کا بایاں کندھا بیت اللہ شریف کی طرف رہے اور بیت اللہ شریف کے دروازے والی جانب طواف کے لئے چلنا شروع کر دیں، حجر اسود پر پہنچ کر اسی طریقہ سے حجر اسود کا استلام کریں جیسا کہ شروع میں کیا تھا، اس طرح سات چکر پورے کریں پھر ملتزم پہ آئیں، دو رکعت نماز پڑھیں اور زمزم پئیں جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے۔
اور اگر آپ احرام سے ہوں تو دونوں ہاتھوں یا دائیں ہاتھ سے حجر اسود کی طرف اشارہ کر

کے ہاتھوں کو چوم لیں، حجر اسود کو ہاتھ نہ لگائیں، کیونکہ احرام کی حالت میں خوشبو کو ہاتھ لگانا منع ہوتا ہے اور حجر اسود کو خوشبو لگی ہوئی ہوتی ہے۔ (ردالمختار: ۲/۴۹۳۔۴۹۴، غنیۃ الناسک/۵۲ تا ۵۴)

طواف کے دوران بیت اللہ کی طرف چہرہ، سینہ اور پیٹھ کرنا منع ہے:

طواف کے سارے چکروں میں بایاں کندھا بیت اللہ شریف کی طرف رہنا ضروری ہے، طواف کے دوران بیت اللہ شریف کو دیکھنا، چہرہ، سینہ یا پیٹھ بیت اللہ کی طرف کرنا منع ہے، صرف استلام کے وقت بیت اللہ کی طرف رخ کرنا جائز ہے۔ (غنیۃ الناسک: ۵۳)

اگر طواف کا کچھ حصہ، سینہ یا پیٹھ بیت اللہ کی طرف کر کے ادا کیا تو اتنے حصے کے طواف کو دوبارہ کرنا ضروری ہے اور اس پورے چکر کا دوبارہ کر لینا زیادہ بہتر ہے، بالکل اعادہ نہ کرنے کی صورت میں جزاء لازم ہو سکتی ہے۔ (ردالمختار: ۲/۴۹۴)

رمل:

طواف کے پہلے تین چکروں میں اکڑ کر کندھے ہلاتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے قدرے تیزی کے ساتھ چلنے کو رمل کہتے ہیں۔

رمل اس طواف کے پہلے تین چکروں میں سنت ہے جس طواف کے بعد سعی کرنی ہو، جس طواف کے بعد سعی نہ کرنی ہو اس طواف میں رمل سنت نہیں۔

اگر طواف کے وقت زیادہ رش کی وجہ سے رمل نہ ہو سکے اور یہ توقع ہو کہ کچھ انتظار کرنے سے رش کم ہو جائے گا اور رمل ہو سکے گا تو رش کم ہونے کا انتظار کرنا چاہئے اور اگر رش کم ہونے کی توقع نہ ہو تو بلا رمل طواف شروع کر دینا چاہئے۔ اور اگر طواف شروع کرتے وقت رش نہیں تھا، رمل کے ساتھ طواف شروع کیا یکدم رش بڑھ گیا اور رمل کرنا ممکن نہیں رہا تو اب رش کم ہونے کا انتظار نہ کریں بلکہ رمل کے بغیر ہی طواف پورا کر لیں۔

بیت اللہ شریف کے قریب طواف کرنا افضل ہے، اگر بیت اللہ شریف کے قریب طواف کرنے کی صورت میں رمل نہیں ہو سکتا اور بیت اللہ سے ''مطاف'' کے کنارے کنارے طواف کرنے کی صورت میں رمل ہو سکتا ہے تو بیت اللہ کے قریب بغیر رمل طواف نہ کریں بلکہ بیت اللہ

سے دور ہو کر رمل کے ساتھ طواف کریں۔ اگر رمل کرنا بالکل بھول جائیں تو آخری چار چکروں میں رمل نہ کریں' اور اگر پہلے ایک یا دو چکروں میں رمل کرنا بھول جائیں تو یاد آنے پر صرف پہلے تین چکروں تک رمل کریں' یعنی دوسرے تیسرے یا صرف تیسرے چکر میں رمل کریں' اس کے بعد رمل نہ کریں' کیونکہ جس طرح پہلے تین چکروں میں رمل کرنا سنت ہے، اسی طرح آخری چار چکروں میں رمل نہ کرنا سنت ہے' آخری چار چکروں میں رمل کرنا خلاف سنت اور مکروہ ہے۔ کسی عذر مثلاً زیادہ رش' مرض یا بڑھاپے وغیرہ کی وجہ سے رمل نہ کیا تو کوئی مضائقہ نہیں۔

بلا عذر رمل نہ کرنا خلاف سنت اور مکروہ ہے' تاہم ایسا کرنے سے کوئی جزاء واجب نہیں ہوتی۔ رمل صرف مردوں کے لئے سنت ہے، عورتوں کے لئے نہیں۔

(غنیۃ الناسک/۵۴۔۵۵، فتاوی تاتارخانیہ:۲/ ۴۴۶۔۴۴۷، ردالمحتار:۲/ ۴۹۸)

طواف کی نماز:

طواف سے فارغ ہونے کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے' یہ نماز ہر طواف کے بعد پڑھنا واجب ہے' خواہ طواف فرض ہو' واجب ہو' سنت ہو یا نفل ہو' اگر آسانی سے ممکن ہو تو اس نماز کو مقام ابراہیم کے ایک یا دو صف پیچھے پڑھنا افضل ہے' ورنہ مقام ابراہیم کے قریب قریب جہاں پڑھنا ممکن ہو' یہ نماز پڑھیں' بلا وجہ دور جانا مکروہ ہے' مقام ابراہیم کے قریب نہ پڑھ سکیں تو بیت اللہ شریف کے اندر' پھر حطیم میں، میزاب رحمت کے نیچے' پھر باقی حطیم میں، پھر بیت اللہ شریف کے قریب جہاں ممکن ہو' پھر مسجد حرام میں کسی بھی جگہ یہ نماز پڑھنا افضل ہے' کم از کم حدود حرم کے اندر اندر یہ نماز پڑھ لینی چاہئے' حدود حرم کے باہر یا اپنے وطن واپس آ کر یہ نماز پڑھنے سے واجب ادا ہو جائے گا، مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

یہ نماز عین طلوع آفتاب' استواء یعنی زوال اور عین غروب کے وقت پڑھنا ناجائز ہے' اگر ان تین اوقات میں سے کسی ایک وقت میں یہ نماز پڑھی تو یہ نماز ادا نہیں ہوگی' اس کا لوٹانا واجب ہوگا' اور اگر صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب کے درمیانی وقت میں یا عصر کی نماز کے بعد' غروب آفتاب کا مکروہ وقت شروع ہونے سے پہلے' ان دو وقتوں میں یہ نماز پڑھی تو مکروہ ہوگی'

تاہم واجب ادا ہو جائے گا لیکن اس نماز کو لوٹا لینا بہتر ہے' طواف کی نماز، طواف ختم کرنے کے فوراً بعد پڑھنا سنت ہے' تاخیر کرنا مکروہ ہے' البتہ مکروہ وقت کی وجہ سے تاخیر کرنا مکروہ نہیں۔

مکروہ اوقات نماز کے لئے ہیں' طواف کے لئے نہیں' طواف ہر وقت کیا جا سکتا ہے' البتہ نماز کی تکبیر شروع ہونے کے بعد اور خطبہ کے وقت طواف کرنا مکروہ ہے۔

مسلسل کئی طواف اکٹھے کر کے سب کی نماز آخر میں اکٹھے پڑھنا مکروہ ہے' اگر مکروہ وقت کی وجہ سے ایسا کیا تو مکروہ نہیں۔

عصر کی نماز کے بعد طواف کیا ہو تو اس کی نماز مغرب کے فرضوں کے بعد پڑھیں' پھر مغرب کی سنت مؤکدہ پڑھیں' آج کل حرم شریف میں مغرب کی اذان اور جماعت کے درمیان وقفہ ہوتا ہے' اس وقفہ میں طواف کی نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔

کوئی شخص طواف مکمل کرنے کے بعد بھول جائے اور نماز پڑھے بغیر دوسرا طواف شروع کر دے' اگر دوسرے طواف کا پہلا چکر مکمل ہونے سے پہلے پہلے یاد آ جائے تو دوسرا طواف چھوڑ کر پہلے طواف کی نماز پڑھے پھر دوسرا طواف شروع کرے' اور اگر ایک چکر پورا ہونے کے بعد یاد آئے تو دوسرا طواف مکمل کر کے آخر میں دونوں طوافوں کی نماز پڑھے۔

اگر کئی لوگوں نے مل کر اکٹھے طواف کیا ہو تو بھی اس نماز کی جماعت کرانا جائز نہیں' ہر ایک اپنی الگ الگ نماز پڑھے' یہ نماز اضطباع کی حالت میں پڑھنا مکروہ ہے' طواف کے بعد اضطباع ختم کر کے اور کندھے ڈھانک کر یہ نماز پڑھنی چاہئے۔ اس نماز کی اصل دو رکعتیں ہیں' اگر کوئی دو سے زیادہ پڑھ لے تو بھی جائز ہے' اگر طواف کے بعد سعی کرنی ہو تو دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنا اچھا نہیں ہے تاکہ سعی میں تاخیر نہ ہو۔

اگر اتنے چھوٹے بچے کو طواف کرایا ہو جو خود نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو اس کی یہ نماز معاف ہے' بچے کی طرف سے اس کے ولی یعنی باپ وغیرہ کا نماز پڑھنا جائز نہیں اور اگر بچہ نماز پڑھ سکتا ہے تو اس کا خود یہ نماز پڑھنا ضروری ہے۔

اس نماز کی پہلی رکعت میں ''سورۃ الکافرون'' اور دوسری رکعت میں سورۃ الاخلاص یعنی ''قل ھو اللہ احد'' پڑھنا مستحب اور افضل ہے۔

(ردالمحتار:۲/ ۴۹۸۔۴۹۹، غنیۃ الناسک/ ۵۶۔۶۱ تا ۶۳، فتاوی تاتارخانیہ:۲/ ۴۴۸۔۴۴۹)

طواف کی دعائیں:

طواف کے دوران دعا کرنا افضل ہے اور پورا مطاف قبولیت دعا کی جگہ ہے، لہذا طواف کے دوران خشوع وخضوع، دھیان، توجہ اور قبولیت کے یقین کے ساتھ خوب دعائیں کرنی چاہئیں، تاہم پورے طواف میں کوئی دعا نہ کرنا اور خاموشی کے ساتھ طواف کرنا بھی بلا کراہت جائز ہے۔

طواف کے دوران کتابیں ہاتھ میں لے کر دعائیں پڑھنا، دعاؤں کے معانی ومطالب سے بے خبر ہونا، ٹولیوں کی صورت میں مردوں اور عورتوں کا اکٹھے ہوکر بیک آواز دعائیں پڑھنا، بلند آواز سے دعاؤں کا پڑھنا، ایک شخص کا بلند آواز سے دعائیں کہلوانا اور باقی لوگوں کا اس کے پیچھے پیچھے دعائیں کہنا، مختلف چکروں یا خاص مقامات کی مخصوص دعائیں متعین کرنا وغیرہ امور کا آج کل بہت رواج ہو رہا ہے، موجودہ حالات میں یہ تمام امور کئی قباحتوں پر مشتمل ہونے کی بناء پر ناجائز اور ممنوع ہیں لہذا مذکورہ بالا طریقوں کے مطابق دعائیں مانگنے سے، خاموشی کے ساتھ طواف کرنا بہتر ہے۔

دعا قبول ہونے کے لئے توجہ اور دھیان سے دعا مانگنا بھی شرط ہے لہذا اگر دعا مانگنی ہے تو توجہ اور دھیان سے اپنی زبان میں آہستہ آواز سے دعائیں مانگیں، اگر قرآن وحدیث کی یا بزرگوں سے منقول دعائیں ترجمہ کے ساتھ آپ کو یاد ہیں تو یہ دعائیں بھی مانگیں اور سمجھ کر مانگیں کہ اللہ تعالی سے کیا مانگ رہے ہیں، ورنہ طوطے کی طرح رٹی ہوئی دعائیں بلا سمجھے پڑھنے کا کوئی فائدہ نہیں، یہ بات ذہن میں رہنی چاہئے کہ طواف کے چکروں کی کوئی مخصوص یا متعین دعا نہیں ہے کہ پہلے چکر میں یہ دعا پڑھیں، دوسرے چکر میں یہ دعا پڑھیں، اس طرح کی تعیین درست نہیں ہے، ذیل میں صرف وہ دعائیں ترجمہ کے ساتھ لکھی جاتی ہیں جو جناب نبی کریم ﷺ سے طواف کے دوران مانگنا ثابت ہیں۔

۱:۔ نبی کریم ﷺ سے طواف میں رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھنا ثابت ہے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

(الدعاء للطبراني: ۲/ ۱۲۰۰، مستدرك حاكم: ۱/ ٤٥٥، ابن ماجه: ۲۹۵)

''اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا و آخرت کی بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔''

۲:۔ رکن یمانی پر پہنچ کر یہ دعا پڑھنا بھی نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَ الْفَقْرِ وَ الذِّلِّ وَمَوَاقِفِ الْخِزْیِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ. (هداية السالك: ۲/ ۸۳۱)

''اے اللہ میں کفر سے، فقر سے اور ذلت سے اور دنیا اور آخرت میں رسوائی کی جگہوں سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔

۳:۔ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان اور حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان یہ دعا پڑھنا بھی نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے:

اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ مِنْكَ بِخَیْرٍ. (مستدرك حاكم: ۱/ ٤٥٥)

''اے اللہ، جو رزق آپ نے مجھے عطا فرمایا ہے مجھے اس پر قناعت نصیب فرما اور اس میں میرے لئے برکت پیدا فرما اور مجھ سے ہر ضائع ہو جانے والی چیز کا اپنی بارگاہ سے بہتر بدلہ عطا فرما۔''

۴: طواف کے دوران نبی کریم ﷺ سے یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الرَّاحَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ۔

(اخبار مكة للازرقي: ۱/ ٤٥٩)

''اے اللہ! میں آپ سے موت کے وقت راحت اور حساب کے وقت معافی کا خواستگار ہوں۔''

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی اور یہ دعا مانگی:

اَللّٰهُمَّ هٰذَا بَلَدُكَ وَبَیْتُكَ الْحَرَامُ وَالْمَسْجِدُ الْحَرَامُ وَ اَنَا عَبْدُكَ

وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ اَتَيْتُكَ بِذُنُوْبٍ كَثِيْرَةٍ وَّ خَطَايَا جُمَّةٍ وَّاَعْمَالٍ سَيِّئَةٍ وَّهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِبِكَ مِنَ النَّارِ فَاغْفِرْلِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ دَعَوْتَ عِبَادَكَ اِلٰى بَيْتِكَ وَقَدْ جِئْتُ طَالِبًا رَّحْمَتَكَ وَ مُبْتَغِيًا رِّضْوَانَكَ وَاَنْتَ مَنَنْتَ عَلَيَّ بِذٰلِكَ فَاغْفِرْلِيْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَرٰى مَكَانِيْ وَتَسْمَعُ دُعَآئِيْ وَنِدَآئِيْ وَلَا يَخْفٰى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِّنْ اَمْرِيْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ الْبَآئِسِ الْفَقِيْرِ الْمُسْتَغِيْثِ الْمُقِرِّ بِخَطِيْئَتِهِ الْمُعْتَرِفِ بِذَنْبِهِ التَّآئِبِ اِلٰى رَبِّهٖ فَلَا تَقْطَعْ رَجَآئِيْ وَلَا تُخَيِّبْ اَمَلِيْ يَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ (الفتوحات الربانيه: ٤/ ٣٩٠)

اے اللہ! یہ شہر تیرا شہر ہے۔ تیرا محترم گھر اور تیری محترم مسجد ہے میں تیرا بندہ ہوں اور میرے والدین بھی تیرے بندے ہیں بہت سے گناہوں کا انبار، خطاؤں کا جم غفیر اور برے اعمال لے کر آیا ہوں۔ یہ وہ مقام ہے کہ تجھ سے جہنم کی پناہ مانگی جائے۔ پس میری مغفرت فرما۔ یقیناً آپ مغفرت کرنے والے مہربان ہیں اے اللہ! آپ نے اپنی عبادت کیلئے بندوں کو اپنے گھر بلایا ہے۔ میں آیا ہوں تیری رحمت کو ڈھونڈتے ہوئے۔ تیری رضا کو تلاش کرتے ہوئے۔ تو نے مجھ پر احسان فرمایا پس مجھے معاف فرما یقیناً آپ ہر شے پر قادر ہیں۔

اے اللہ! آپ میرے حال و مرتبہ سے واقف ہیں۔ میری دعا اور پکار کو سن رہے ہیں۔ میرے معاملہ میں سے آپ پر کوئی چیز مخفی نہیں ہے یہ پناہ مانگنے والے، خوف کرنے والے محتاج، فریاد کرنے والے کی جگہ ہے جو اپنے گناہوں کا معترف اور اقرار کرنے والا ہو، اپنے رب سے توبہ کرنے والا ہو۔ پس میری امید منقطع نہ ہو میری مرادوں کو پامال نہ فرما اے ارحم

الراحمین۔

قبولیت دعا کے مقامات:

حرم شریف اور مکہ مکرمہ میں بہت سے مقامات ایسے ہیں کہ جہاں دعا قبول ہوتی ہے' ان مقامات میں دعا کا اہتمام کرنا چاہیئے 'اگر رش ہو تو مختصر سی دعا کر کے فارغ ہو جانا چاہیئے تاکہ دوسرے لوگوں کو بھی موقع مل سکے اور اس بات کا بطور خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ ان مقامات پر دعا مانگنے کی صورت میں اپنے آپ کو یا دوسروں کو تکلیف نہ ہو' مرد وعورت کا اختلاط نہ ہو' ورنہ ان مقامات پر دعا نہیں مانگنی چاہیئے۔ ذیل میں قبولیت دعا کے مقامات ذکر کیئے جاتے ہیں۔

۱:۔ بیت اللہ شریف پر جب پہلی نظر پڑے، اس وقت دعا قبول ہوتی ہے' نیز بعد کی ہر دفعہ کی پہلی نظر کے وقت بھی دعا قبول ہوتی ہے۔

۲:۔ ملتزم کے پاس۔

۳:۔ بیت اللہ شریف کے اندر۔

۴:۔ حطیم کے اندر میزاب رحمت کے نیچے۔

۵:۔ مقام ابراہیم کے پیچھے۔

۶:۔ طواف کے دوران پورے مطاف میں۔

۷:۔ مستجار یعنی باب مسدود کے پاس۔

باب مسدود بیت اللہ شریف کے دروازے کے بالکل عقب میں رکن یمانی کے پاس بند دروازہ ہے' یہاں دروازے کا نشان بھی بنا ہوا ہے، اصل میں یہ بیت اللہ کا دوسرا دروازہ تھا جو قریش نے بند کر دیا تھا' نسبۃً یہاں رش بہت کم ہوتا ہے' اس جگہ کو مس کرنا بھی جائز ہے' یہاں بھی دعا قبول ہوتی ہے۔

۸:۔ زم زم کے کنویں کے پاس، لیکن اب اوپر سے اس جگہ کو بند کر دیا گیا ہے' اس کا متبادل زم زم پینے سے پہلے کا وقت ہے۔

۹:۔ حجر اسود کے پاس۔

۱۰:۔ رکن یمانی کے پاس۔

۱۱:۔ حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان۔

۱۲:۔ صفا پر۔

۱۳:۔ مروہ پر۔

۱۴:۔ مسعیٰ یعنی سعی کے دوران' سعی کرنے کی جگہ پر۔

۱۵:۔ غار ثور پر۔

۱۶:۔ غار حرا پر۔ (غنیۃ الناسک/۶۵۔۶۶، الدر المختار مع رد المحتار:۲/۵۰۷۔۵۰۸)

⚙⚙⚙

سعی سے متعلقہ مختصر مسائل

(۱) شرائط سعی

سعی کی چھ شرطیں ہیں:

ا۔ سعی خود کرنا

اگرچہ کسی انسان، جانور یا کسی سواری پر سوار ہو کر سعی کرے، کسی دوسرے کی طرف سے سعی کرنا جائز نہیں، البتہ اگر کوئی شخص احرام سے پہلے بے ہوش ہو گیا ہو اور سعی کے وقت تک اسے ہوش نہ آیا ہو تو اس کی طرف سے کوئی دوسرا شخص سعی کر سکتا ہے۔

۲۔ سعی پورا یا اکثر طواف (یعنی چار چکر) کرنے کے بعد کرنا:

طواف خواہ پاکی کی حالت میں کیا ہو یا ناپاکی کی حالت میں کیا ہو۔

اگر کوئی شخص طواف سے پہلے یا طواف کے چار چکر پورے کرنے سے پہلے سعی کرے تو اس کی سعی نہیں ہوگی، اگر طواف کے چار چکر پورے کرنے کے بعد سعی کرے تو اس کی سعی ہو جائے گی، گو ایسا کرنا غلط ہے۔

۳۔ سعی کا اکثر حصہ کرنا:

یعنی سات چکروں میں چار چکر پورے کرنا، اگر کسی نے چار چکر بھی پورے نہ کئے تو اس کی سعی نہیں ہوگی۔

۴۔ سعی صفا سے شروع کر کے مروہ پر ختم کرنا:

اگر کسی نے مروہ سے سعی شروع کی تو صفا تک یہ پہلا چکر شمار نہیں ہوگا بلکہ صفا سے سعی شروع ہوگی اور سات چکر پورے کر کے مروہ پر ختم ہوگی۔

۵۔ سعی سے پہلے حج یا عمرے کا احرام باندھنا:

سعی سے پہلے حج یا عمرہ کا احرام باندھنا ضروری ہے۔ اگر حج کا احرام باندھا ہے اور حج کی

سعی وقوف عرفہ سے پہلے کی ہے تو سعی تک احرام کا باقی رہنا بھی شرط ہے، یعنی سعی احرام کی حالت میں کرنا شرط ہے، اور اگر سعی وقوف عرفہ کے بعد کرنی ہے تو سعی تک احرام کا باقی رہنا شرط نہیں بلکہ احرام کے بغیر سلے ہوئے کپڑوں میں سعی کرنا سنت ہے اور اگر عمرے کا احرام باندھا ہے تو سعی تک احرام باقی رکھنا یعنی سعی احرام کی حالت میں کرنا شرط نہیں واجب ہے اگر کسی نے مکمل یا اکثر طواف کر کے حلق کرالیا اور احرام کھول کر سلے ہوئے کپڑوں میں سعی کی تو اس کی سعی ہو جائے گی، لیکن دم واجب ہوگا۔

خلاصہ یہ کہ سعی سے پہلے حج یا عمرہ کا احرام باندھنا ضروری ہے لیکن سعی تک احرام کا باقی رکھنا بعض صورتوں میں ضروری ہے اور بعض صورتوں میں ضروری نہیں۔

۶۔حج کی سعی مقررہ وقت میں کرنا:

یہ چھٹی شرط حج کی سعی کے لئے ہے، عمرہ کی سعی کے لئے نہیں، حج کی سعی کے لئے شرط ہے کہ وہ اپنے مقرر کردہ وقت میں کی جائے اس سے پہلے نہ کی جائے، حج کی سعی کا وقت، حج کے مہینے شروع ہونے سے شروع ہوتا ہے، حج کے مہینے شروع ہونے سے پہلے حج کی سعی نہیں کی جاسکتی، البتہ حج کے مہینے ختم ہونے کے بعد حج کی سعی ہو سکتی ہے، گو مکروہ ہوتی ہے۔

حج کی سعی کے لئے وقت مقررہ کے شرط ہونے کا مطلب یہ ہے کہ حج کے مہینے شروع ہونے سے پہلے سعی کرنا جائز نہیں۔سعی کا اصل وقت طواف زیارت کے بعد ایام نحر ہیں۔(غنیۃ الناسک/۷۰۔۷۱، بدائع:۲/۱۳۴۔۱۳۵)

(۲)واجبات سعی

سعی کے واجبات بھی چھ ہیں، سعی کی صحیح اور درست ادائیگی کے لئے ان واجبات کی ادائیگی ضروری ہے، واجبات سعی میں سے کوئی واجب چھوٹ جائے تو اس واجب کی تلافی یا سعی کا اعادہ ضروری ہے، ورنہ دم واجب ہو جائے گا، ذیل میں سعی کے واجبات ذکر کئے جاتے ہیں۔

۱۔حدث اکبر سے پاک ہونے کی حالت میں کئے گئے طواف کے بعد سعی کرنا:

حدث اکبر سے مراد بڑی ناپاکی ہے یعنی جنابت اور حیض ونفاس، اگر اس حالت میں طواف

کیا اور اس کے بعد سعی کر لی تو یہ سعی نہیں ہوئی' طواف کے بعد اس سعی کو لوٹانا واجب ہے' ورنہ دم واجب ہو جائے گا' اور اگر بے وضو ہونے کی حالت میں طواف کیا' پھر اسکے بعد سعی کی تو اس سعی کا لوٹانا مستحب ہے' واجب نہیں۔

۲۔ سعی ترتیب کے ساتھ کرنا:

سعی کی ترتیب یہ ہے کہ صفا سے شروع کر کے مروہ پہ اسے ختم کیا جائے' اگر کسی نے مروہ سے سعی شروع کی تو صفا تک یہ پہلا چکر شمار نہیں ہوگا' بلکہ صفا سے سعی شروع ہوگی اور سات چکر پورے کر کے مروہ پر ختم ہوگی۔

۳۔ پیدل سعی کرنا:

اگر کوئی عذر نہ ہو تو پیدل سعی کرنا واجب ہے' بلا عذر سوار ہو کر سعی کرنے سے دم واجب ہو جائے گا' معذور کے لئے سوار ہو کر سعی کرنا جائز ہے۔

۴۔ سعی کے سات چکر پورے کرنا:

سعی کے پہلے چار چکر فرض ہیں اور بعد کے تین چکر واجب ہیں' اگر کسی نے صرف چار چکر پورے کئے اور تین چھوڑ دیئے تو اس کی سعی ہو جائے گی لیکن ہر چکر کے بدلے صدقہ فطر کے برابر نصف صاع گندم صدقہ کرنا واجب ہوگا۔

۵۔ عمرہ کی سعی احرام کی حالت میں کرنا:

حج کا احرام بعض صورتوں میں حج کی سعی سے پہلے کھول دینا جائز ہے' لیکن عمرہ کا احرام عمرہ کی سعی سے پہلے کھولنا جائز نہیں بلکہ سعی تک احرام باقی رکھنا واجب ہے' لہذا عمرہ کی سعی احرام کی حالت میں کرنا ضروری ہے، اگر کسی نے عمرہ کی سعی سے پہلے عمرہ کا احرام کھول دیا تو دم واجب ہو جائے گا۔

۶۔ صفا و مروہ کا درمیانی پورا فاصلہ طے کرنا:

صفا اور مروہ کی درمیانی تمام مسافت طے کرنا کہ سعی صفا پر چڑھ کر شروع کرنا اور مروہ کے

اوپر جا کر ختم کرنا واجب ہے، اور ہر چکر میں ایسا کرنا واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۷۔۷۲،
بدائع:۲/۱۳۴۔۱۳۵)

(۳) سنن سعی

سعی کی بہت سی سنتیں ہیں، جنہیں ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

۱:۔ سعی کے لئے حجر اسود کا (نواں) استلام کرنا۔

۲:۔ طواف کے بعد فوراً سعی کرنا۔

۳:۔ ہر چکر میں صفا اور مروہ پر چڑھنا۔

۴:۔ صفا اور مروہ پر چڑھ کر بیت اللہ شریف کی طرف منہ کرنا۔

۵:۔ سعی کے چکروں کو بغیر کسی وقفہ کے تسلسل کے ساتھ کرنا۔

۶:۔ حدث اکبر یعنی حیض و نفاس اور جنابت سے پاک ہونا۔

۷:۔ سبز ستونوں کے درمیان تیزی کے ساتھ چلنا، عورت کیلئے یہ سنت نہیں ہے۔

۸:۔ سعی کا ایسے طواف کے بعد ہونا جو حدث اکبر اور حدث اصغر سے پاکی کی حالت میں کیا گیا ہو اور اس طواف میں کپڑے، بدن اور طواف کی جگہ کی پاکی کا بھی خیال رکھا گیا ہو۔

۹:۔ سعی کے دوران ستر یعنی شرمگاہ کا چھپانا۔

ستر عورت یعنی شرمگاہ کا چھپانا ہر حال میں فرض ہے، سعی میں زیادہ اہتمام کی ضرورت ہے، تاہم یہ سعی کی سنتوں میں سے ہے، اگر کسی نے دوران سعی اس کا اہتمام نہ کیا تو اس کی سعی ہو جائے گی، مگر ترک فرض کی وجہ سے گنہ گار ہوگا۔ (غنیۃ الناسک/۷۲)

(۴) مستحبات سعی:

سعی کے مستحبات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ سعی کی نیت کرنا:

سعی کی نیت کرنا مستحب ہے، نیت کے بغیر بھی سعی ہو جاتی ہے، سعی کی نیت یہ ہے کہ دل میں ارادہ کرے کہ میں صفا و مروہ کے سات چکروں کی نیت کرتا ہوں، زبان سے کہہ لینے میں بھی کوئی

حرج نہیں۔

۲۔ سعی کے دوران ذکر ودعا میں مشغول رہنا۔

۳۔ دوران سعی ہر دعا کو تین دفعہ پڑھنا۔

۴۔ صفا مروہ پر دیر تک ٹھہرنا اور دعائیں مانگنا۔

۵۔ سعی کے چکروں میں یا کسی چکر کے دوران بلا عذر زیادہ وقفہ ہو جانے کی صورت میں ازسرنو سعی کرنا۔

سعی کے دوران زیادہ وقفہ ہو جانے کی صورت میں سعی دوبارہ شروع کرنا اس وقت مستحب ہے جب کہ سعی کے زیادہ چکر پورے نہ ہوئے ہوں' اگر سعی کے زیادہ چکر پورے ہو چکے ہوں تو دوبارہ سعی شروع کرنا مستحب نہیں ہے۔

۶۔ سعی سے فراغت کے بعد مسجد حرام میں دو رکعت نفل پڑھنا۔

(غنیۃ الناسک/۲۷، ردالمحتار:۲/۵۰۱)

(۵) مکروہات سعی:

مندرجہ ذیل امور سعی میں مکروہ ہیں۔

۱۔ سعی کے چکروں کے دوران یا کسی ایک چکر کے درمیان بلاضرورت وقفہ کرنا' معمولی وقفہ کرنا مکروہ نہیں۔

۲۔ سعی کے دوران اس طور پر خرید وفروخت یا بات چیت کرنا' جس سے حضور قلب' ذکر' دعا یا سعی کے تسلسل میں خلل واقع ہوتا ہو۔

۳۔ صفا اور مروہ پر نہ چڑھنا۔

صفا اور مروہ پر چڑھنے کے لئے معمولی بلندی پر چڑھنا کافی ہے' جہاں سے بیت اللہ شریف نظر آسکے۔

۴۔ صفا اور مروہ کے اوپر چڑھ جانا' یہ بھی مکروہ اور خلاف سنت ہے۔

۵۔ سبز ستونوں کے درمیان تیزی کے ساتھ نہ چلنا۔

۶۔ سعی کے پورے چکر میں تیزی کے ساتھ دوڑنا جیسا کہ سبز ستونوں کے درمیان تیزی کے ساتھ دوڑا جاتا ہے۔

۷۔ جس طواف کے بعد سعی کرنی ہو طواف کے بعد بلا عذر سعی میں دیر کرنا۔

۸۔ حج کی سعی بارہویں ذی الحجہ کے غروب آفتاب کے بعد کرنا۔

۹۔ ستر کھلا ہوا ہونے کی حالت میں سعی کرنا اگرچہ بلا عذر ستر کھولنا حرام ہے مگر اس سے دم وغیرہ واجب نہیں ہوگا۔

۱۰۔ سعی کے بعد مروہ پر نفل پڑھنا۔ (ردالمحتار: ۲/۵۰۰، ۵۰۱، غنیۃ الناسک/۷۲-۷۳)

(۶) مباحات سعی:

سعی کے دوران مندرجہ ذیل کام مباح یعنی جائز ہیں۔

۱:۔ جائز اور مناسب حد تک بات چیت کرنا کہ جس سے حضور قلب ذکر دعا اور سعی کے تسلسل میں خلل واقع نہ ہو۔

۲:۔ سعی کے دوران کھانا پینا بشرطیکہ سعی کے تسلسل میں خلل واقع نہ ہو۔

۳:۔ فرض نماز یا نماز جنازہ کی ادائیگی کیلئے سعی کے درمیان وقفہ کرنا۔ (غنیۃ الناسک/۷۲)

سعی کا رُکن:

سعی کا رکن یعنی فرض یہ ہے کہ سعی صفا اور مروہ کے درمیان ہو اگر سعی صفا اور مروہ کے درمیان نہ کی بلکہ ادھر ادھر کی تو سعی نہیں ہوگی۔

صفا اور مروہ کی درمیانی مسافت طولاً سات سو پچاس یا سات سو چھیاسٹھ ذراع ہے اور عرضاً پینتیس ذراع ہے۔ (غنیۃ الناسک/۷۰)

طواف کے فوراً بعد سعی کرنا ضروری نہیں:

سعی کا طواف کے بعد ہونا شرط ہے طواف سے پہلے سعی کی کوئی حیثیت نہیں اگر کسی نے طواف سے پہلے سعی کر لی تو طواف کے بعد دوبارہ سعی کرنا ضروری ہے سعی طواف کے فوراً بعد کرنا سنت ہے واجب نہیں۔ اگر کسی عذر مثلاً تھکاوٹ بھوک یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے طواف کے فورا

بعد سعی نہ کی بلکہ کچھ دیر یا کافی دیر بعد کی تو کوئی حرج نہیں، بلا عذر تاخیر کرنا مکروہ ہے، تاہم اس سے کوئی دم وغیرہ واجب نہیں ہوتا۔

اسی طرح سعی کے چکروں کو یکے بعد دیگرے مسلسل کرنا بھی سنت ہے، واجب نہیں، اگر عذر کی وجہ سے ایک ایک چکر روزانہ کیا تو بھی جائز ہے، بلا عذر ایسا کرنا مکروہ ہے، اگر بلا عذر ایسا کیا ہو تو سعی دوبارہ کرنا مستحب ہے، عمرے کی سعی کیلئے احرام ضروری ہے، عمرے کی سعی میں تلبیہ پڑھنا جائز نہیں۔ (غنیۃ الناسک/ ۱۷۔۲۷)

سواری پر سعی کرنا:

سعی پیدل کرنا واجب ہے، اگر پیدل چلنے کی بالکل طاقت نہ ہو تو عذر کی بناء پر سواری پر سوار ہو کر سعی کرنا جائز ہے، اگر بلا عذر سوار ہو کر سعی کی تو دم واجب ہوگا، اس لئے اس میں سستی نہیں کرنی چاہئے، بعض اچھے بھلے لوگ سواری پر سعی کرتے ہیں، اگر پیدل سعی کرنے کی طاقت ہو تو سواری پر سعی نہیں ہوتی، دوبارہ سعی کرنا یا دم دینا واجب ہے۔ (بدائع: ۲/۱۳۴، غنیۃ الناسک ۷۰)

خواتین کی سعی:

خواتین کی سعی بھی مردوں کی طرح ہے، مگر مرد و عورت کی سعی میں چار فرق ہیں۔

۱:۔ مرد سبز ستونوں کے درمیان قدرے تیز چلیں گے، عورت یہاں بھی عام چال کے ساتھ چلے گی، تیز نہیں دوڑے گی۔

بعض عورتیں مردوں کی طرح یہاں تیز تیز دوڑتی ہیں، یہ خلاف سنت اور غلط طریقہ ہے

۲:۔ مرد صفا اور مروہ پر قدرے بلند آواز سے دعا کریں گے، عورت آہستہ آواز سے دعا کرے کہ کسی کو سنائی نہ دے۔

۳:۔ عورت احرام کی حالت میں ہو یا نہ ہو، یہاں پردے کا خاص اہتمام کرے، تاکہ کسی غیر محرم کی نظر اس کے چہرے یا جسم کے کسی بھی حصہ پر نہ پڑے۔

۴:۔ عورت سعی کے لیے صفا اور مروہ کے اوپر نہ چڑھے، کیونکہ وہاں رش بہت زیادہ ہوتا ہے، ہلکی سی بلندی پر چڑھ کر دوسرا چکر شروع کر دے۔

نفلی سعی:

سعی حج اور عمرہ کے واجبات میں سے ہے، اور یہ طواف کے بعد ہوتی ہے' طواف کے بغیر سعی کرنا یا نفلی سعی کرنا لغو اور ناجائز ہے' اس کا کچھ بھی ثواب نہیں۔

(غنیۃ الناسک/ ۶۸۔۷۳، ردالمحتار: ۴۶۸۔۴۷۰)

سعی کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا:

سعی سے فارغ ہونے کے بعد مطاف میں دو رکعت پڑھنا مستحب ہے' نبی کریم ﷺ سے سعی کے بعد مطاف میں دو رکعت پڑھنا ثابت ہے' اگر مطاف میں جانا مشکل ہو تو مسجد حرام میں جہاں چاہے، پڑھ سکتا ہے' البتہ مروہ پر ان دو رکعتوں کا پڑھنا مکروہ ہے۔

(سنن ابن ماجہ: صحیح ابن حبان: ، ردالمحتار: ۲/ ۵۰۱، غنیۃ الناسک/ ۷۰)

سعی کے بعد حلق یا قصر کا حکم:

عمرہ کرنے والے سعی کے بعد عمرے سے فارغ ہو جائیں گے' اب انہیں عمرے کا احرام کھولنا ہے' احرام کھولنے کے لئے حلق یا قصر کروانا واجب ہے' حلق کا معنی ہے سر کے بال منڈوانا اور قصر کا معنی ہے سر کے بال کتروانا۔

مرد کے لئے تمام سر کے بالوں کا حلق یا قصر سنت ہے اور کم از کم چوتھائی سر کے بالوں کا حلق یا قصر واجب ہے' اس سے کم کا حلق یا قصر جائز نہیں' ایسے حلق یا قصر سے احرام کی پابندیاں ختم نہیں ہوں گی۔

قصر میں انگلی کے ایک پورے کے برابر بال کٹوانا واجب ہے' اس سے کم جائز نہیں' اگر کسی کے سر کے بال ایک پورے سے کم ہوں تو اس کے لئے حلق متعین ہے' قصر جائز نہیں' اگر کسی کو حلق کروانے سے کوئی عذر ہو' مثلاً سر میں زخم ہو' استرا یا اس کا متبادل موجود نہ ہو یا حلق کرنے والا کوئی نہ ہو تو قصر یعنی بال کتروانا متعین ہے۔

عورت کے لئے حلق ناجائز و حرام ہے، یہ قصر ہی کرے گی' عورت کے لئے سارے سر کے بال انگلی کے ایک پورے کے برابر بلکہ کچھ زائد کتروانا سنت ہے اور کم از کم چوتھائی سر کے بال

ایک پورے کے برابر کتروانا واجب ہے۔

عمرہ کے حلق یا قصر کے لئے جگہ متعین ہے، وقت متعین نہیں، حلق یا قصر کے لئے جگہ سے مراد ''حرم'' ہے، اگر حرم کے باہر حلق یا قصر کیا تو دم واجب ہو جائے گا۔

حلق یا قصر کے لئے قبلہ رخ بیٹھنا اور دائیں طرف سے حلق یا قصر شروع کرانا مستحب ہے۔

حلق اگر استرے کے علاوہ کریم یا پاؤڈر وغیرہ سے کیا تو بھی جائز ہے' لیکن استرے سے حلق کرانا افضل ہے۔

حلق کرانے کے وقت مُحرِم خود اپنا یا دوسرے مُحرِم کا حلق کر سکتا ہے۔

عورت اپنے بال خود کاٹے' اپنے محرم یا شوہر سے کٹوائے' نامحرم سے بال کٹوانا حرام ہے۔

اگر مرد کے سر کے بال چھوٹے ہیں کہ قصر نہیں ہو سکتا تو حلق متعین ہے' اگر پہلے سے سر گنجا ہو تو اسی پر استرا چلا دینا واجب ہے' اگر سر پر اس قدر زخم ہیں کہ استرا نہیں چلایا جا سکتا تو یہ واجب ساقط ہو جائے گا' ایسا شخص حلق کے بغیر ہی حلال ہو جائے گا۔

حلق یا قصر کرانے سے احرام کی تمام پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں اور احرام کی وجہ سے جو چیزیں ممنوع قرار دی گئیں تھیں' وہ سب جائز ہو جاتی ہیں' البتہ حج کے احرام میں طواف زیارت سے پہلے جماع وغیرہ جائز نہیں ہوتا۔

چوتھائی سر کے حلق یا قصر سے گو حلال ہو جائے گا، مگر ایسا کرنا خلاف سنت اور مکروہ تحریمی ہے۔

قصر کی بجائے حلق کرانا افضل ہے' اس لئے کہ حلق میں قصر بھی ہو جاتا ہے اور قصر میں حلق نہیں ہوتا' اور نبی کریم ﷺ نے حلق کرانے والوں کے لئے تین بار اور قصر کرانے والوں کے لئے صرف ایک بار دعا فرمائی ہے اور آپ ﷺ نے احرام کھولنے کیلئے حلق کروایا ہے۔

حلق یا قصر کے بعد دعا کریں' مندرجہ ذیل دعا کا پڑھنا بھی ثابت ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ قَضٰی عَنَّا نُسُكَنَا اَللّٰهُمَّ زِدْنَا اِیْمَانًا وَّیَقِیْنًا.

''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہماری عبادت (عمرہ یا حج) پوری کرادی، اے اللہ! ہمارے ایمان اور یقین میں اور اضافہ فرما۔''

(ردالمحتار: ۲/ ۵۱۵ تا ۵۱۷، بدائع الصنائع: ۲/ ۱۴۰ تا ۱۴۲، غنیۃ الناسک/ ۹۲ تا ۹۴)

خواتین کا عمرہ

خواتین کا حج وعمرہ بھی مردوں کی طرح ہے، چند احکام میں فرق ہے۔ اور وجہ فرق عورت کی عصمت وناموس کا تحفظ ہے۔ پہلا فرق یہ ہے کہ عورت کیلئے شوہر یا محرم کے بغیر حج، عمرہ یا کسی بھی مقصد کیلئے سفر کرنا ناجائز ہے، احادیث مبارکہ میں اس پر بڑی سخت وعید بیان کی گئی ہے لہٰذا عورت کو شوہر یا محرم کی معیت کے بغیر سفر حج یا سفر عمرہ ہرگز نہیں کرنا چاہیے۔

ذیل میں خواتین کے مردوں سے مختلف احکام ذکر کیے جاتے ہیں، ان احکام کے علاوہ باقی تمام احکام مرد وعورت کے لیے یکساں ہیں۔

خواتین کا احرام

احرام کے اکثر مسائل مرد وعورت کے لئے یکساں ہیں، چند ایک مسائل کا فرق ہے۔

۱۔ عورت کو احرام کی حالت میں بھی سر ڈھانپنا ضروری ہے، اس کا تعلق ستر سے ہے نہ کہ احرام سے، سر کھلنے سے جنایت لازم نہیں ہوگی البتہ غیر مردوں کے سامنے سر کھولنے سے گناہ ہوگا۔

۲۔ احرام کی حالت میں چہرے پر کپڑا بھی نہ لگے اور غیر مردوں سے پردہ بھی ضروری ہے، اس کے لئے احرام کے مخصوص نقاب استعمال کئے جائیں۔

۳۔ احرام کی حالت میں عورت ہر قسم کا سلا ہوا کپڑا پہن سکتی ہے، اس کے لئے احرام کی دو چادریں نہیں ہیں۔

۴۔ عورت کے لئے احرام کی حالت میں زیور، جرابیں اور دستانے نہ پہننا افضل ہے، اگر پہن لے تو بھی جائز ہے۔

۵۔ عورت کو تلبیہ اونچی آواز سے پڑھنا منع ہے، اتنی آواز سے پڑھے کہ صرف خود سن سکے۔

۶۔ اگر احرام باندھنے کے وقت میں ناپاکی کے ایام ہوں تو بھی احرام باندھنا جائز ہے، اور احرام کیلئے غسل یا کم از کم وضو کرنا مستحب ہے۔

۷۔ احرام سے حلال ہونے کے لئے عورت کا حلق کرانا حرام ہے، عورت صرف قصر کرے، یعنی انگلی کے ایک پورے کے برابر تمام سر کے بال خود کاٹے، محرم یا شوہر سے کٹوائے، نامحرم سے بال کٹوانا حرام ہے، ایک پورے کے برابر تمام سر کے بال کاٹنا سنت ہے اور ایک پورے کے برابر چوتھائی سر کے بال کاٹنا واجب، اور احرام سے نکلنے کے لئے ضروری ہے۔

خواتین کا طواف

۱۔ ناپاکی کی حالت میں عورت کے لئے طواف اور سعی کرنا جائز نہیں، طواف اس لئے جائز نہیں کہ اس کے لئے طہارت شرط ہے، دوسرے اس لئے کہ طواف مسجد حرام میں ہوتا ہے اور ناپاکی کی حالت میں مسجد میں جانا منع ہے، اور سعی اس وجہ سے جائز نہیں کہ وہ ہمیشہ طواف کے بعد ہوتی ہے، طواف سے پہلے یا طواف کے بغیر سعی نہیں ہوتی، لہٰذا اگر احرام کے وقت یا طواف کے وقت عورت ایام سے ہو تو پاک ہونے تک احرام کی حالت میں رہے اور پاکی کے ایام کا انتظار کرے، پاک ہونے کے بعد غسل کر کے طواف و سعی یعنی عمرہ کرے۔

۲۔ عورت کے لئے طواف میں اضطباع نہیں ہے، اور یہ اس کے لئے ممکن بھی نہیں۔

۳۔ عورت طواف میں رمل نہیں کرے گی، بلکہ عام چال چلے گی۔

۴۔ رمضان المبارک اور حج کے زمانے میں چونکہ رش بہت زیادہ ہوتا ہے، مرد کے لئے بھی حجر اسود کا بوسہ ممکن نہیں ہوتا، لہٰذا عورت حجر اسود کے بوسہ کے لئے ہرگز کوشش نہ کرے، دور سے اشارے سے استلام کرے۔

۵۔ طواف سے فارغ ہو کر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز نہ پڑھے، کیونکہ یہاں رش بہت زیادہ ہوتا ہے، بلکہ مطاف میں جہاں خواتین ہوں، اور رش نہ ہو وہاں یہ نماز پڑھے۔

۶۔ طواف کے دوران اونچی آواز سے دعا نہ کرے، بلکہ آہستہ آواز سے دعا کرے کہ

صرف خود سنے۔

۷۔ طواف کے دوران مردوں کے اختلاط سے بچے۔

خواتین کی سعی

خواتین کی سعی بھی مردوں کی طرح ہے، مگر مرد وعورت کی سعی میں چار فرق ہیں۔

۱:۔ مرد سبز ستونوں کے درمیان قدرے تیز چلیں گے، عورت یہاں بھی عام چال کے ساتھ چلے گی، تیز نہیں دوڑے گی۔
بعض عورتیں مردوں کی طرح یہاں تیز تیز دوڑتی ہیں، یہ خلاف سنت اور غلط طریقہ ہے

۲:۔ مرد صفا اور مروہ پر قدرے بلند آواز سے دعا کریں گے، عورت آہستہ آواز سے دعا کرے کہ کسی کو سنائی نہ دے۔

۳:۔ عورت احرام کی حالت میں ہو یا نہ ہو، یہاں پردے کا خاص اہتمام کرے، تاکہ کسی غیر محرم کی نظر اس کے چہرے یا جسم کے کسی بھی حصہ پر نہ پڑے۔

۴:۔ عورت سعی کے لیے صفا اور مروہ کے اوپر نہ چڑھے، کیونکہ وہاں رش بہت زیادہ ہوتا ہے، ہلکی سی بلندی پر چڑھ کر دوسرا چکر شروع کر دے۔

❁❁❁

جنایات

جنایت کا لغوی معنی:

جنایت کا لغوی معنی ہے ''کسی جرم یا غلطی کا ارتکاب کرنا'' ہر وہ کام جس کے ارتکاب سے بندہ دنیا یا آخرت میں سزا و عتاب کا مستحق قرار پائے۔ (لسان العرب/۲، ۳۹۳)

جنایت کا شرعی و اصطلاحی معنی:

احرام یا حرم کے ممنوعات میں سے کسی ایک ممنوع کا ارتکاب جنایت کہلاتا ہے۔
(ردالمحتار: ۲/ ۵۴۳، غنیۃ الناسک/ ۱۲۷)

احرام کی جنایات آٹھ اور حرم کی جنایات دو ہیں

احرام کی جنایات:

۱۔ خوشبو استعمال کرنا۔ ۲۔ سلا ہوا کپڑا پہننا
۳۔ سر اور چہرہ ڈھانپنا ۴۔ بال کاٹنا یا مونڈنا
۵۔ ناخن کاٹنا ۶۔ جماع کرنا
۷۔ واجبات عمرہ میں سے کسی واجب کو ادا نہ کرنا۔
۸۔ خشکی کے جانور کا شکار کرنا۔ (ردالمحتار:۲/۵۴۳، غنیۃ الناسک/ ۱۲۷)

حرم کی جنایات:

حرم کی صرف دو جنایات ہیں، ان کا تعلق حرم سے ہے، بلا احرام بھی ان کا ارتکاب جنایت اور موجب جزاء ہے۔

۱۔ حرم کے جانور کا شکار کرنا
۲۔ حرم کے درخت یا گھاس کاٹنا (ردالمحتار:۲/۵۴۳، غنیۃ الناسک/ ۱۲۷)

❂❂❂

احرام کی جنایات

احرام کی آٹھ جنایات ہیں ان جنایات کے مسائل بہت زیادہ ہیں ان تمام مسائل کا احاطہ یہاں مقصود نہیں، یہاں اہم اور اصولی نوعیت کے مسائل کو ذکر کیا جائے گا، بوقت ضرورت کسی مستند عالم دین سے رجوع کریں۔

۱۔خوشبو استعمال کرنا

خوشبو وہ ذی جسم چیز ہے، جس سے اچھی مہک آتی ہو اور اسے خوشبو کے طور پر استعمال کیا جاتا ہو، یا اس سے خوشبو تیار کی جاتی ہو، جیسے کافور، عود، زعفران اور عنبر وغیرہ

(ردالمحتار:۲/۵۴۴، غنیۃ الناسک/۱۳۰)

خوشبو کا کپڑے یا جسم پر لگنا جنایت احرام ہے، اگر خوشبو، پھول یا خوشبودار پھل وغیرہ سونگھ لیا تو کوئی جزاوغیرہ واجب نہیں ہوگی، اگر چہ ایسا کرنا مکروہ ہے اسی طرح اگر احرام سے پہلے جسم پر کوئی خوشبو لگائی جو احرام کے بعد بھی آتی رہی تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے، اسی طرح اگر کسی دوسرے کو خوشبو لگائی یا سلا ہوا کپڑا پہنایا تو بھی کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ اپنے جسم یا کپڑے کو خوشبو نہ لگے۔ (ردالمحتار: ۲/۵۴۴)

جسم پر خوشبو کے استعمال سے دم واجب ہونے کی صورتیں

۱۔ کسی بڑے پورے عضو مثلاً سر، چہرہ، ہاتھ، ڈاڑھی، ران یا پنڈلی وغیرہ پر خوشبو لگائی یا کسی چھوٹے عضو مثلاً ناک، کان، آنکھ، انگلی یا مونچھ وغیرہ پر زیادہ خوشبو لگائی یا کسی بڑے عضو کے کسی حصے پر زیادہ خوشبو لگائی یا جسم میں متفرق طور پر اتنی خوشبو لگائی کہ اگر سب کو جمع کیا جائے تو ایک بڑے عضو کے برابر ہو جائے تو ان تمام صورتوں میں دم واجب ہوگا اگر چہ ایک لمحہ کے لئے خوشبو لگائی ہو یا لگاتے ہی دھو دی ہو، دم واجب ہونے کی صورت میں جانور کو حدود حرم میں ذبح کرنا ضروری ہے، اور اس جانور کا گوشت کھانا اس محرم اور مالدار لوگوں کیلئے جائز نہیں، صرف فقراء کیلئے اس جانور کا

گوشت کھانا جائز ہے۔ (ردالمحتار:۲، ۵۴۴۔۵۴۵) غنیۃ الناسک، ۱۳۰)

۲۔ مہندی بھی خوشبو ہے، لہذا اگر ساری ڈاڑھی یا پوری ہتھیلی پر مہندی لگائی تو دم واجب ہو گا، اگر سر پر پتلی اور ہلکی مہندی لگائی تو بھی ایک دم واجب ہو گا اور اگر سر پر گاڑھی مہندی لگائی اور ایک دن یا ایک رات سے کم وقت تک لگی رہی تو بھی ایک دم واجب ہو گا، اور اگر پورے ایک دن یا ایک رات مہندی لگی رہی اور مہندی چوتھائی سر سے یا اس سے زیادہ تھی تو مرد پر دو دم واجب ہونگے ایک خوشبو کی وجہ سے دوسرا دم دن بھر سر ڈھانکنے کی وجہ سے اور اگر ایک رات یا ایک دن سے کم عرصہ کے لئے لگائی تو ایک دم اور ایک صدقہ واجب ہو گا اور عورت پر صرف ایک دم واجب ہو گا اس لئے کہ عورت کے لئے احرام میں سر ڈھانکنا ممنوع نہیں ہے، صدقہ واجب ہونے کی صورت میں حدود حرم میں اس کی ادائیگی ضروری نہیں، اپنے وطن میں بھی ادا کیا جا سکتا ہے، اور اس کی قیمت دینا بھی جائز ہے۔ (ردالمحتار:۲/ ۵۴۶، غنیۃ الناسک/۱۳۳۔۱۳۴)

۳۔ خوشبودار سرمہ اگر تین مرتبہ لگایا تو دم واجب ہو گا، (غنیۃ الناسک/۱۳۳)

۴۔ اگر خوشبو کو یا ایسی خوشبودار دوا کو استعمال کیا یعنی زخم وغیرہ پر لگایا کہ جس میں خوشبو غالب ہے اگر زخم ایک بڑے عضو کے برابر یا اس سے زیادہ ہو تو دم واجب ہے اسی طرح اگر زخم بڑے عضو سے کم حصہ پر ہے لیکن بار بار دوائی لگائی تو بھی دم واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/ ۸۳۳)

۵۔ زیتون یا تل کا خالص تیل خوشبو کے طور پر کسی بڑے عضو یا اس سے زیادہ جگہ پر لگایا تو دم واجب ہے۔ (ردالمحتار : ۲/۵۴۶، غنیۃ الناسک/۱۳۳)

۶۔ جسم میں متفرق طور پر خوشبو لگائی اگر وہ ساری جگہ ایک بڑے عضو کے برابر ہو تو دم واجب ہے۔ اگر خوشبو بڑے عضو سے کم جگہ پر لگائی یا کسی چھوٹے عضو پر لگائی لیکن خوشبو زیادہ ہے تو بھی دم واجب ہے۔

۷۔ اگر ایک جگہ بیٹھ کر سارے جسم کو خوشبو لگائی تو ایک دم واجب ہو گا، مختلف جگہوں پر بیٹھ کر خوشبو لگانے سے ہر جگہ کا مستقل دم واجب ہو گا،

(ردالمحتار: ۲/۵۴۵، غنیۃ الناسک/۱۳۱)

۸۔ حجر اسود پر خوشبو لگی ہوتی ہے، احرام کی حالت میں حجر اسود کا بوسہ لینا یا اسے ہاتھ لگانا منع ہے، اگر محرم نے حجر اسود کا استلام کیا اور اس کے منہ یا ہاتھ کو زیادہ خوشبو لگ گئی تو دم واجب ہوگا۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۰)

۹۔ ایسا خوشبودار صابن جس کی خوشبو زیادہ ہو، اس سے سر، چہرہ یا ہاتھ وغیرہ دھونے سے دم واجب ہوگا، اگر خوشبو ہلکی ہے اور بار بار نہیں دھویا تو صدقہ واجب ہے اور اگر بالکل خوشبو نہیں ہے تو کچھ بھی واجب نہیں۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۳)

۱۰:۔ زیتون یا تل کا خوشبو ملا ہوا تیل یا کوئی بھی خوشبودار تیل کسی بڑے پورے عضو پر لگانے سے دم واجب ہوتا ہے۔ (ردالمحتار: ۲/۵۴۶، غنیۃ الناسک/۱۳۳)

خوشبودار کپڑے کے استعمال سے دم واجب ہونے کی صورتیں

۱۔ ایسا خوشبودار کپڑا یا بستر وغیرہ ساری رات یا سارا دن یا آدھی رات اور آدھا دن استعمال کیا جسے بہت تیز یا بہت زیادہ خوشبو لگی ہوئی ہے اور بالشت در بالشت یا اس سے کم ہے تو بھی دم واجب ہے اور اگر ہلکی خوشبو لگی ہے تو اگر بالشت در بالشت سے زیادہ جگہ میں لگی ہے تو دم واجب ہے، ورنہ صدقہ واجب ہے۔

(ردالمحتار: ۲/۵۴۵۔۵۴۶، غنیۃ الناسک/۱۳۱)

۲۔ اگر سلا ہوا خوشبودار کپڑا تفصیل بالا کے مطابق پہنا تو دو دم واجب ہونگے، ایک دم سلا ہوا کپڑے پہننے کی وجہ سے اور دوسرا دم خوشبو کی وجہ سے (ردالمحتار: ۲/۵۴۶)

۳۔ احرام کی چادر کے ساتھ مشک، عنبر یا کافور زیادہ مقدار میں باندھ لیا۔ اگر سارا دن یا ساری رات یا آدھا دن اور آدھی رات تک باندھے رکھا تو دم واجب ہوگا، ورنہ نہیں (حوالہ بالا)

جسم پر خوشبو کے استعمال سے صدقہ واجب ہونے کی صورتیں

۱۔ اگر خوشبو کسی بڑے پورے عضو پر نہیں لگائی بلکہ بڑے عضو کے تھوڑے یا اکثر حصے پر

خوشبو لگائی یا کسی چھوٹے عضو مثلاً ناک، کان، آنکھ وغیرہ پر لگائی، دونوں صورتوں میں خوشبو تھوڑی تھی زیادہ نہیں تھی تو صدقہ واجب ہوگا، خوشبو کے تھوڑا یا زیادہ ہونے کا مدار عرف پر ہے اگر عرف نہ ہو تو خوشبو لگانے والے یا دیکھنے والے کے تھوڑا یا زیادہ سمجھنے پر ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۰، ردالمحتار: ۵۴۴۔۵۴۵)

۲۔ خوشبودار سرمہ ایک یا دو مرتبہ لگانے سے صدقہ واجب ہوتا ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۳)

۳۔ زیتون یا تل کا خالص تیل خوشبو کے طور پر کسی چھوٹے عضو پر یا بڑے عضو کے اکثر یا کم حصے پر لگانے سے صدقہ واجب ہوتا ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۳)

۴۔ زیتون یا تل کا خوشبو ملا ہوا تیل یا کوئی بھی خوشبودار تیل کسی چھوٹے عضو پر یا کسی بڑے عضو کے اکثر یا کم حصہ پر لگایا تو صدقہ واجب ہوگا۔ (حوالہ بالا)

۵۔ مہندی اگر پوری ڈاڑھی یا پوری ہتھیلی پر نہیں لگائی بلکہ کم پر لگائی اگرچہ اکثر حصہ پر لگائی ہو تو صدقہ واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۰)

۶۔ اگر ایسی خوشبودار دوا کو زخم وغیرہ پر لگایا جس میں دوا غالب اور خوشبو مغلوب ہے تو صدقہ واجب ہے، اور اگر خوشبو غالب ہے لیکن چھوٹے عضو پر دوا کو لگایا تو بھی صدقہ واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۳)

۷۔ جسم میں متفرق طور پر خوشبو لگائی اگر وہ ساری جگہ ایک بڑے عضو سے کم ہے تو صدقہ واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۱، ردالمحتار: ۲/ ۵۴۵)

۸۔ اگر بالکل معمولی خوشبو والے صابن سے ایک مرتبہ ہاتھ، چہرہ یا سر وغیرہ دھویا تو صدقہ واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۳)

خوشبودار کپڑے کے استعمال سے صدقہ واجب ہونے کی صورتیں

۱۔ ایسا خوشبودار کپڑا جسے بہت تیز یا بہت زیادہ خوشبو بالشت در بالشت لگی ہوئی ہو، اسے ایک دن یا ایک رات سے کم مدت استعمال کیا تو صدقہ واجب ہے۔

(غنیۃ الناسک/۱۳۱، ردالمحتار:۲/۵۴۶)

۲۔ ایسا خوشبودار کپڑا جسے ہلکی خوشبو بالشت در بالشت سے کم میں لگی ہوئی ہو، ایک دن، ایک رات یا اس سے کم مدت استعمال کرنے سے صدقہ واجب ہوتا ہے۔ (حوالہ بالا)

۳۔ احرام کی چادر کے ساتھ کوئی خوشبو مثلاً مشک، کافور یا عنبر تھوڑی مقدار میں باندھ لی اگرچہ سارا دن یا ساری رات بندھی رہی تو صدقہ واجب ہوگا۔

(غنیۃ الناسک/۱۳۱، ردالمحتار:۲/۵۴۶)

۴۔ احرام کی چادر کے ساتھ زیادہ خوشبو پورے دن یا پوری رات سے کم وقت کیلئے باندھی تو صدقہ واجب ہوگا۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۱، ردالمحتار:۲/۵۴۶)

عود باندھنے سے دم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا اگرچہ اس کی خوشبو محسوس ہوتی ہو۔

(غنیۃ الناسک/۱۳۱)

خوشبو یا خوشبودار چیزیں کھانے یا پینے سے دم واجب ہونے کی صورتیں

۱۔ خالص خوشبو مثلاً زعفران وغیرہ زیادہ مقدار میں کھائی اور منہ کے اکثر حصے میں لگ گئی تو دم واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۲، ردالمحتار:۲/۵۴۵)

۲۔ خوشبو ملی ہوئی کوئی ایسی چیز کھائی جسے پکایا نہیں گیا تھا مثلاً چٹنی یا اچار وغیرہ اور خوشبو کی مقدار اس چیز سے زیادہ ہے اور وہ چیز زیادہ مقدار میں کھائی ہے تو دم واجب ہے اگرچہ خوشبو محسوس نہ ہوتی ہو۔

خوشبو کھانے کی صرف انہی دو صورتوں میں دم ہے واجب ہوتا ہے، ان دو صورتوں کے علاوہ بقیہ بعض صورتوں میں صدقہ واجب ہوتا ہے اور بعض صورتوں میں کچھ واجب نہیں ہوتا۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۲، ردالمحتار ۲/۵۴۷)

۳۔ پینے کی چیز مثلاً چائے، قہوہ، شربت یا بوتل وغیرہ میں خوشبو ملا دی گئی ہو۔ خوشبو غالب اور مشروب مغلوب ہو ایسا مشروب زیادہ مقدار میں پینے سے دم واجب ہوگا۔ خوشبو کو مشروب میں پکایا گیا ہو یا پکائے بغیر صرف ملایا گیا ہو، دونوں صورتوں کا ایک ہی

حکم ہے۔

کھانے کی چیز میں خوشبو کو پکانے اور نہ پکانے کا فرق ہے جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔ (حوالہ بالا)

۴۔ پینے کی چیز مثلاً چائے، قہوہ یا بوتل وغیرہ میں خوشبو مغلوب ہو لیکن اسے ایک مجلس میں بار بار پیا جائے تو دم واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۲، ردالمحتار:۲/ ۵۴۷)

خوشبو یا خوشبودار چیزیں کھانے یا پینے سے صدقہ واجب ہونے کی صورتیں

۱۔ خالص خوشبو مثلاً زعفران وغیرہ تھوڑی مقدار میں کھالی کہ منہ کے اکثر حصے میں نہیں لگی تو صدقہ واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۲، ردالمحتار:۲/ ۵۴۷)

۲۔ خوشبو ملی ہوئی کوئی ایسی چیز کھائی جسے پکایا نہیں گیا تھا، مثلاً چٹنی یا اچار وغیرہ اگرچہ خوشبو کی مقدار اس چیز سے زیادہ ہے لیکن وہ چیز تھوڑی مقدار میں کھائی ہے تو صدقہ واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۲، ردالمحتار:۲/ ۵۴۷)

۳۔ پینے کی چیز مثلاً چائے، قہوہ، شربت یا بوتل وغیرہ میں خوشبو ملا دی گئی ہو، خوشبو غالب اور مشروب مغلوب ہو لیکن ایسا مشروب کم مقدار میں پیا ہو تو صدقہ واجب ہے۔
(غنیۃ الناسک/۱۳۲، ردالمحتار:۲/ ۵۴۷)

۴۔ پینے کی چیز مثلاً چائے یا بوتل وغیرہ میں خوشبو مغلوب ہو تو اس کے پینے سے صدقہ واجب ہے اگر ایسا مشروب مختلف مجالس میں پیا تو ہر دفعہ پینے کے بدلے میں صدقہ واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۲، ردالمحتار:۲/ ۵۴۷)

خوشبودار چیزیں کھانے پینے کی وہ صورتیں جن میں دم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا

۱۔ خوشبو ملی ہوئی کوئی ایسی چیز کھائی جسے خوشبو ملا کر پکایا گیا ہو یا پکا کر خوشبو ملائی گئی ہو خوشبو غالب ہو یا مغلوب ہو، کسی بھی صورت میں دم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا، البتہ اگر ایسے کھانے سے خوشبو آرہی ہو تو مکروہ ہے۔

(غنیۃ الناسک/۱۳۲، ردالمحتار:۲/ ۵۴۷)

۲۔ پان میں لونگ، الائچی، خوشبو دار تمبا کو وغیرہ ملا کر کھانا مکروہ ہے، البتہ اس سے دم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا، تاہم احتیاط بہتر ہے۔

۳۔ کھانے کی چیز میں دار چینی، گرم مصالحہ وغیرہ ملا کر کھانا جائز ہے۔

(غنیۃ الناسک/۱۳۲)

۴۔ زعفران ملا حلوہ کھانا جائز ہے۔ (حوالہ بالا)

۵۔ خوشبو ملی ہوئی کوئی ایسی چیز کھائی جسے پکایا نہیں جاتا مثلاً چٹنی یا اچار وغیرہ اور اس چیز میں خوشبو کی مقدار کم ہے یعنی وہ چیز غالب اور خوشبو مغلوب ہے تو دم یا صدقہ کچھ بھی واجب نہیں البتہ اگر خوشبو آتی ہو تو مکروہ ہے۔

(غنیۃ الناسک/۱۳۲، ردالمحتار:۲/ ۵۴۷)

۶۔ لیمن یا سوڈے وغیرہ کی بوتل جس میں خوشبو نہ ملائی گئی ہو پینا جائز ہے۔

(معلم الحجاج/۲۳۱، رفیق حج/۱۸۳)

۲۔ سلا ہوا کپڑا پہننا

مرد کیلئے احرام کی حالت میں سلا ہوا کپڑا پہننا منع ہے، سلے ہوئے کپڑے سے مراد ہر وہ کپڑا ہے جو انسانی جسم یا جسم کے کسی عضو کی ہیئت و ساخت کے مطابق سلائی بُنائی یا کسی بھی طریقہ سے تیار کیا گیا ہو۔ جیسے شلوار، قمیض، ٹوپی، بنیان، لنگوٹ وغیرہ، سلا ہوا کپڑا جان بوجھ کر، بھول کر یا کسی بھی وجہ سے ایک طویل وقت تک پہننا جنایت ہے، خواہ حالت احرام میں سلا ہوا کپڑا پہنا جائے یا سلا ہوا کپڑا پہنے کی حالت میں احرام کی نیت کی جائے، دونوں صورتیں ممنوع ہیں۔

سلا ہوا کپڑا اگر پورا ایک دن یا ایک رات یا نصف دن اور نصف رات تک استعمال کیا تو دم واجب ہے۔ اس سے کم وقت میں سلا ہوا کپڑا استعمال کرنے سے صدقہ واجب ہوتا ہے، اگر ایک گھنٹے سے کم وقت تک کیلئے سلا ہوا کپڑا پہنا تو ایک مٹھی بھر گندم کے برابر صدقہ واجب ہوتا

ہے۔سلا ہوا کپڑا پہن کر فوراً اتار دینے سے کچھ بھی واجب نہیں ہوتا۔عورت کیلئے احرام کی حالت میں سلا ہوا کپڑا پہننا جائز ہے۔ (ردالمحتار:۲/ ۴۸۱۔۵۴۷،غنیۃ الناسک/۱۳۴)

سلا ہوا کپڑا پہننے سے دم واجب ہونے کی صورتیں

۱۔ سلا ہوا کپڑا پورا دن یا پوری رات یا آدھا دن اور آدھی رات (یعنی بارہ گھنٹے تک) پہنا تو دم واجب ہے۔ (ردالمحتار:۲/ ۵۴۷، غنیۃ الناسک/۱۳۴)

۲۔ سلا ہوا کپڑا پورا دن یا پوری رات پہنا اور دم دے دیا اور کپڑا نہیں اتارا تو دوسرا دم واجب ہو جائے گا، اور اگر دم نہیں دیا اور کئی دن تک کپڑا پہنے رکھا تو ایک ہی دم واجب ہوگا۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۴،ردالمحتار:۲/ ۵۴۸)

۳۔ کسی عذر مثلاً بخار یا سردی وغیرہ کی وجہ سے سلا ہوا کپڑا مثلاً سویٹر وغیرہ پہنا اور عذر ختم ہونے کے بعد بھی پہنے رکھا، تو ایک دن یا ایک رات تک پہننے کی صورت میں کفارہ کے علاوہ دم بھی واجب ہوگا اس سے کم مدت تک کیلئے پہنا تو کفارہ اور صدقہ واجب ہوگا اور اگر عذر ختم ہونے کا محض شک تھا، یقین نہیں تھا تو صرف ایک ہی کفارہ (جو عذر کی بناء پر سلا ہوا کپڑا پہننے سے واجب ہوتا ہے) واجب ہوگا۔
(ردالمحتار:۲/ ۵۴۹، غنیۃ الناسک)

۴۔ ایک دن یا کئی دن سلا ہوا کپڑا پہنا، اسے اتار کر دوبارہ پہن لیا، اگر اتارتے وقت دوبارہ وہی کپڑا یا دوسرا کپڑا پہننے کی نیت تھی تو ایک دم واجب ہوگا اگر اتارتے وقت دوبارہ پہننے کی نیت نہیں تھی، پھر پہن لیا، اور ایک دن یا ایک رات پہنے رکھا تو دوسرا دم واجب ہوگا۔ (ردالمحتار:۲/ ۵۴۸،غنیۃ الناسک/۱۳۴)

۵۔ کئی دن تک سلا ہوا کپڑا پہنے رہنے سے ایک ہی دم واجب ہوتا ہے لیکن اگر روزانہ مختلف کپڑے پہنے تو متعدد دم واجب ہوں گے، مثلاً پہلے دن شلوار پہنی، دوسرے دن قمیص پہنی، تیسرے دن جرابیں پہنیں، چوتھے دن ٹوپی پہن لی، تو چار دم واجب ہوں گے۔ (ردالمحتار:۲/ ۵۴۸،غنیۃ الناسک/۱۳۵)

۶۔ کئی سارے سلے ہوئے کپڑے مثلاً شلوار، قمیص، ٹوپی، جرابیں وغیرہ ایک دن یا ایک رات تک ایک سبب (مثلاً سردی وغیرہ) کی بناء پر یا بلا سبب پہنے تو ایک ہی دم واجب ہوگا۔ (ردالمحتار: ۲/ ۵۴۸، غنیۃ الناسک/ ۱۳۵)

۷۔ ضرورت کی بناء پر ایک عضو کیلئے سلا ہوا کپڑا پہننے کی ضرورت تھی اس جگہ دو کپڑے پہن لئے تو ایک کفارہ واجب ہوگا لیکن دوسرا کپڑا پہننے کی وجہ سے گنہ گار ہوگا جیسے سر میں درد وغیرہ کی وجہ سے ٹوپی بھی پہن لی اور پگڑی بھی باندھ لی تو ایک ہی کفارہ واجب ہوگا لیکن گناہ بھی ہوگا۔

اور اگر ضرورت ایک عضو میں کپڑا پہننے کی تھی لیکن دو الگ الگ اعضاء پر سلا ہوا کپڑا پہن لیا تو دو کفارے واجب ہوں گے، مثلاً پاؤں میں تکلیف کی وجہ سے موزے پہننے کی ضرورت تھی تو موزے بھی پہن لئے اور شلوار بھی پہن لی یا سر میں تکلیف کی وجہ سے ٹوپی پہننے کی ضرورت تھی تو ٹوپی بھی پہن لی اور قمیض بھی پہن لی تو دو کفارے واجب ہونگے۔ جو سلا ہوا کپڑا عذر کی وجہ سے پہنا ہے اس میں اختیار ہوگا کہ دم دے، روزے رکھے یا صدقہ دے، اور جو کپڑا بلا عذر پہنا ہے اس میں اختیار نہیں ہوگا بلکہ اس میں دم ہی واجب ہوگا جب کہ ایک دن یا ایک رات تک کپڑا پہنا ہو۔

(ردالمحتار: ۲/ ۵۴۸، غنیۃ الناسک/ ۱۳۵)

۸۔ کسی عذر مثلاً بخار کی وجہ سے سلا ہوا کپڑا پہنا پھر کسی دوسرے عذر مثلاً نئے بخار یا سر درد کی وجہ سے سلا ہوا کپڑا پہن لیا اور ایک دن یا ایک رات تک وہ دونوں کپڑے پہنے رکھے تو دو دم واجب ہونگے۔ (ردالمحتار: ۲/ ۵۴۸، غنیۃ الناسک/ ۱۳۵)

۹۔ موزا، بوٹ یا ایسا جوتا پہنا جس سے پاؤں کے درمیان میں ابھری ہوئی ہڈی چھپ گئی اور ایسا جوتا ایک دن یا ایک رات تک پہنے رکھا تو دم واجب ہے۔

(غنیۃ الناسک/ ۱۳۶)

سلا ہوا کپڑا پہننے سے صدقہ واجب ہونے کی صورتیں

۱۔ سلا ہوا کپڑا پوری رات یا پورے دن سے کم اگر ایک گھنٹہ یا گھنٹے سے زیادہ پہنا تو صدقہ (یعنی پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت دینا) واجب ہے اگر ایک گھنٹہ سے کم وقت تک پہنا تو ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت کا صدقہ دینا واجب ہے۔
(ردالمحتار:۲/ ۵۴۷، غنیۃ الناسک/۱۳۴)

۲۔ احرام کی حالت میں جس جوتے کا پہننا منع ہے، اسے ایک رات یا ایک دن سے کم وقت تک پہنا تو صدقہ واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/ ۱۳۶)

سلا ہوا کپڑا پہننے سے دم یا صدقہ کچھ واجب نہ ہونے کی صورتیں

۱۔ سلا ہوا کپڑا پہنتے ہی فوراً اتار دیا تو دم یا صدقہ وغیرہ کچھ واجب نہیں ہوگا۔
(غنیۃ الناسک/۱۳۴)

۲۔ قبا یا چوغہ وغیرہ کو اس طرح پہنا کہ اسے کندھوں پہ ڈال لیا اور آستینوں میں ہاتھ نہیں ڈالے اور نہ ہی بٹن بند کئے تو دم یا صدقہ وغیرہ کچھ بھی واجب نہیں، البتہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (غنیۃ الناسک/ ۱۳۵)

۳۔ لنگی یا چادر وغیرہ کو رسی سے باندھ لیا تو بھی کچھ واجب نہیں ہوگا، تاہم ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (غنتیہ الناسک/ ۱۳۶)

۴۔ عورت کیلئے حالت احرام میں چونکہ سلا ہوا کپڑا پہننا جائز ہے لہذا عورت کے سلا ہوا کپڑے پہننے کی وجہ سے کچھ واجب نہیں ہوگا۔ (غنتہ الناسک/ ۱۳۶)

۵۔ محرم نے کسی دوسرے محرم کو سلا ہوا کپڑا پہنا دیا تو کپڑا پہنانے والے پر کوئی جزاء وغیرہ واجب نہیں البتہ ایسا کرنا گناہ ہے، جسے کپڑا پہنایا گیا ہے اس پر تفصیل مذکور کے مطابق جزاء واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/ ۱۳۶)

۶۔ سلے ہوئے کپڑے کے پہننے کے طریقے کے برخلاف، طریقے پر کپڑا پہنا تو بھی دم یا صدقہ وغیرہ واجب نہیں ہوگا، مثلاً قمیص یا شلوار کو لنگی کی طرح باندھ لیا تو دم وغیرہ

واجب نہیں ہوگا۔(غنیۃ الناسک ۱۳۵، ردالمحتار:۲/ ۵۴۷)

۳۔سر اور چہرہ ڈھانپنا

حالت احرام میں مرد کیلئے کسی کپڑے وغیرہ سے سر اور چہرہ ڈھانپنا منع ہے، عورت کیلئے چہرہ ڈھانپنا کہ چہرے کے ساتھ نقاب وغیرہ لگے منع ہے۔

مرد نے پورا دن یا پوری رات پورا سر یا سر کا چوتھائی حصہ یا پورا چہرہ یا چہرے کا چوتھائی حصہ کسی کپڑے وغیرہ سے ڈھانپے رکھا تو دم واجب ہو جائے گا، اگر پورے دن یا پوری رات سے کم وقت کیلئے سر یا چہرہ ڈھانپا یا پورے دن یا پوری رات سر یا چہرے کے چوتھائی حصہ سے کم حصہ کسی کپڑے وغیرہ سے ڈھانپا تو صدقہ واجب ہوگا، اسی طرح عورت نے پورا دن یا پوری رات سارا چہرہ یا چہرہ کا چوتھائی حصہ کسی کپڑے وغیرہ سے ڈھانپا تو دم واجب ہوگا اگر پورے دن یا پوری رات سے کم وقت کیلئے سارا چہرہ ڈھانپا یا پورے دن یا پوری رات کیلئے چہرے کے چوتھائی حصہ سے کم حصہ کسی کپڑے وغیرہ سے ڈھانپا تو صدقہ واجب ہوگا۔

سر یا چہرہ جاگتے میں ڈھانپا ہو یا سوتے میں، خود ڈھانپا ہو یا کسی اور نے، بھول کر ڈھانپا ہو یا جان بوجھ کر، مسئلہ معلوم ہو یا معلوم نہ ہو، رضامندی سے ڈھانپا ہو یا کسی نے زبردستی ڈھانپ دیا ہو سب صورتوں میں جزاء واجب ہے۔

عورت کیلئے احرام کی بناء پر سر ڈھانپنا ضروری نہیں ہے، حالت احرام میں سر ڈھانپنا یا کھلا رکھنا دونوں طرح جائز ہے، البتہ غیر مردوں کے سامنے سر یا چہرہ کھولنا حرام ہے۔

(ردالمحتار:۲/ ۴۸۸۔۵۴۹، غنیۃ الناسک/ ۱۳۶)

اس مسئلہ کی تفصیل جسم پر خوشبو کے استعمال کے بیان میں صفحہ ۱۱۰ پر گزر چکی ہے۔

سر یا چہرہ ڈھانپنے سے دم واجب ہونے کی صورتیں

۱۔ مرد نے پورا ایک دن یا پوری ایک رات پورا سر یا سر کا چوتھائی حصہ پورا چہرہ یا چہرے کا چوتھائی حصہ کسی کپڑے وغیرہ سے ڈھانپا تو دم واجب ہے۔

عورت نے پورا دن یا پوری رات سارا چہرہ یا چہرے کا چوتھائی حصہ کسی کپڑے وغیرہ

سے ڈھانپا تو دم واجب ہے۔ (ردالمحتار:۲/ ۴۸۸، غنیۃ الناسک ۱۳۶)

۲۔ مرد نے سر یا چہرے کے چوتھائی یا زیادہ حصہ پر پٹی باندھی یا عورت نے چہرے کے چوتھائی یا اس سے زیادہ حصہ پر پٹی باندھی اور پورا دن یا پوری رات وہ پٹی بندھی رہی تو دم واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/ ۱۳۶)

۳۔ مرد نے سر پر گاڑھی مہندی لگائی اور پورا دن یا پوری رات تک لگی رہی تو دو دم واجب ہوں گے پتلی اور ہلکی مہندی لگائی تو ایک دم واجب ہوگا، عورت پر صرف ایک دم واجب ہوگا۔ (ردالمحتار:۲/ ۵۴۶، غنیۃ الناسک/ ۱۳۳۔۱۳۴)

اس مسئلہ کی تفصیل جسم پر خوشبو کے استعمال کے بیان میں صفحہ ۱۱۰ پر گزر چکی ہے۔

سر یا چہرہ ڈھانپنے سے صدقہ واجب ہونے کی صورتیں

۱۔ مرد نے ایک دن یا ایک رات سے کم پورا سر یا پورا چہرہ یا ان میں سے کسی ایک کا چوتھائی حصہ ڈھانپا، یا عورت نے پورا چہرہ یا چہرے کا چوتھائی حصہ ڈھانپا تو صدقہ واجب ہے۔ (ردالمحتار:۲/ ۴۸۸، غنیۃ الناسک/ ۱۳۶)

۲۔ مرد نے پورا دن یا پوری رات سر یا چہرے کے چوتھائی حصہ سے کم ڈھانپا یا عورت نے چہرے کے چوتھائی حصہ سے کم ڈھانپا تو صدقہ واجب ہے۔ (حوالہ بالا)

۳۔ سر کو اگر کیچڑ وغیرہ سے لیپ لیا تو جزا واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/ ۱۳۶)

سر اور چہرے کو ڈھانپنے سے دم یا صدقہ کچھ واجب نہ ہونے کی صورتیں

۱۔ ناک پہ ہاتھ رکھنا بلا کراہت جائز ہے، کپڑے کے ساتھ ناک پر ہاتھ رکھنا مکروہ تحریمی ہے، تاہم اس سے دم یا صدقہ وغیرہ واجب نہیں ہوتا۔

(غنیۃ الناسک/ ۱۳۶، ردالمحتار:۲/ ۴۸۸۔۵۴۹)

۲۔ گردن، ٹھوڑی سے نیچے لٹکی ہوئی ڈاڑھی اور کانوں کا ڈھانپنا جائز ہے، اس سے کوئی دم یا صدقہ وغیرہ واجب نہیں ہوتا۔

(غنیۃ الناسک/ ۱۳۶، ردالمحتار:۲/ ۴۸۸۔۵۴۹)

۳۔ اگر سر کو کسی ایسی چیز سے ڈھانپا، جس سے عام طور پر سر کو ڈھانپا نہیں جاتا مثلاً پلیٹ، پیالہ، پتھر، ٹوکرا، لکڑی، شیشہ، سونا، چاندی، لوہا، پیتل اور تانبا وغیرہ تو دم یا صدقہ وغیرہ واجب نہیں ہوگا۔ (ردالمحتار: ۲/۴۸۸، غنیۃ الناسک/۱۳۶)

۴۔ حالت احرام میں اگر غلاف کعبہ کے نیچے آنے سے سر یا چہرے کو غلاف کعبہ لگے تو مکروہ ہے، ورنہ نہیں، اس سے دم وغیرہ واجب نہیں ہوتا، البتہ غلاف کعبہ کی خوشبو لگنے سے دم واجب ہونے کا اندیشہ ہے، اس لئے اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

(حوالہ بالا)

۵۔ تکیہ پر سر رکھ کر سونے سے کوئی دم یا صدقہ وغیرہ واجب نہیں ہوتا اگرچہ سر یا چہرے کو تکیہ لگتا رہے۔ (ردالمحتار: ۲/۴۸۸)

۶۔ سر اور چہرے کے علاوہ جسم کے کسی حصہ پر پٹی وغیرہ باندھنا جائز ہے، اس سے کوئی دم یا صدقہ وغیرہ واجب نہیں ہوتا، تاہم بلاضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے۔

(ردالمحتار: ۲/۴۸۸، غنیۃ الناسک ۱۳۶)

۴۔ بال کاٹنا یا مونڈنا

حالت احرام میں جسم کے کسی بھی حصہ سے بال کاٹنا، مونڈنا، اُکھاڑنا، جلانا یا کسی بھی طریقہ سے بال صاف کرنا منع ہے۔

محرم کا خود بال کاٹنا، یا کسی دوسرے شخص محرم یا غیر محرم کا اجازت سے یا بلا اجازت رضامندی سے یا زبردستی کسی بھی طرح بال کاٹنا سب کا حکم یکساں ہے کہ اگر کسی ایسے عضو کے چوتھائی یا زیادہ حصہ سے بال کاٹنا، عام طور پر جس عضو کے بال کاٹے جاتے ہیں مثلاً سر یا ڈاڑھی وغیرہ یہ کامل جنایت ہے اس سے دم واجب ہوتا ہے، اور ایسے عضو کے چوتھائی حصہ سے کم بال کاٹنا یا کسی ایسے عضو کے سارے بال کاٹنا جس کے بال عام طور پر نہیں کاٹے جاتے مثلاً ران، پنڈلی یا سینہ وغیرہ، یہ ناقص جنایت ہے، اس سے صدقہ واجب ہوتا ہے۔

(غنیۃ الناسک ۱۳۷۔۱۳۸، ردالمحتار: ۲/۵۴۹)

بال کاٹنے سے دم واجب ہونے کی صورتیں

۱۔ کسی ایسے بڑے عضو کے چوتھائی یا زیادہ حصہ کے بال کاٹے، مونڈے اُکھاڑے یا کسی بھی طریقہ سے صاف کیئے کہ جس عضو کے بال کاٹنا عام طور پر مقصود ہوتا ہے، مثلاً سر یا ڈاڑھی تو دم واجب ہے۔

(غنیۃ الناسک/۱۳۷، فتاویٰ التاتارخانیۃ:۲/ ۴۹۹، ردالمحتار:۲/ ۵۴۹)

۲۔ کسی ایسے چھوٹے عضو کے سارے بال کاٹے کہ عام طور پر اس عضو کے بال کاٹنا مقصود ہوتا ہے۔ مثلاً گردن، زیر ناف بال، مونچھیں یا بغل وغیرہ تو بھی دم واجب ہو گا۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۸۔۱۳۷، فتاوی التاتارخانیۃ:۲/۴۹۹، ردالمحتار:۲/۵۴۹)

۳۔ عورت اگر حالت احرام میں ایک انگلی کے پورے کے برابر چوتھائی سر یا اس سے زیادہ بال کٹوائے تو دم واجب ہوگا۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۷)

۴۔ فصد کروانے (یعنی جسم سے فاسد خون نکلوانے) کے لئے فصد کی جگہ منڈوائی اور خون نکلوایا تو دم واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۷، ردالمحتار:۲/۵۴۹)

۵۔ کسی گنجے کے سر میں چوتھائی سر کے برابر بال ہوں، انہیں منڈوانے سے دم واجب ہوگا۔ (حوالہ بالا)

۶۔ ایک مجلس میں متعدد اعضاء مثلاً سر، ڈاڑھی، بغل وغیرہ یا پورے جسم کے بال منڈوائے تو ایک ہی دم واجب ہے اور اگر مختلف مجالس میں مختلف اعضاء کے بال کاٹے تو ہر مجلس کا الگ حکم ہوگا، اور متعدد دم واجب ہوں گے۔

(غنیۃ الناسک۱۳۷، ردالمحتار:۲/۵۵۰)

۷۔ ایک عضو کے بال کاٹنے کے بعد دم دینے سے پہلے دوسرے عضو کے بھی بال کاٹ دیئے تو ایک ہی دم واجب ہوگا اور اگر ایک عضو کے بال کاٹنے کے بعد دم دے دیا پھر دوسرے عضو کے بال کاٹے تو دوسرا دم واجب ہوگا۔

(غنیۃ الناسک/۱۳۷، فتاوی التاتارخانیۃ:۲/۵۰۲)

۸۔ اگر چار مختلف مجالس میں چوتھائی چوتھائی سر منڈایا، درمیان میں کوئی دم وغیرہ نہیں دیا تو ایک ہی دم واجب ہوگا، اور اگر پہلے چوتھائی سر منڈوانے کا دم دینے کے بعد دوسرا چوتھائی سر منڈوایا تو دو دم واجب ہوں گے اسی طرح تین اور چار دم واجب ہوں گے اسی طرح اگر مختلف دنوں میں چوتھائی، چوتھائی سر منڈوایا تو ہر جنایت کا الگ الگ دم واجب ہوگا۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۷، ردالمحتار:۲/۵۵۰)

۹۔ سر یا ڈاڑھی متفرق جگہوں سے منڈوائی تمام متفرق جگہوں کو ملا کر چوتھائی سر یا چوتھائی ڈاڑھی کے برابر ہو جائے تو دم واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۷، ردالمحتار:۲/۵۵۰)

۱۰۔ کسی محرم یا غیر محرم نے کسی محرم کا چوتھائی یا زیادہ سر مونڈ دیا، جس کا سر مونڈا گیا ہے اس پر دم واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۸)

بال کاٹنے سے صدقہ واجب ہونے کی صورتیں

۱۔ چوتھائی سر یا چوتھائی ڈاڑھی سے کم حصہ کے بال کاٹے تو صدقہ واجب ہے۔
(ردالمحتار:۲/۵۴۹، غنیۃ الناسک/۱۳۷)

۲۔ کسی چھوٹے عضو، جس کے بال کاٹنا مقصود ہوتا ہے، مثلاً بغل، زیر ناف، گردن اور مونچھ وغیرہ کے پورے عضو سے کم بال کاٹے تو صدقہ واجب ہے۔ (ایضاً)

۳۔ جن اعضاء کے بال کاٹنا مقصود نہیں ہوتا خواہ وہ اعضاء چھوٹے ہوں یا بڑے، ان اعضاء کے سارے بال کاٹے جائیں تو صدقہ واجب ہوگا، جیسے سینہ، پنڈلی، گھٹنا، ران اور کلائی وغیرہ، مونچھوں کو بعض حضرات نے ان اعضاء کے ساتھ شمار کیا ہے اور بعض حضرات نے ان چھوٹے اعضاء کے ساتھ جن کے بال کاٹنا مقصود ہوتا ہے اور احتیاط بھی اسی میں ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)
(غنیۃ الناسک/۱۳۷۔۱۳۸، ردالمحتار:۲/۵۴۹۔۵۵۰۔۵۵۶)

۴۔ عورت اگر حالت احرام میں انگلی کے ایک پورے کے برابر چوتھائی سر سے کم بال کٹوائے یا چوتھائی سر کے بال انگلی کے پورے سے کم مقدار میں کٹوائے تو صدقہ

واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۷)

۵۔ فصد کروانے کے لئے فصد کی جگہ منڈوائی اور فصد نہیں کروایا یعنی خون نہیں نکلوایا تو صدقہ واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک ۱۳۷، ردالمحتار:۲/۵۴۹)

۶۔ کسی گنجے کے سر میں سر کے چوتھائی حصہ سے کم بال ہوں، انہیں منڈوانے سے صدقہ واجب ہوگا۔ (حوالہ بالا)

۷۔ سر یا ڈاڑھی کے بال متفرق جگہوں سے منڈوائے، تمام متفرق جگہوں کو ملا کر چوتھائی سر یا چوتھائی ڈاڑھی سے کم جگہ بنتی ہے تو صدقہ واجب ہے۔
(غنیۃ الناسک/ ۱۳۸، ردالمحتار:۲/۵۵۰)

۸۔ کسی محرم یا غیر محرم نے کسی محرم کا چوتھائی یا زیادہ سر مونڈ دیا، سر مونڈنے والے پر صدقہ واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۷)

۹۔ سر یا ڈاڑھی وغیرہ کے تین سے زائد بال توڑنے سے صدقہ (نصف صاع گندم یا اس کی قیمت) واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۷)

بال کاٹنے یا گرنے سے دم یا صدقہ کچھ واجب نہ ہونے کی صورتیں

۱۔ بیماری کی وجہ سے کچھ بال گر گئے تو کچھ واجب نہیں۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۸)

۲۔ کسی ایسے کام کی وجہ سے جس کے کرنے کا شرعاً حکم ہے مثلاً وضو کرتے ہوئے تین سے کم بال گر گئے تو کچھ واجب نہیں، اگر تین بال گرے تو مٹھی بھر گندم صدقہ واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۳۷۔۱۳۸)

۳۔ جان بوجھ کر بال اکھاڑنے کی صورت میں تین بالوں تک ہر بال کے بدلے میں ایک مٹھی گندم کا صدقہ واجب ہے۔ تین بالوں سے زیادہ اکھاڑنے کی صورت میں نصف صاع گندم کا صدقہ واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/ ۱۳۷۔۱۳۸)

۴۔ جسم کے کسی حصے سے بال کٹوائے بغیر فصد کروایا یعنی خون نکلوایا تو کچھ واجب نہیں۔
(غنیۃ الناسک/۱۳۷)

۵۔ کسی زخم وغیرہ پر پٹی باندھی تو بھی کچھ واجب نہیں۔ (غنیۃ الناسک/ ۱۳۷)

۶۔ احرام کی حالت میں اگر کسی نے ختنے کروائے تو بھی کچھ واجب نہیں۔

(غنیۃ الناسک/ ۱۳۷)

۷۔ محرم کے جسم سے خود بخود بال گر جائیں کہ بال گرنے میں محرم کے فعل کا کوئی دخل نہ ہو تو بھی کچھ واجب نہیں۔ (غنیۃ الناسک/ ۱۳۸)

۸۔ آگ کی وجہ سے بال جلنے سے بھی کچھ واجب نہیں ہوتا بشرطیکہ آگ لگنے میں اپنا عمل دخل نہ ہو۔ (غنیۃ الناسک/ ۱۳۸)

۹۔ سر میں خارش وغیرہ کرنے سے سر کی کھال اتر گئی جس کے ساتھ کچھ بال بھی اکھڑ گئے تو کچھ واجب نہیں۔ (غنیۃ الناسک/ ۱۳۸)

۵۔ ناخن کاٹنا

حالت احرام میں ہاتھ اور پاؤں کے ناخن کاٹنا بھی منع ہے، ناخن کاٹنے کی بعض صورتوں میں دم اور بعض صورتوں میں صدقہ واجب ہوتا ہے اور بعض صورتوں میں کچھ بھی واجب نہیں ہوتا۔ ذیل میں ان صورتوں کو ذکر کیا جاتا ہے۔

ناخن کاٹنے سے دم واجب ہونے کی صورتیں

۱۔ دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کے تمام ناخن یا ایک ہاتھ یا دونوں ہاتھوں کے تمام ناخن یا ایک پاؤں یا دونوں پاؤں کے تمام ناخن یا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کے تمام ناخن ایک مجلس میں کاٹے تو ان تمام صورتوں میں ایک دم واجب ہوگا۔

(ردالمحتار :۲/ ۵۴۹، غنیۃ الناسک/ ۱۳۹)

۲۔ مختلف مجالس میں الگ الگ ہاتھ پاؤں کے ناخن کاٹے، بشرطیکہ ہاتھ یا پاؤں کے سارے ناخن کاٹے ہوں تو ہر مجلس میں ناخن کاٹنے پر مستقل دم واجب ہوگا، مثلاً ایک مجلس میں ایک ہاتھ کے ناخن کاٹے، دوسری مجلس میں دوسرے ہاتھ کے ناخن کاٹے، تیسری مجلس میں پاؤں کے ناخن کاٹے، چوتھی مجلس میں دوسرے پاؤں کے ناخن

کاٹے تو چار دم واجب ہوں گے۔ خواہ پہلا دم ادا کیا ہو یا نہ کیا ہو۔

(ردالمحتار: ۲/ ۵۴۹۔۵۵۰، غنیۃ الناسک/ ۱۳۹)

۳۔ کسی محرم یا غیر محرم نے محرم کی رضامندی سے یا زبردستی اس کے ہاتھ یا پاؤں کے سارے ناخن کاٹ دیئے جس کے ناخن کاٹے گئے ہیں اس پر دم واجب ہے۔

(غنیۃ الناسک/ ۱۳۹، فتاوی التاتارخانیۃ: ۲/ ۵۰۳)

ناخن کاٹنے سے صدقہ واجب ہونے کی صورتیں

۱۔ ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کے سارے یعنی پانچ ناخن نہ کاٹے ہوں بلکہ اس سے کم یعنی چار یا تین ناخن کاٹے ہوں اگرچہ دونوں ہاتھوں کے ناخن ملا کر پانچ سے زائد ناخن بن جاتے ہوں تو ہر ناخن کے بدلہ میں ایک صدقہ واجب ہوگا، اگر دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کے چار، چار ناخن کاٹے ہوں تو سولہ صدقے واجب ہوں گے۔

(غنیۃ الناسک/ ۱۳۹، فتاوی التاتارخانیۃ: ۲/ ۵۰۲۔۵۰۳)

۲۔ کسی محرم یا غیر محرم نے محرم کی رضامندی سے یا زبردستی اس کے ہاتھ یا پاؤں کے سارے ناخن کاٹ دیئے تو کاٹنے والے پر صدقہ واجب ہے۔ (حوالہ بالا)

ناخن کاٹنے سے دم یا صدقہ کچھ واجب نہ ہونے کی صورتیں

۱۔ اکھڑے ہوئے ناخن کو توڑ دینے سے کچھ واجب نہیں ہوتا۔

(غنیۃ الناسک/ ۱۳۹، فتاوی التاتارخانیۃ: ۲/ ۵۰۲۔۵۰۳)

۲۔ کسی محرم کا ہاتھ انگلیوں اور ناخنوں سمیت کٹ گیا یا اس نے خود کاٹا تو بھی کچھ واجب نہیں ہوگا۔ (حوالہ بالا)

فائدہ: اب تک جن پانچ جنایات کا بیان ہوا ہے، یعنی خوشبو استعمال کرنا، سلا ہوا کپڑا پہننا، سر یا چہرہ ڈھانپنا، بال کاٹنا اور ناخن کاٹنا ان جنایات کا ارتکاب اگر عذر کی بناء پر کیا گیا ہو تو دم واجب ہونے کی صورت میں دم دینے، تین روزے رکھنے یا چھ مسکینوں کو نصف صاع گندم دینے میں اختیار ہوگا، اور صدقہ واجب ہونے کی صورت میں صدقہ دینے اور روزہ رکھنے میں

اختیار ہوگا۔ بقیہ جنایات کا ارتکاب عذر کی بناء پر ہو یا بلا عذر ہو یہ اختیار نہیں ہوگا۔

٦۔ جماع کرنا

حالت احرام میں جماع کرنا حج وعمرہ کی جنایات میں سب سے بڑی جنایت ہے اور بعض صورتوں میں اس سے حج اور عمرہ فاسد ہو جاتا ہے۔ اسی طرح حالت احرام میں جماع کرنا، دواعی واسباب جماع، مثلاً بوسہ لینا، شہوت کے ساتھ چھونا، مرد وزن کا اکٹھے لیٹنا وغیرہ بھی منع ہے۔ عمرہ کرنے والے نے اگر طواف عمرہ کے چار چکر پورے کرنے سے پہلے جان بوجھ کر یا بھول کر' رضامندی سے یا کسی کے مجبور کرنے سے' قصداً یا غلطی سے' بغیر عذر کے یا عذر کی بناء پر' عاقل بالغ یا بچے اور مجنون نے جماع کرلیا' یا عورت کے ساتھ سونے کی حالت میں زبردستی جماع کیا گیا تو عمرہ فاسد ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر کسی عورت نے کسی جانور کا آلہ تناسل یا کسی انسان کا ذکر مقطوع اپنی شرمگاہ میں داخل کرلیا تو بھی عمرہ فاسد ہو جائے گا۔ دم بھی واجب ہوگا اور عمرہ کے تمام افعال پورے کرنا ضروری ہے یہ عمرہ کر کے احرام کھول دے اور نیا احرام باندھ کر عمرے کی قضاء کرے اور اگر طواف کے چار چکر پورے کرنے کے بعد جماع کیا تو عمرہ فاسد نہیں ہوا' دم واجب ہے البتہ مجنون اور نابالغ بچے پر کسی جنایت کے ارتکاب سے دم وغیرہ واجب نہیں ہوتا۔

(غنیۃ الناسک ص ۱۴۳۔۱۱۴' ردالمحتار: ۲/ ۵۶۰)

جماع وغیرہ سے دم واجب ہونے کی صورتیں

۱۔ حالت احرام میں شہوت سے عورت یا کسی لڑکے کا بوسہ لینے، شہوت کے ساتھ چھونے، قبل و دبر کے علاوہ کسی اور جگہ صحبت کرنے یا شرم گاہ کے ساتھ شرمگاہ ملانے سے انزال ہو یا نہ ہو دم واجب ہو جائے گا اور عمرہ فاسد نہیں ہوگا اور ہاتھ سے منی نکالنے، جانور، مردہ عورت یا ناقابل شہوت چھوٹی لڑکی سے جماع کرنے سے اگر انزال ہو جائے تو دم واجب ہوگا ورنہ نہیں، عمرہ بہر حال فاسد نہیں ہوگا کیونکہ عمرہ دواعئ جماع سے فاسد نہیں ہوتا اگر چہ انزال ہو جائے۔

(ردالمحتار: ۲/ ۵۵۸۔۵۵۵، غنیۃ الناسک/ ۱۴۳، فتاوی التاتارخانیۃ: ۲/ ۹۹)

۲۔ عمرہ کرنے والے نے اگر طواف کے بعد اور سعی سے پہلے یا طواف وسعی کے بعد حلق سے پہلے جماع کرلیا تو بھی عمرہ فاسد نہیں ہوا، دم واجب ہے۔ (حوالہ بالا)

۳۔ حالت احرام عمرہ میں اگر ایک مجلس میں ایک عورت سے کئی بار یا کئی عورتوں سے جماع کیا تو ایک دم واجب ہوگا اور اگر متعدد مجالس میں ایک عورت سے یا کئی عورتوں سے جماع کیا تو ہر مجلس کا الگ دم واجب ہوگا۔ (حوالہ بالا)

فائدہ: حالت احرام میں جماع یا دواعیٔ جماع کے ارتکاب سے بدنہ یا دم واجب ہوتا ہے، صدقہ واجب نہیں ہوتا۔

جماع وغیرہ سے دم وغیرہ کچھ واجب نہ ہونے کی صورتیں

۱۔ حالت احرام میں عورت کی طرف شہوت سے دیکھنے، یا دل میں تصور کرنے سے انزال ہوگیا، یا سوتے میں احتلام ہوگیا تو دم وغیرہ کچھ واجب نہیں ہوگا۔

(غنیۃ الناسک ۱۴۳، ردالمحتار: ۲/ ۴۹۹)

۲۔ جانور، مردہ عورت، ناقابل شہوت چھوٹی لڑکی سے جماع کیا اور انزال نہیں ہوا یا مشت زنی کی اور انزال نہیں ہوا تو دم وغیرہ کچھ واجب نہیں۔

(ردالمحتار: ۲/ ۵۵۸، غنیۃ الناسک ۱۴۳)

۳۔ مجنون یا قریب البلوغ نابالغ لڑکے نے جماع کیا تو اگرچہ اس کا حج وعمرہ فاسد ہو جائے گا لیکن ان پر دم واجب نہیں ہوگا، اور حج اور عمرہ کے بقیہ افعال پورے کرنا بھی ان پر واجب نہیں، مستحب ہے۔ (غنیۃ الناسک ۱۴۴، ردالمحتار: ۲/ ۵۵۸)

۷۔ واجبات عمرہ میں سے کسی واجب کو ادا نہ کرنا

۱۔ طواف عمرہ:

عمرے کا سارا طواف یا اس کے اکثر چکر یا کم چکر یا ایک ہی چکر جنابت، حیض، نفاس یا بے وضو ہونے کی حالت میں ادا کیا تو دم واجب ہے اگر پاکی کی حالت میں اس طواف کا یا ناپاکی کی حالت میں ادا کیے گئے چکروں کا اعادہ کرلیا تو دم ساقط ہوجائے گا۔

عمرہ کے طواف میں حدث اکبر اور حدث اصغر کا اور ناپاکی کی حالت میں کیئے گئے چکروں کی کمی یا زیادتی کا کوئی فرق نہیں ہے سب کا حکم ایک ہی ہے یعنی دم واجب ہوتا ہے صدقہ واجب نہیں ہوتا اور عمرہ کا طواف اگر جنابت وغیرہ کی حالت میں کیا جائے تو بھی دم ہی واجب ہوتا ہے بدنہ واجب نہیں ہوتا، صرف طواف زیارت جنابت کی حالت میں کرنے سے بدنہ واجب ہوتا ہے۔

(غنیۃ الناسک/ ۱۴۷۔۱۴۸، ردالمحتار:۲/۵۵۱۔۵۵۲)

طواف عمرہ بے وضو ہونے کی حالت میں کیا اور عمرے کی سعی بھی کرلی، اگر طواف کا اعادہ کر لیا تو دم واجب نہیں ہوگا ورنہ دم واجب ہوگا، سعی کا اعادہ ضروری نہیں ہے، طواف عمرہ جنابت وغیرہ کی حالت میں کر کے سعی کرلی، اس صورت میں طواف اور سعی دونوں کا اعادہ واجب ہے، اگر طواف کا اعادہ کرلیا اور سعی کا اعادہ نہ کیا تو دم واجب ہوگا۔ (غنیۃ الناسک/ ۱۴۸)

۲۔ سعی

۱۔ اگر بلا عذر تمام سعی یا سعی کے اکثر چکر چھوڑ دیئے تو دم واجب ہوگا۔ اگر عذر مثلاً لنگڑا پن وغیرہ کی بناء پر سعی چھوڑ دی اور اسے کوئی سعی کروانے والا بھی نہیں ہے تو دم واجب نہیں ہوگا۔ (ردالمحتار:۲/۵۵۳، غنیۃ الناسک/ ۱۴۸)

۲۔ اگر سعی کے تین یا اس سے کم چکر چھوڑ دیئے تو ہر چکر کے بدلے میں ایک صدقہ واجب ہوگا۔ (حوالہ بالا)

۳۔ اگر بلا عذر ساری یا اکثر سعی سوار ہو کر کی تو دم واجب ہوگا، کسی بھی وقت سعی کا پیدل اعادہ کر لینے کی صورت میں دم ساقط ہو جائے گا اور اگر سعی کے تین یا اس سے کم چکر بلا عذر سوار ہو کر کیئے تو ہر چکر کے بدلے میں ایک صدقہ واجب ہوگا۔

(غنیۃ الناسک/ ۱۴۸، ردالمحتار:۲/۵۵۴)

۴۔ صفاء سے سعی شروع کی، ایک یا تین چکر پورے کر کے سعی چھوڑ دی، پھر صفاء سے شروع کر کے مروہ پر ختم کی یا صفاء سے سعی شروع کر کے صفاء تک دو چکر پورے کر کے سعی چھوڑ دی پھر مروہ پر آ کر باقی چکر پورے کر کے صفا پر ختم کی تو دم واجب ہے کیونکہ اکثر

سعی میں ترتیب بدل دی ہے جو کہ موجب دم ہے، اور اگر سعی کے چار چکر پورے کر کے سعی چھوڑ دی، پھر مروہ پر آ کے باقی چکر شروع کر کے صفا پر سعی ختم کی تو ہر چکر کے بدلے میں ایک صدقہ واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/ ۱۴۸)

۵۔ اگر طواف سے پہلے سعی کی تو یہ سعی نہیں ہوئی، طواف کے بعد سعی کا اعادہ کیا تو ٹھیک ورنہ دم واجب ہوگا۔ (حوالہ بالا)

۶۔ حج یا عمرہ کی سعی مؤخر کرنے سے کچھ واجب نہیں ہوگا حج کی سعی ایام نحر کے بعد کی یا کئی مہینوں کے بعد کی تو بھی کچھ واجب نہیں ہوگا۔

(ردالمحتار: ۲/ ۵۵۴، غنیۃ الناسک/ ۱۴۹)

۷۔ ذبح کرنا، حلق کرانا

حج یا عمرہ سے متعلقہ قربانی کا کوئی بھی جانور حدود حرم سے باہر ذبح کیا تو وہ ذبح معتبر نہیں ہوگا اور نہ ہی دم ادا ہوگا۔ دوبارہ دم دینا واجب ہوگا۔ اگر حج یا عمرے کا حلق حدود حرم سے باہر کرایا، اس سے احرام تو کھل جائے گا مگر دم واجب ہوگا۔ (غنیۃ الناسک/ ۱۴۹، ردالمحتار: ۲/ ۵۵۵-۵۵۸)

۸۔ خشکی کے جانور کا شکار کرنا

۱۔ محرم کے لئے خشکی کے جانور کا شکار کرنا اس کی طرف دلالت یا اشارہ کرنا منع ہے، خشکی کے جانور سے مراد ہر وہ جانور ہے جس کی پیدائش زمین پر ہوتی ہو، اگرچہ اس کا رہن سہن پانی کے اندر ہو، دریائی یعنی پانی کے جانور کا شکار کرنا محرم کے لئے جائز ہے، دریائی جانوروں سے مراد ہر وہ جانور ہے جس کی پیدائش پانی کے اندر ہوتی ہو، اگرچہ وہ خشکی میں رہتا ہو، مثلاً مینڈک، کیکڑا اور کچھوا وغیرہ۔

(ردالمحتار: ۲/ ۵۶۰ تا ۵۶۳، غنیۃ الناسک/ ۱۶۰-۱۶۱)

۲۔ محرم نے اگر خشکی کا جانور شکار کیا، یا اس کے اشارے یا دلالت پر کسی دوسرے شخص نے خشکی کا جانور شکار کیا تو محرم پر اس کی جزا واجب ہے، اگر وہ شکار کسی کا مملوک ہو تو جزا اور قیمت دونوں واجب ہوں گے قیمت مالک کو ادا کی جائے گی اور جزا کا حساب

دو یا ایک عادل شخص کرے گا، جزا کی رقم سے اگر دم خریدا جا سکتا ہو تو دم خرید کر اسے حرم میں ذبح کیا جائے گا یا اس کی قیمت سے نصف صاع گندم یا اس کی قیمت ایک ایک فقیر کو دی جائے گی، ہر فقیر کو صدقہ سے زیادہ یا کم نہیں دیا جائے گا، یا ہر صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھا جائے گا۔

(ردالمحتار:۲/۵۶۰تا۵۶۲_۵۶۴_۵۶۵، غنیۃ الناسک/۱۵۰_۱۵۳)

۳۔ موذی، زہریلے اور وحشی جانوروں یا حشرات الارض کو مارنے سے جزا واجب نہیں ہو گی، تاہم بلا وجہ انہیں مارنا جائز نہیں، مثلاً بھیڑیا، کتا، سانپ، بچھو، چوہا، گھریلو بلی، چیل، مچھر، چیونٹی، پسو، کھٹمل، گوہ، گرگٹ، چھپکلی، نیولا، بھڑ اور گوہ وغیرہ۔

(ردالمحتار:۲/۵۷۰_۵۷۱، غنیۃ الناسک/۱۵۰)

۴۔ کسی درندے نے محرم پر، حرم یا غیر حرم میں یا غیر محرم پر حرم میں حملہ کر دیا اور اسے قتل کیے بغیر اس سے بچنا ممکن نہیں تھا، اس درندے کو قتل کرنے سے جزا واجب نہیں ہوگی، اور اگر اسے قتل کیے بغیر اس سے بچنا ممکن تھا، پھر بھی اسے قتل کر دیا تو جزا واجب ہوگی، اور وہ جزا ایک بکری کی قیمت سے زائد نہیں ہوگی، وہ درندہ اگرچہ ہاتھی یا خنزیر وغیرہ ہی کیوں نہ ہو اور اگر وہ درندہ کسی کا مملوک ہو یا اونٹ وغیرہ حلال جانور نے حملہ کیا ہو تو جزاء کے ساتھ اس جانور کی قیمت بھی واجب ہوگی جو کہ مالک کو ادا کی جائے گی اور اگر محرم پر کسی حلال جانور مثلاً نیل گائے وغیرہ نے حملہ کیا اور محرم نے اسے قتل کر دیا تو بہرصورت جزا واجب ہوگی۔　(حوالہ بالا)

۵۔ خشکی کے وہ جانور جو پیدائشی طور پر پالتو جانور شمار ہوتے ہیں، مثلاً اونٹ، گائے، بھینس، بکری، بھیڑ، دنبہ اور مرغی وغیرہ، محرم کے لئے ان جانوروں کو حدود حرم کے اندر یا باہر ذبح کرنا اور کھانا بلا کراہت جائز ہے۔

(ردالمحتار:۲/۵۷۱، غنیۃ الناسک/۵۰)

۶۔ جنگلی بطخ کا ذبح کرنا جائز نہیں، اس کو مارنے سے جزاء واجب ہوگی، البتہ گھریلو بطخ چونکہ شکار نہیں ہے، اس لئے محرم کا اسے ذبح کرنا اور کھانا جائز ہے، کبوتر خواہ شکاری ہو

یا پالتو اسے مارنے سے بہرصورت جزا واجب ہوگی۔ (حوالہ بالا)

۷۔ جانور کے شکاری یا پالتو ہونے میں اس کی اصلیت کا اعتبار ہے لہذا ہرن یا اس جیسا وحشی جانور اگر گھر میں پال لیا جائے تو بھی شکاری ہی رہے گا، اس کو ذبح کرنے سے جزاء واجب ہوگی، اونٹ یا اس جیسا کوئی پالتو جانور، بھاگ کر وحشی ہوجائے تو بھی یہ پالتو ہی رہے گا، اس کو ذبح کرنے سے جزاء واجب نہیں ہوگی۔

(ردالمحتار:۲/۵۶۱، غنیۃ الناسک/۱۵۰)

۸۔ جانور کے شکاری یا پالتو ہونے میں اس کی ماں کا اعتبار ہوگا باپ کا اعتبار نہیں ہوگا، لہذا اس ہرن کو ذبح کرنا اور کھانا ناجائز ہے، جس کی ماں ہرن ہو، اور اس بکری کو ذبح کرنا اور کھانا جائز ہے جس کا باپ ہرن ہو، کیونکہ جانوروں میں نسل ماں کی طرف سے ہوتی ہے اور انسانوں میں باپ کی طرف سے۔ (ردالمحتار:۲/۵۷۱، غنیۃ الناسک/۱۵۰)

۹۔ اگر جانور کو بچانا مقصود ہو، شکار کرنا مقصود نہ ہو، لیکن بچاتے بچاتے وہ زخمی ہوجائے یا مرجائے تو جزاء واجب نہیں ہوگی۔ مثلاً کبوتر وغیرہ بلی سے چھڑاتے ہوئے یا جال سے نکالتے ہوئے زخمی ہوجائے یا مرجائے تو کچھ واجب نہیں ہوگا۔ (غنیۃ الناسک/۱۵۱)

۱۰۔ شکار کا انڈہ توڑنے سے انڈے کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے اور اگر انڈہ خراب ہو تو کچھ واجب نہیں، اور اگر انڈے سے مرا ہوا بچہ نکلے اور بچہ انڈا توڑنے کی وجہ سے مرا ہو تو صرف زندہ بچے کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے اور اگر انڈا توڑنے سے پہلے ہی بچہ مرا ہوا تھا تو انڈا اور بچہ کسی کی بھی جزا واجب نہیں اور اگر یہ معلوم نہ ہو کہ بچہ انڈا توڑنے کی وجہ سے مرا ہے یا پہلے سے مرا ہوا تھا تو احتیاطاً زندہ بچے کی قیمت کا صدقہ کر دینا چاہیے۔ (ردالمحتار:۲/۵۶۶، غنیۃ الناسک/۱۵۴۔۱۵۵)

۱۱۔ شکار کو انڈوں سے بھگانے سے انڈے خراب ہو گئے تو جزا واجب ہوگی، اگر شکار کی اون کاٹی یا دودھ نکال کر پی لیا تو اون اور دودھ کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔

(ردالمحتار:۲/۵۶۶)

۱۲۔ محرم کا شکار خریدنا، بیچنا، ھبہ کرنا، اس کی وصیت کرنا، اسے مہر یا بدل خلع قرار دینا سب

باطل ہے۔ شکار بیچنے والا محرم ہو یا غیر محرم، محرم کا خریدنا ناجائز و باطل ہے، اسی طرح شکار خریدنے والا محرم ہو یا غیر محرم، محرم کا اسے بیچنا ناجائز و باطل ہے۔

(غنیۃ الناسک/ ۵۸، ردالمحتار: ۲/ ۵۷۵)

۱۳۔ محرم کے لئے اپنے جسم یا اپنے کپڑے کی جوں مارنا جائز نہیں، اسی طرح جوؤں والا کپڑا جوئیں مارنے کے لئے دھونا یا دھوپ میں ڈالنا بھی جائز نہیں، ایک جوں کے بدلے میں روٹی کا ٹکڑا یا ایک کھجور، دو، تین کے بدلے میں ایک مٹھی گندم، اور تین سے زیادہ جتنی بھی ہوں، کے بدلے میں ایک صدقہ دینا واجب ہے۔

(ردالمحتار: ۲/ ۵۶۹۔۵۷۰، غنیۃ الناسک/ ۱۵۵۔۱۵۶)

۱۴۔ جوؤں والا کپڑا دھونے یا دھوپ میں ڈالنے سے جوئیں مر گئیں اگر جوئیں مارنے کی نیت نہیں تھی تو کچھ واجب نہیں۔ (حوالہ بالا)

۱۵۔ خود جوں مارنا، کسی دوسرے سے مروانا، یا جوں مارنے کے لئے کسی دوسرے کو دینا یا جوں پکڑ کر زندہ زمین پر ڈال دینا یا جوں کی طرف اشارہ یا دلالت کرنا یعنی زبان سے بتانا سب برابر ہے، اور ان تمام صورتوں میں جزا واجب ہے۔ (حوالہ بالا)

۱۶۔ محرم کے لئے کسی غیر محرم کی، یا زمین وغیرہ پر پھرنے والی جوں مارنا جائز ہے اس سے کچھ واجب نہیں ہوگا، اسی طرح غیر محرم حدود حرم کے اندر جوں مارے تو بھی کچھ واجب نہیں ہوگا۔ (حوالہ بالا)

۱۷۔ ٹڈی بھی شکار کے حکم میں ہے، لہٰذا حالت احرام میں یا حدود حرم میں ٹڈی مارنا جائز نہیں، ٹڈی کو قصداً یا بلا قصد مارنے سے جزاء واجب ہوگی۔ ٹڈی بے اختیار پاؤں کے نیچے آ کر مر جائے تو بھی جزاء واجب ہوگی، البتہ اگر تمام راستہ ٹڈیوں سے بھرا ہوا ہو اور نکلنے کی جگہ نہ ہو اس صورت میں ٹڈیاں اگر پاؤں کے نیچے آ کر مر جائیں تو کچھ واجب نہیں ہوگا۔ ٹڈی مارنے سے وہی جزاء واجب ہوتی ہے جو جوں مارنے سے واجب ہوتی ہے۔

حرم کی جنایات

حرم کی دو جنایات ہیں، ان جنایات کا تعلق حرم سے ہے، بلا احرام بھی ان کا ارتکاب جنایت اور موجب جزا ہے۔

ا۔حرم کے جانور کا شکار کرنا

ا۔ محرم اور غیر محرم دونوں کے لئے حرم کے جانور کا شکار کرنا حرام ہے، البتہ محرم کا شکار کرنا، اس پر دلالت کرنا یا اس کی طرف اشارہ کرنا سب ناجائز اور موجب جزاء ہے، غیر محرم اگر حرم کا جانور شکار کرے تو جزا لازم ہوگی، شکار پر دلالت یا اس کی طرف اشارہ کرنے سے جزا لازم نہیں ہوگی، تاہم غیر محرم کے لئے بھی ایسا کرنا گناہ ہے۔

(ردالمحتار:۲/۵۷۲، غنیۃ الناسک/۱۶۰۔۱۶۱)

۲۔ حرم کے شکار کی جزاء میں روزے رکھنا جائز نہیں ہے، شکار کی جزاء اگر دم کے برابر ہو تو دم دینا یا اس کی قیمت کے حساب سے ہر فقیر کو ایک ایک صدقہ دینا واجب ہے۔

(ردالمحتار:۲/۵۷۲، غنیۃ الناسک/۱۶۰)

۳۔ محرم کے لئے جن جانوروں کو ذبح کرنا یا انہیں مارنا جائز ہے، حرم کے ان جانوروں کو ذبح کرنا بھی جائز ہے۔ مثلاً اونٹ، گائے، بھینس، بکری اور مرغی وغیرہ اس طرح حرم کے موذی، زہریلے اور وحشی جانوروں اور حشرات الارض کو مارنے سے جزاء واجب نہیں ہوتی، تاہم بلاوجہ انہیں مارنا گناہ ہے۔ (غنیۃ الناسک/ ۱۶۱۔۱۶۲)

۴۔ حِل کا شکار خود حرم میں داخل ہوگیا یا اسے کسی محرم یا غیر محرم نے حرم میں داخل کردیا تو وہ حرم کا شکار شمار ہوگا، اسے مارنے سے جزا واجب ہوگی۔

(ردالمحتار:۲/ ۵۶۸، غنیۃ الناسک/۱۶۱)

۵۔ محرم نے حرم کے اندر کسی جانور کا شکار کیا، تو ایک جزا احرام کی وجہ سے واجب ہوگی۔ حرم کے شکار کی وجہ سے دوسری جزا واجب نہیں ہوگی وہ اسی جزاء میں داخل سمجھی جائے گی۔ (غنیۃ الناسک/۱۶۱)

۶۔ اگر جانور کھڑا ہوا اور اس کا صرف ایک پاؤں حرم میں ہو تو وہ حرم کا جانور شمار ہوگا اور اگر اس کے سارے پاؤں حِل میں ہوں اور سر حرم میں ہو تو وہ حل کا جانور شمار ہوگا، بیٹھنے کی صورت میں اگر جانور کا کوئی ایک حصہ حرم میں ہو تو وہ حرم کا جانور شمار ہوگا، ورنہ نہیں۔
(ردالمحتار: ۲/ ۵۶۸، غنیۃ الناسک/ ۱۶۱)

۷۔ حرم کے درخت پر کوئی جانور بیٹھا ہے اس حالت میں نیچے گرنے کی صورت میں اگر حرم میں گرے تو حرم کا جانور شمار ہوگا، ورنہ نہیں، درخت کی جڑ حل میں ہو خواہ حرم میں ہو۔ (غنیۃ الناسک/ ۱۶۱۔۱۶۲، ردالمحتار: ۲/ ۵۶۷۔۵۶۸)

۸۔ اگر کوئی حرم کے پرندے کو شکار کر کے اوپر ہی پکڑ لے اور زمین پر نہ گرنے دے تب بھی جزاء واجب ہوگی، اس لئے کہ حرم کی فضاء بھی حرم ہے۔ (حوالہ بالا)

۹۔ اگر حرم کا کوئی جانور خود چل کر حل میں آجائے تو وہ حل کا جانور شمار ہوگا، اسے پکڑنا جائز ہے، اور اگر کسی نے اسے حرم سے نکالا ہو تو وہ حرم ہی کا جانور شمار ہوگا، اسے پکڑنا جائز نہیں۔ (حوالہ بالا)

۱۰۔ کسی غیر محرم نے حرم کا شکار پکڑ کر دوسرے غیر محرم کو دے دیا، اس دوسرے نے تیسرے کو دے دیا، تیسرے نے ذبح کر دیا تو سب پر اس جانور کی پوری قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔ (غنیۃ الناسک/ ۱۶۲)

۱۱۔ کسی محرم کی رہائش گاہ میں پرندے تھے، وہ دروازے وغیرہ بند کر کے منیٰ یا کہیں اور چلا گیا اور پرندے پیاس وغیرہ سے مر گئے تو ان پرندوں کی جزا واجب ہوگی۔
(غنیۃ الناسک/ ۱۶۲)

۲۔ حرم کے درخت یا گھاس کاٹنا

۱۔ حرم کے وہ درخت اور گھاس جو خود رو ہوں اور لوگ جنہیں عام طور سے نہ اگاتے ہوں اور درخت پھل دار یا خشک نہ ہو اور گھاس اذخر نہ ہو تو ایسے درخت اور گھاس کو کاٹنا محرم اور غیر محرم دونوں کے لئے منع ہے، کاٹنے کی صورت میں جزا لازم ہوگی اور کسی کا

مملوک ہونے کی صورت میں جزاء کے ساتھ قیمت بھی واجب ہوگی جو کہ مالک کو ادا کی جائے گی۔ (غنیۃ الناسک/۱۶۳، ردالمحتار:۵۶۶تا۵۶۹)

۲۔ حرم کے درخت، گھاس یا کسی پودے وغیرہ کو کاٹا جسے کسی نے اگایا تھا اور عام طور سے لوگ اسے اگاتے ہیں جیسے گندم وغیرہ، یا ایسا درخت، گھاس یا پودا وغیرہ کاٹا جسے کسی نے اگایا تھا لیکن عام طور پر لوگ اسے نہیں اگاتے جیسے پیلو وغیرہ یا ایسا درخت یا گھاس وغیرہ کاٹا جو خود اگا تھا، لیکن عام طور پر لوگ اس جنس کا درخت یا گھاس وغیرہ اگاتے ہیں تو ان تینوں صورتوں میں کوئی جزا واجب نہیں ہوگی، اور حرم پاک کے اس درخت اور گھاس وغیرہ کا کاٹنا جائز ہے، البتہ کسی کا مملوک ہونے کی صورت میں مالک کو قیمت دینالازم ہوگا۔ (غنیۃ الناسک/۱۶۲۔۱۶۳، ردالمحتار:۲/ ۵۶۷)

۳۔ حرم پاک کے جس درخت کا کاٹنا ناجائز ہے اگر وہ پھل دار ہو یا خشک ہو گیا تو اس کا کاٹنا جائز ہے، اسی طرح اذخر گھاس اور کھنبی کا کاٹنا بھی جائز ہے، اس سے کوئی جزا وغیرہ واجب نہیں ہوتی، کسی کا مملوک ہونے کی صورت میں مالک کو قیمت دینا واجب ہوگا۔ (ردالمحتار:۲/ ۵۶۷، غنیۃ الناسک/۱۶۳)

۴۔ حرم پاک کے درخت کے پتے توڑنے سے درخت کو نقصان نہ ہو تو پتے توڑنا جائز ہے، ورنہ نہیں۔ (غنیۃ الناسک/۱۶۳، ردالمحتار:۲/ ۵۶۷)

۵۔ حرم پاک کے درخت یا گھاس وغیرہ کی جزاء میں روزے رکھنا جائز نہیں اگر جزاء سے جانور خریدا جا سکتا ہو تو جانور خرید کر حرم میں ذبح کیا جائے یا قیمت کا حساب کر کے نصف صاع گندم کا صدقہ ایک ایک فقیر کو دیا جائے۔

(غنیۃ الناسک/۱۶۳، ردالمحتار:۲/۵۷۲)

۶۔ حرم پاک کا گھاس کاٹنے کے بعد اگر دوبارہ وہیں گھاس اگ آئے تو جزا ساقط ہو جائے گی، اگر دوسری گھاس، پہلی گھاس سے کچھ کم ہو تو کمی کی ضمان واجب ہوگی اور اگر گھاس دوبارہ نہ اگے اور جڑ خشک ہو جائے تو جزا واجب ہوگی۔

(غنیۃ الناسک/۱۶۳، فتاوی التاتارخانیۃ:۲/ ۵۱۲)

۷۔ خیمہ یا چولہا لگانے، خود یا سواری کے چلنے سے گھاس یا درخت کی لکڑی ٹوٹ جائے تو کچھ واجب نہیں ہوگا۔ (غنیۃ الناسک/۱۶۳، ردالمحتار:۲/ ۵۶۷)

۸۔ حرم پاک کے درخت کا مسواک بنانا بھی جائز نہیں، البتہ جو درخت خشک ہو گیا ہو، اس کا مسواک بنانا جائز ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۶۳، فتاوی التاتارخانیۃ:۲/ ۵۱۲)

۹۔ محرم اور غیر محرم دونوں کے لئے حرم پاک کا درخت یا گھاس وغیرہ کاٹنا ممنوع ہے، غیر محرم نے اگر حرم پاک کا درخت یا گھاس وغیرہ کاٹا تو اس پر بھی جزا واجب ہے جیسا کہ محرم پر جزا واجب ہوتی ہے۔ (غنیۃ الناسک/۱۶۳، ردالمحتار:۲/ ۵۶۶)

۱۰۔ حرم کے درخت وغیرہ کی جزا خود کاٹنے سے واجب ہوتی ہے، دلالت وغیرہ کرنے سے واجب نہیں ہوتی اگر دو محرم مل کر حرم کا ایک درخت کاٹیں تو دونوں پر ایک ہی قیمت واجب ہوگی۔ (غنیۃ الناسک/۱۶۳، ردالمحتار:۲/ ۵۷۲)

۱۱۔ حرم کے درخت یا گھاس وغیرہ کے کانٹوں کو کاٹنا بھی حرام ہے، تاہم اس سے کوئی جزا وغیرہ واجب نہیں ہوتی۔ (غنیۃ الناسک /۱۶۳)

❂❂❂

زیارات

زیارات مکہ مکرمہ زادھا اللہ شرفاً

ا۔ مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم (نبی کریم ﷺ کی جائے پیدائش)

صفاء ومروہ کی طرف سے حرم پاک سے باہر نکلیں تو بیرونی صحن کے آخر میں ایک سفید بلڈنگ ہے، جہاں ایک لائبریری قائم کی گئی ہے، یہی سرکار دو جہاں ﷺ کی جائے پیدائش ہے، اندر جانا ممنوع ہے، باہر ہی سے زیارت کی جاسکتی ہے۔

۲۔ جنت المعلی

مکہ مکرمہ کا عظیم تاریخی اور قدیم قبرستان ہے، اس قبرستان میں ام المومنین سیدہ خدیجہ الکبریٰؓ، حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ، حضرت فضل بن عباسؓ کے علاوہ بے شمار تابعینؒ، اولیائے امتؒ مدفون ہیں۔ (غنیۃ الناسک/ ۷۷)

یہ قبرستان بند رہتا ہے باہر سے اس کی زیارت کی جاسکتی ہے، اگر کسی جنازے کے ساتھ اندر جانے کا موقع مل جائے تو اندرونی حصہ کی زیارت بھی ہوسکتی ہے۔

۳۔ جبل نور

اس پہاڑ کا قدیم نام جبل الحراء ہے، اسی پہاڑ کی چوٹی پر عظیم الشان اور مقدس غار، غار حرا ہے، اس غار میں نبی کریم ﷺ نبوت ملنے سے قبل عبادت کیا کرتے تھے، اور اسی غار میں آپ ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی تھی۔ (صحیح بخاری: ۱/۲)

جبل النور مکہ مکرمہ سے منیٰ کی طرف پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے، جبل النور کی زیارت کرنی چاہیے، اگر ہمت ہو تو غار حرا تک جانا چاہیے۔

۴۔ جبل ثور

مکہ مکرمہ سے تقریباً چھ کلومیٹر کے فاصلے پر یہ وہ پہاڑ ہے کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت

صدیق اکبرؓ نے ہجرت کے موقع پر مسلسل تین دن اور تین راتیں اس پہاڑ کے غار یعنی غار ثور میں قیام فرمایا تھا۔ (صحیح بخاری:۱/۵۵۳)

ہمت ہو تو اس غار میں بھی جانا چاہیے اگر جانے کا ارادہ ہو تو علی الصبح جائیں تا کہ واپس آ کر ظہر کی نماز با جماعت حرم میں پڑھ سکیں۔

۵۔ جبل رحمت

میدان عرفات میں واقع ایک مشہور پہاڑ ہے، کہ اس کے دامن میں قدرے بلندی پر بڑے بڑے پتھروں پر نبی کریم ﷺ نے وقوف عرفہ فرمایا تھا۔

(صحیح بخاری:۱/۲۲۶، تفسیر ابن کثیر:۱/۲۴۱)

لیکن اس پہاڑ پر چڑھنا کوئی نیکی کا کام نہیں ہے۔

۶۔ مسجد عائشہؓ

مکہ مکرمہ سے تقریباً آٹھ کلومیٹر کے فاصلہ پر حدود حرم سے باہر مقام تنعیم میں واقع یہ عالیشان مسجد ہے۔ یہیں حضرت عائشہؓ نے نبی کریم ﷺ کے حکم سے عمرے کا احرام باندھ کر عمرہ ادا فرمایا تھا۔ (صحیح بخاری:۱/۲۴۰)

یہ مسجد اہل مکہ اور مکہ مکرمہ میں مقیم لوگوں کے عمرہ کے لئے احرام باندھنے کی قریب ترین جگہ ہے۔

۷۔ مسجد جن

یہ تاریخی مسجد سوق المعلی میں جنت المعلی کے قریب واقع ہے، یہ وہ جگہ ہے جہاں جن نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف با اسلام ہوئے تھے اور آپ ﷺ سے قرآن کریم سنا تھا۔ (المواہب اللدنیہ:۱/۲۷۰، اعلام الاعلام/۴۵۳)

۸۔ مسجد طوی

جنت المعلیٰ سے کچھ فاصلے پر یہ مسجد ہے، اس جگہ نبی کریم ﷺ نے احرام کی حالت میں کچھ دیر قیام فرمایا تھا۔ (صحیح بخاری:۱/۲۳۸)

زیارات مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً

مدینہ منورہ میں حاضری کی اقسام:

عمرہ کرنے والوں کو سفر عمرہ میں مدینہ منورہ کی زیارت کی سعادت بھی حاصل ہوتی ہے، اس حاضری اور سفر مدینہ منورہ کی عام طور پر تین صورتیں ہوتی ہیں۔

ا۔ مکہ مکرمہ حاضری اور ادائیگی عمرہ کے بعد مدینہ منورہ کا سفر اور مدینہ منورہ سے وطن واپسی۔

۲۔ مکہ مکرمہ حاضری اور ادائیگی عمرہ کے بعد مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کا سفر اور مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ واپسی۔

۳۔ پاکستان، سے براہ راست یا براستہ جدہ مدینہ منورہ کا سفر اور مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کا سفر۔

پہلی صورت میں مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ واپسی نہیں ہوتی، مدینہ منورہ یا جدہ ایئرپورٹ سے پاکستان کے لئے واپسی ہوتی ہے، اس صورت کا حکم واضح ہے کہ مدینہ منورہ سے احرام باندھنے کی نوبت نہیں آئے گی۔ مدینہ منورہ تقریباً آٹھ دن یا کم وبیش قیام کے بعد پاکستان واپسی ہو جائے گی۔

دوسری اور تیسری صورت میں مدینہ منورہ میں قیام کے بعد مکہ مکرمہ آنا ہوگا، لہذا عمرے کا احرام باندھ کر مدینہ منور سے مکہ مکرمہ کے لئے روانہ ہونگے۔

مدینہ منورہ سے احرام باندھنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ اپنی رہائش گاہ سے غسل وغیرہ کر کے احرام کی چادریں اوڑھ کر مسجد نبوی میں آجائیں، دو رکعت نفل پڑھ کر احرام کی نیت کر کے مواجہہ شریف پر حاضر ہوں اور اس سفر کا آخری سلام احرام کی حالت میں پیش کر کے مدینہ منورہ سے رخصت ہوں۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ احرام کے بغیر مدینہ منورہ سے روانہ ہوں اور بیئر علی (ذوالحلیفہ) پہنچ کر احرام باندھیں۔

اگر آپ مدینہ منورہ سے بذریعہ ہوائی جہاز براستہ جدہ مکہ مکرمہ جا رہے ہیں تو اس صورت میں آپ احرام باندھنے کے لئے پہلا طریقہ اختیار کریں، کیونکہ مدینہ منورہ کے ایئر پورٹ پر احرام باندھنے کا انتظام نہیں ہے اور اگر بغیر احرام جدہ پہنچ گئے تو دم واجب ہو جائے گا۔

ا۔ مدینہ منورہ حاضری اور زیارت سید المرسلین رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

سرور کائنات، فخر موجودات، سرکار دو جہاں سیدنا و مولانا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور کی زیارت بالا جماع عمدہ ترین نیکی اور افضل ترین عبادت ہے، اسے اعظم قربات اور افضل طاعات قرار دیا گیا ہے، بعض علماء نے اسے واجب بھی کہا ہے، لہذا جب مدینہ منورہ کا سفر ہو تو دل کو شوق زیارت سے لبریز کیجئے اور سفر مدینہ منورہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہی کی نیت کریں کہ اس میں ادب و تعظیم زیادہ ہے، وہاں حاضری کے بعد دیگر مقامات مقدسہ کی زیارت بھی ہو جائے گی۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو شخص میری قبر پر، میری زیارت ہی کا مقصد لے کر آئے تو مجھ پر اس کا یہ حق ہو گا کہ میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں''۔　　(معجم کبیر للطبرانی: ۱۲/ ۲۹۱، حدیث: ۱۳۱۴۹)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی، اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی''۔ (شعب الایمان للبیہقی: ۳/ ۴۹۰، حدیث ۴۱۵۹، سنن الدار قطنی: ۳/ ۲۷۸، آثار السنن/ ۵۴۵، وقال: اسنادہ حسن)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس شخص نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو وہ شخص ایسا ہے گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی''۔ (مشکوۃ المصابیح: ۱/ ۲۴۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے ''جس شخص نے حج بیت اللہ کیا اور میری زیارت نہیں کی، اس نے مجھ پر زیادتی کی''۔　(وفاء الوفاء: ۳/ ۱۳۴۲)

اس لئے زائر مدینہ منورہ کو چاہیے کہ سفر مدینہ منور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی نیت

کرے اور جتنا ہو سکے اس میں اخلاص پیدا کرے۔

مدینہ منورہ کے بابرکت سفر میں درود پاک پڑھتے رہیں، جب مدینہ طیبہ کے آثار نظر آئیں تو کثرت سے درود و سلام پڑھیں علامہ نووی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ جب مدینہ طیبہ کے اشجار اور حرم (روضہ اطہر) نظر آئے تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيَّ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَارْزُقْنِيْ فِيْ زِيَارَةِ قَبْرِ نَبِيِّكَ مَا رَزَقْتَهُ اَوْلِيَآئَكَ وَاَهْلَ طَاعَتِكَ وَاغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ يَا خَيْرَ مَسْؤُلٍ۔ (كتاب الاذكار/١٣٣)

''اے اللہ! مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور مجھے اپنے نبی ﷺ کی قبر کی زیارت میں وہ انوارات و برکات عطا فرما جیسا کہ آپ نے اپنے دوستوں اور اہل عبادت کو عطا فرمائے ہیں۔ اور میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما۔ اے بہترین سوال کئے جانے والے۔''

عزالدین بن جماعہؒ نے لکھا ہے کہ جب آثار مدینہ نظر آئیں اور حرم مدینہ میں داخل ہوں تو یہ پڑھنا مستحب ہے:

''اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ رَسُوْلِكَ فَاجْعَلْهُ لِيْ وِقَايَةً مِّنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَارْزُقْنِيْ فِيْ زِيَارَةِ رَسُوْلِكَ مَا رَزَقْتَهُ اَوْلِيَائَكَ وَ اَهْلَ طَاعَتِكَ وَاغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ يَا خَيْرَ مَسْؤُلٍ''۔

(هداية السالك: ٣/١٣٧٣)

''اے اللہ! یہ تیرے رسول پاک کا حرم ہے اسے میرے لئے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بنا دیجئے، عذاب اور برے حساب سے امن دینے والا بنا دیجئے۔ اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے۔ اپنے رسول کی ایسی زیارت سے نوازیئے جیسی زیارت سے آپ اپنے دوستوں کو اور اہل عبادت کو نوازتے ہیں۔ میری مغفرت فرما دیجئے اور مجھ پر رحم فرما

دیجئے اے بہتر وہ جس سے سوال کیا جائے۔"

مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد اپنی رہائش گاہ میں آئیں، سامان وغیرہ سنبھالیں، ہو سکے تو غسل کریں یا کم از کم وضو کر کے پاک وصاف کپڑے پہنیں، ہو سکے تو سفید لباس زیب تن کریں، خوشبو لگائیں، اور درود شریف پڑھتے ہوئے مسجد نبوی کی طرف روانہ ہوں۔

مسجد نبوی میں داخلہ

محمد بن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم جب مسجد نبوی میں داخل ہوتے تو یہ کہتے:

صَلَّى اللّٰهُ وَمَلٰئِكَتُهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ بِسْمِ اللّٰهِ دَخَلْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا۔ (شرح شفاء:۲/۱۵۵)

جب مسجد نبوی میں داخل ہوں تو دایاں پاؤں پہلے رکھیں اور مسجد میں داخل ہونے کی دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ۔

پھر ریاض الجنۃ میں یا جہاں جگہ ملے دو رکعت نفل تحیۃ المسجد پڑھیں، پھر درود شریف پڑھتے ہوئے نہایت ادب کے ساتھ باب السلام کی طرف چلیں، باب السلام سے داخل ہو کر روضہ اقدس کی طرف چلتے رہیں، جب روضہ مبارک کی جالی کے سامنے پہنچیں تو نہایت ادب کے ساتھ صلوٰۃ وسلام پیش کریں، تصور کریں کہ دربار اقدس میں غلام حاضر ہے، اور آقا بنفس نفیس سلام سن رہے ہیں، یہ تصور بھی کریں کہ زندگی بھر پڑھا ہوا درود وسلام جہاں پہنچتا رہا ہے اللہ تعالیٰ نے آج اس دربار میں پہنچا دیا ہے، اور جہاں فرشتوں کے واسطے سے درود وسلام پہنچتا رہا ہے، آج خدمت اقدس میں براہ راست سلام پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے، انہی جذبات اور ہو سکے تو پرنم آنکھوں کے ساتھ صلوٰۃ وسلام پیش کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ،اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَكَشَفْتَ الْغُمَّةَ فَجَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا خَيْراً جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا اَفْضَلَ وَاَكْمَلَ مَا جَزٰى بِهٖ نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ اَللّٰهُمَّ اٰتِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ وَاَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ اِنَّكَ سُبْحَانَكَ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ "

اس کے بعد آپ ﷺ کے وسیلہ سے دعا کریں اور شفاعت کی درخواست ان الفاظ سے کریں:

"يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَاَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ فِي اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِمًا عَلٰى مِلَّتِكَ وَسُنَّتِكَ"

سلام کے الفاظ میں جس قدر چاہیں اضافہ کرسکتے ہیں مگر زیادہ بہتر طریقہ اختصار کا ہے اور سلام میں کوئی لفظ ایسا نہ کہیں جس سے ناز اور قرب مترشح ہو کہ یہ بھی سوئے ادب ہے اور اگر یہ الفاظ پورے یاد نہ ہوں یا زیادہ وقت نہ ہو تو جتنا یاد ہو یا جتنا کہہ سکتے ہوں کہہ لیں کم سے کم مقدار "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ" ہے۔ اگر کسی شخص نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے لئے کہا ہو تو اس کا سلام بھی اپنے سلام کے بعد اس طرح پیش کریں "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ يَسْتَشْفِعُ بِكَ اِلٰى رَبِّكَ "

قاضی عیاضؒ نے شفاء میں بیان کیا ہے کہ ابن فدیک (جو صحاح ستہ کے راوی ہیں) کی یہ

روایت ہے کہ جو شخص نبی پاک ﷺ کی قبر اطہر پر کھڑے ہو کر یہ آیت کریمہ پڑھے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِکَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ۔

پھر ستر مرتبہ کہے:

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ۔

تو فرشتہ کہتا ہے کہ۔اے شخص! اللہ پاک بھی تم پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور تمہاری تمام ضرورتیں پوری کر دی جائیں گی۔

ملا علی قاریؒ نے اس کی شرح میں لکھا ہے کہ پوری آیت کریمہ پڑھنے کے بعد ستر مرتبہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ پڑھے تو دین کی تمام ضرورتیں پوری کر دی جاتی ہیں۔

روضہ اقدس پر سلام و درود کے مختلف الفاظ وکلمات

علامہ سخاویؒ نے روضہ اقدس پر درود و سلام کے یہ صیغے نقل کئے ہیں جو نہایت ہی جامع اور ذو معنی ہیں۔حاضری کے مبارک وقت میں جالی کے سامنے قریب ایک گز کے فاصلے سے پشت قبلہ ہو کر نہایت خشوع وخضوع سے درود و سلام پیش کیا جائے۔علامہ سخاویؒ نے لکھا ہے کہ اولاً دو رکعت نماز پڑھی جائے پھر اس سلام کو پڑھا جائے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حاضری اور سلام کے وقت آپ ﷺ کی قبر اطہر کی طرف رخ اور قبلہ کی طرف پشت کی جائے گی۔(الفتوحات الربانیہ: ص ۳۴)

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَشِيْرُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَذِيْرُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَزْوَاجِكَ

الطَّاهِرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ عَلٰى اَصْحَابِكَ
اَجْمَعِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ
وَسَآئِرِ عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْضَلَ
مَاجَزٰى نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ وَرَسُوْلاً عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ
كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرونَ وَ كُلَّمَا غَفَلَ عَن ذِكرِكَ الغَافِلونَ وَ
صَلّٰى عَلَيكَ فِى الاَوَّلِينَ وَ صَلّٰى عَلَيْكَ فِى الْاٰخِرِيْنَ اَفْضَلَ
وَاَكْمَلَ وَاَطْيَبَ مَا صَلّٰى عَلٰى اَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ كَمَا
اسْتَنْقَذْنَا بِكَ مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَرْنَا بِكَ مِنَ العَمٰى وَالْجِهَالَةِ،
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَمِيْنُهٗ
وَخِيَرَتُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّيْتَ
الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَجَاهَدْتَّ فِى اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ، اَللّٰهُمَّ
اٰتِهٖ نِهَايَةَ مَّا يَنبَغِىْ اَنْ يَّاْمُلَهُ الْاٰمِلُوْنَ۔

(القول البديع فى الصلوٰة علىٰ الحبيب الشفيع: ص ۲۱۳)

اس کے بعد اپنے اور تمام اہل ایمان کے لئے دعا کریں اس کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام پیش کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَصَفِيَّهٗ وَثَانِيَهٗ فِى الْغَارِ اَبَا
بَكْرِنِ الصِّدِّيْقَ جَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ خَيْرًا وَّلَقَّاكَ فِى
الْقِيٰمَةِ اَمْنًا وَّ بِرًّا۔

پھر ایک ہاتھ دائیں جانب ہٹ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام پیش کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ الْفَارُوْقَ الَّذِىْ اَعَزَّ اللّٰهُ
بِهِ الْاِسْلَامَ جَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ الْاِسْلَامِ وَالْاُمَّةِ خَيْرًا۔

امام نوویؒ نے الایضاح میں روضہ اقدس واطہر پر مواجہہ شریف کے سامنے صلوۃ وسلام کے

یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ۔
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَذِيْرُ، اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا بَشِيْرُ،اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاطُهْرُ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاطَاهِرُ۔
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِىَّ الرَّحْمَةِ۔اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِىَّ الْاُمَّةِ۔
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ۔اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ۔اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ،
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ الْخَلَائِقِ اَجْمَعِيْنَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ
الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى آلِكَ واَهْلِ بَيْتِك
وَاَزْوَاجِكَ وَذُرِّيَّاتِكَ وَاَصْحَابِكَ اَجْمَعِيْنَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
وَعَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَاء وَجَمِيْعِ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، جَزَاكَ اللّٰهُ
يَارَسُوْلَ اللّٰهَ عَنَّا اَفْضَلَ مَاجَزٰى نَبِيًّا وَّرَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ ذَاكِرٌ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ غَافِلٌ۔ اَفْضَلَ
وَاَكْمَلَ وَاَطْيَبَ مَا صَلّٰى عَلٰى اَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ۔ اَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
وَخِيَرَتُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّيْتَ
الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَجَاهَدْتَّ فِى اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ۔ اَللّٰهُمَّ
وَاٰتِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِىْ وَعَدْتَّهٗ
وَاٰتِهٖ نِهَايَةً مَّا يَنْبَغِىْ اَنْ يَّسْاَلَهُ السَّائِلُوْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ
وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ
وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهٖ

وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (کتاب الایضاح/ ۵۲۔۴۵۱)

صلوٰۃ وسلام سے فارغ ہوکر قبلہ رخ ہوکر اپنی جگہ یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلَو اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوْا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَلَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا قَدْ سَمِعْنَا قَوْلَكَ وَاَطَعْنَا اَمْرَكَ وَقَصَدْنَا نَبِيَّكَ هٰذَا۔ مُسْتَشْفِعِيْنَ بِهٖ اِلَيْكَ مِنْ ذُنُوْبِنَا وَمَا اَثْقَلَ ظُهُوْرَنَا مِنْ اَوْزَارِنَا تَائِبِيْنَ اِلَيْكَ مِنْ زَلَلِنَا مُعْتَرِفِيْنَ بِخَطَايَا نَا وَتَقْصِيْرِنَا۔ اَللّٰهُمَّ فَتُبْ عَلَيْنَا وَشَفِّعْ نَبِيَّكَ هٰذَا فِيْنَا وَارْفَعْنَا بِمَنْزِلَتِهٖ عِنْدَكَ وَحَقِّهٖ عَلَيْكَ ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔(هداية السالك:۳/ ۱۳۸۴)

مدینہ منورہ کے قیام میں درود پاک کثرت سے پڑھیں، تمام نمازیں مسجد نبوی میں باجماعت ادا کریں، یہاں ایک نماز کا ثواب ایک ہزار یا ایک روایت کے مطابق پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے، ہو سکے تو کم از کم چالیس نمازیں تکبیر اولیٰ کے ساتھ مسجد نبوی میں ادا کرنے کا اہتمام کریں، حدیث پاک میں ایسے شخص کے لئے دوزخ کے عذاب اور نفاق سے بری ہونے کی فضیلت آئی ہے۔ (مجمع الزوائد: حدیث/ ۵۸۷۸)

اگر ہو سکے تو ایک قرآن کریم مسجد نبوی میں پڑھیں اور مواجہہ شریف پر حاضر ہوکر اپنے آقا و مولیٰ فداہ ابی وامی ﷺ کی خدمت اقدس میں ہدیہ پیش کریں، قبول ہوگیا تو کام بن جائیگا۔

گر قبول افتد زہے عزو شرف

ا۔ مدینہ منورہ سے واپسی

جب مدینہ منورہ سے واپسی کا ارادہ ہو تو مسجد نبوی حاضر ہوکر دو رکعت نفل پڑھیں، ممکن ہو تو

محراب النبی ﷺ میں یا اس کے قریب جہاں جگہ ملے یہ نفل پڑھیں، پھر مواجہہ شریف حاضر ہو کر سلام پیش کریں اور دین و دنیا کی حاجات، عمرہ کے قبول ہونے اور عافیت کے ساتھ واپس پہنچنے کی دعا کریں اور یہ بھی دعا کریں کہ یا اللہ! اس حاضری کو آخری حاضری نہ بنایئے بلکہ بار بار اس مقدس جگہ کی حاضری نصیب فرمایئے۔

اس وقت جس قدر ہو سکے آنسو بہائیں، مدینہ منورہ کی جدائی پر رنج و غم اور حزن و ملال کا اظہار کریں، اس وقت کے آنسو اور دل پر رنج و حزن کا غلبہ قبولیت کی علامت ہے۔ مدینہ منورہ کے آداب و حقوق میں کوتاہی پر بھی معافی مانگیں اور اس پر رنجیدہ خاطر ہوں، ہو سکے تو اس موقع پر کچھ صدقہ بھی کر دیں مندرجہ ذیل دعا پڑھیں اور حسرت و افسوس کے ملے جلے جذبات کے ساتھ مدینہ منورہ سے رخصت ہوں اور یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ ھٰذَآ اٰخِرَ الْعَھْدِ بِحَرَمِ رَسُوْلِكَ وَیَسِّرْلِیَ الْعَوْدَ اِلَی الْحَرَمَیْنِ سَبِیْلاً سَھْلَةً بِمَنِّكَ وَفَضْلِكَ وَارْزُقْنِیَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَرُدَّنَا سَالِمِیْنَ غَانِمِیْنَ اِلٰی اَوْطَانِنَا اٰمِنِیْنَ۔

اے اللہ! اپنے رسول پاک ﷺ کے حرم کی آمد اور زیارت کو آخری بار کی حاضری نہ بنایئے اور اپنے احسان و فضل سے دوبارہ حرمین شریفین کی زیارت و حاضری کو سہل اور آسان بنا دیجئے اور دنیا و آخرت میں معافی اور عافیت عطا فرمایئے۔ نفع اور سلامتی کے ساتھ ہمیں اپنے وطن واپس پہنچایئے۔ آمین۔ ثم آمین۔ (اذکار/۱۳۴)

۲۔ ریاض الجنہ

مسجد نبوی میں قبر مبارک اور منبر نبوی کی درمیانی جگہ ریاض الجنہ ہے، یہاں ستون اور قالین وغیرہ ہلکے سبز رنگ کے ہیں۔ صحیح قول کے مطابق یہ جگہ جنت کا حصہ ہے، وہیں سے یہاں لایا گیا ہے، قیامت کے بعد جنت میں واپس چلا جائے گا، اس جگہ رش بھی بہت زیادہ ہوتا ہے، جتنا ہو

سکے یہاں حاضری کی کوشش کریں، درود پاک، تلاوت، استغفار، نماز اور ذکر وغیرہ میں مشغول رہیں۔

۳۔ ریاض الجنہ میں ستونہائے رحمت

مسجد نبوی کا ایک ایک کونہ اور ایک ایک ذرہ انوار و برکات سے معمور ہے اور خاص کر ریاض الجنہ تو مرکز انوار و برکات ہے اسی ریاض الجنہ میں سات ستون مشہور ہیں۔ ستونوں پر ان کے نام کندہ ہیں ممکن ہو تو ان ستونوں کے پاس آئیں، جس قدر ہو سکے یہاں عبادت کریں۔

(۱) اسطوانہ عائشہؓ

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ میری مسجد میں ایک جگہ ایسی ہے اگر لوگوں کو وہاں نماز پڑھنے کی فضیلت معلوم ہو جائے تو وہاں نماز پڑھنے کے لئے قرعہ اندازی کی نوبت آئے، آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد حضرت عائشہؓ نے اسی جگہ کی نشاندہی فرمائی اور اپنے بھانجے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو یہ جگہ بتلائی، چنانچہ اسی جگہ یہ ستون ہے، حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ بھی یہاں نماز پڑھا کرتے تھے، یہاں دعا بھی قبول ہوتی ہے۔ (غنیۃ الناسک/ ۲۰۵-۲۰۶)

(۲) اسطوانہ حنانہ

اس جگہ کھجور کا وہ تنا تھا کہ منبر بننے سے پہلے نبی کریم ﷺ اس کے قریب کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے، منبر شریف تیار ہونے پر آنحضرت ﷺ منبر پر تشریف لے گئے تو یہ زور زور سے رویا تھا۔ (صحیح بخاری: ۱/ ۱۲۵)

(۳) اسطوانہ حرس

اس جگہ حضور اکرم ﷺ کی حفاظت اور پہرہ داری کے لئے حضرت علیؓ یا کوئی اور صحابیؓ بیٹھا کرتے تھے، نبی اکرم ﷺ جب دولت کدہ سے باہر تشریف لاتے تو یہ جگہ آپ کی گزرگاہ بھی تھی۔ (غنیۃ الناسک/ ۲۰۶)

(۴) اسطوانہ وفود

آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں باہر سے جو وفود مشرف با اسلام ہونے، ملاقات و زیارت کرنے یا تعلیم و تربیت حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوتے، انہیں یہیں بٹھایا جاتا اور سرکار دو جہاں ﷺ اسی جگہ ان سے ملاقات فرماتے تھے۔ (غنیۃ الناسک/۲۰۶)

(۵) اسطوانہ ابی لبابہؓ

حضرت ابولبابہؓ سے کوئی خطا سرزد ہو گئی، انہوں نے اپنے آپ کو اس ستون سے باندھ دیا کہ رحمت دو عالم ﷺ جب تک معاف فرما کر مجھے اپنے دست مبارک سے نہیں کھولیں گے میں یہیں بندھا رہوں گا، چنانچہ ان کی خطا معاف ہوئی اور رحمت دو عالم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے انہیں کھولا۔

اس ستون کو اسطوانہ توبہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت ابولبابہؓ کی توبہ یہاں قبول ہوئی تھی۔

اس ستون کے متعلق یہ بھی کہا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ یہاں نوافل پڑھا کرتے تھے، بعد نماز فجر تا طلوع آفتاب یہاں تشریف فرما رہتے تھے اور جتنا قرآن کریم رات کو نازل ہوا ہوتا، صحابہؓ کو سناتے تھے۔ (غنیۃ الناسک/۲۰۶)

(۶) اسطوانہ السریر

''سریر'' عربی زبان میں چارپائی اور تخت کو کہا جاتا ہے، نبی کریم ﷺ جب اعتکاف فرماتے تو رات کے آرام کے لیے کبھی کبھار آپ ﷺ کا بستر مبارک یہاں بچھا دیا جاتا تھا۔ (حوالہ بالا)

(۷) اسطوانہ جبریل

حضرت جبریل علیہ السلام کبھی کبھار حضرت دحیہ کلبیؓ کی شکل میں نبی کریم ﷺ کے پاس وحی لے کر آتے تھے، انسانی شکل میں جب بھی آتے تو اسی شکل میں آتے تھے، جب اس شکل میں آتے تو اکثر اسی ستون کی جگہ بیٹھے ہوئے نظر آتے تھے۔ (غنیۃ الناسک/۲۰۶)

۴۔ چبوترہ اصحاب صفہ

باب جبریل سے مسجد نبوی میں داخل ہوں تو بائیں ہاتھ زمین کے فرش سے تقریباً دو فٹ اونچا چبوترا بنا ہوا ہے یہ وہ جگہ ہے جہاں نبی کریم ﷺ صحابہ کرامؓ کو تعلیم دیتے تھے۔
(صحیح بخاری: ۱/۶۳)

یہاں بھی حاضری دیں یہاں کی حاضری سے سرکار دو جہاں ﷺ کے مبارک زمانہ، آپ کے مدرسہ اور مدرسہ کے طالب علموں کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

۵۔ جنت البقیع

مدینہ منورہ کا عظیم الشان، تاریخی اور قدیم قبرستان ہے کہ حضرت عثمانؓ، آنحضرت ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ، اور تمام صاحبزادیاںؓ، حضرت خدیجہؓ اور حضرت میمونہؓ کے علاوہ تمام ازواج مطہراتؓ، حضرت عباسؓ، نواسہ رسول حضرت حسنؓ، حضرت عثمان بن مظعونؓ، حضرت فاطمہؓ بنت اسد والدہ محترمہ حضرت علیؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت خنیس بن حذافہؓ اور حضرت اسد بن زرارہؓ سمیت دس ہزار سے زائد صحابہ کرامؓ، بے شمار تابعین سمیت کئی اولیائے امت اور علم و عمل کے کئی بے مثال نمونے یہاں محو استراحت ہیں۔ (غنیۃ الناسک/ ۲۰۷)

نبی کریم ﷺ یہاں تشریف لاتے اور اہل بقیع کیلئے دعا فرمایا کرتے تھے لہٰذا یہاں ضرور حاضری دیں اہل بقیع اور اپنے لئے دعائیں کریں۔

جنت البقیع کا دروازہ نماز فجر اور نماز عصر کے متصل بعد کھلتا ہے۔

جنت البقیع کی دعاء

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ بقیع تشریف لے جاتے تو یہ سلام پیش فرماتے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاَتَاكُم مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ

بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ۔ (سنن کبریٰ: ۵/۲۰۸)

علامہ نوویؒ نے شرح الایضاح میں جنت البقیع کا یہ سلام پیش کیا ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَھْلِ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلَھُمْ۔ (کتاب الایضاح ۵۰۳)

۶۔ شہداءِ احد

جبل احد مدینہ منورہ سے شمال کی جانب مسجد نبوی سے تقریباً پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر وہ عظیم الشان اور مقدس پہاڑ ہے جس کے بارے میں سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا ''یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں''۔ (صحیح بخاری: ۲/۵۸۵)

اسی پہاڑ کے دامن میں سن ۳ھ میں غزوہ احد کا معرکہ ہوا تھا، جس میں سید الشہداء حضرت حمزہؓ، حضرت عبداللہ بن جحش اور حضرت مصعب بن عمیرؓ سمیت ستر صحابہ کرامؓ شہید ہوئے تھے۔ یہ تمام شہداء کرام یہیں مزارات کے احاطے میں آرام فرما ہیں۔ (غنیۃ الناسک/ ۲۰۸۔۲۰۹)

حضرت حمزہؓ اور دوسرے شہداء کرام کے مزارات پر حاضری دیں اور دعا کریں۔

۷۔ مسجد قبا

مسجد نبوی سے جنوب کی طرف تقریباً پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر یہ مبارک مسجد واقع ہے کہ مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے بعد دنیا کی سب سے افضل مسجد ہے، یعنی مرتبے کے لحاظ سے یہ دنیا کی چوتھے نمبر کی مسجد ہے۔ بعثت نبوی کے بعد یہ سب سے پہلی تعمیر کی جانے والی مسجد ہے۔ نبی کریم ﷺ جب مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تھے تو پہلے یہیں بنی عوف میں قیام فرمایا تھا اور آنحضرت ﷺ نے خود اس کی تعمیر فرمائی تھی۔

نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ سے مسجد قبا تشریف لاتے اور یہاں نفل ادا فرماتے تھے۔

مسجد قباء میں دو رکعت نفل کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے، اس مسجد میں ضرور حاضری دینی

چاہیے۔ ہفتہ کے دن یہاں آنا مستحب ہے۔ (صحیح بخاری:۱/۱۵۹، غنیۃ الناسک/۲۰۹)

۸۔ مسجد قبلتین

مدینہ منورہ کے شمال مغرب میں وادی عقیق کے پاس یہ مسجد ہے، اس کی ایک محراب بیت اللہ شریف کی طرف اور دوسری محراب بیت المقدس کی طرف ہے۔ چونکہ تحویل قبلہ کا واقعہ دوران نماز اس مسجد میں پیش آیا تھا اس لئے اسے مسجد قبلتین کہتے ہیں۔ (وفاء الوفاء:۲/۳۱۱)

۹۔ مسجد جمعہ

مسجد قباء سے مشرق کی جانب یہ مسجد واقع ہے، یہاں قبیلہ بنو سالم آباد تھا، نبی کریم ﷺ ہجرت مدینہ منورہ کے موقع پر قباء میں قیام کے بعد جب مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہوئے تو راستے میں بنو سالم کا قبیلہ آباد تھا، کچھ دیر آپ ﷺ نے یہاں قیام فرمایا، یہ جمعہ کا دن تھا، یہیں آپ ﷺ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ ادا فرمائی، مدینہ منورہ میں یہ سب سے پہلی نماز جمعہ تھی جو آپ ﷺ نے یہاں ادا فرمائی، اسی وجہ سے اس مسجد کا نام مسجد جمعہ رکھا گیا۔

(المواہب اللدنیہ:۱/۳۰۹)

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ آج ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۰ھ قبل صلوٰۃ العشاء مسجد نبوی میں صفۂ اصحاب صفہ میں احکام عمرہ پر نظر ثانی کا کام مکمل ہوا۔

محمد طاہر مسعود

مسجد نبوی مدینہ منورہ

۱۲/۵/۱۴۳۰ھ

نحمد الله سبحانه و تعالیٰ اولاً و آخراً ، والصلوٰة والسلام علی نبیه دائماً و سرمداً، و علی آله و صحبه اجمعین ابداً ابداً ، والحمد لله الذی له البدایة و الیه النهایة۔

......تمت بالخیر......